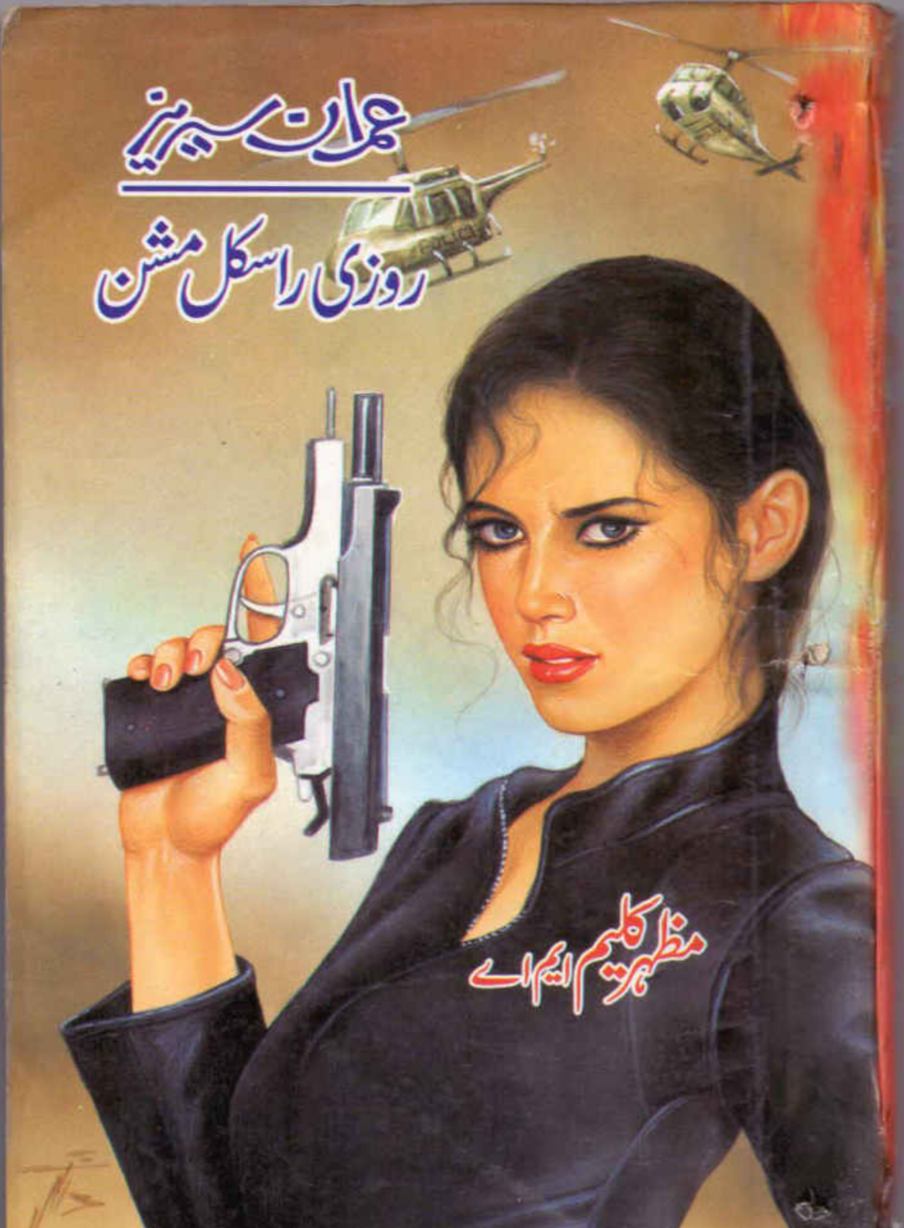
عمران سیریز
روزی راسکل مشن
مظہر کلیم ایم اے

روزی راسکل اپنے کلب کے آفس میں بیٹھی فون پر کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی ۔ اس نے جینز کی پینٹ پر سیاہ چمڑے کی لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی ۔ سر کے بال چونکہ وہ شروع سے ہی مردانہ انداز میں رکھتی تھی اس لئے دور سے دیکھنے والا اسے مرد ہی سمجھتا تھا ۔ پھر اس کے کرسی پر بیٹھنے اور فون کا رسیور کان سے لگا کر کہنی ٹیک کر باتیں کرنے کا انداز بھی خالصتاً مردوں جیسا تھا ۔ وہ باتوں میں مصروف تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا غیر ملکی اندر داخل ہوا ۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا لیکن چہرے مہرے سے وہ مجرم بہرحال نہیں لگتا تھا ۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی وہ پہلے تو ایک لمحے کے لئے ٹھٹکا اور پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھا تو روزی راسکل نے فون پر گفتگو روکنے کی بجائے اسی طرح جاری رکھی ۔ البتہ آنے والے کو اس نے ہاتھ کے اشارے سے

ایک سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا اور وہ آدمی خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا اور اس انداز میں نظریں گھما کر آفس اور اس کے فرنیچر اور اس کی تزئین و آرائش کو دیکھنے لگا جیسے اندازہ لگا رہا ہو کہ روزی راسکل کی مالی حیثیت کیا ہے ۔ اسی لمحے روزی راسکل نے رسیور کریڈل پر رکھا۔

" اپنا تعارف کراؤ"...... روزی راسکل نے اس آدمی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام کرسٹن ہے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہاری بات ڈیوڈ سے ہو چکی ہے ۔ میں اس سلسلے میں آیا ہوں"...... اس آدمی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

" اچھا ٹھیک ہے ۔ بولو کیا کام ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

" زیر زمین دنیا میں کام کرنے والے ایک آدمی سے معلومات حاصل کرنی ہیں ۔ حتمی معلومات ۔ اس بات کی ہمیں پرواہ نہ ہو گی کہ بعد میں وہ آدمی زندہ رہتا ہے یا ہلاک ہو جاتا ہے ۔ البتہ معلومات حتمی ہونی چاہئیں اور اس کا ثبوت بھی ہونا چاہئے کہ یہ باتیں اس آدمی نے بتائی ہیں ۔ اس کے لئے ہم تمہیں ایک جدید ٹیپ ریکارڈر دے سکتے ہیں جس میں تم اس سے ہونے والی تمام بات چیت خاموشی سے ٹیپ کر سکتی ہو"...... کرسٹن نے جواب دیا۔

" ڈیوڈ تو خود اسلحے کا دھندہ کرتا ہے ۔ کیا تم بھی یہی دھندہ کرتے ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

" ایسے ہی سمجھ لو"...... اس آدمی نے مبہم سا جواب دیا اور روزی راسکل سمجھ گئی کہ وہ کھل کر اس بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتا ۔ روزی راسکل کو کچھ دیر پہلے اسلحہ کے لئے کام کرنے والے اس کے ایک جاننے والے ڈیوڈ نے فون کیا تھا اور ڈیوڈ نے اسے کہا تھا کہ اس نے ایک غیر ملکی پارٹی کو ایک چھوٹے سے کام کے لئے اس کا ریفرنس دیا ہے اور انہوں نے اپنی چیکنگ کے بعد نہ صرف تمہیں اوکے کر دیا ہے بلکہ وہ تمہیں اس کام کے لئے ایک لاکھ ڈالر ادا کرنے پر بھی تیار ہو گئے ہیں اور روزی راسکل نے جب اس سے کام اور اس کی نوعیت کے بارے میں پوچھا تو ڈیوڈ نے کہا کہ اگر وہ رضامند ہے تو پھر ان کا ایک آدمی جس کا نام کرسٹن ہے وہ براہ راست تم سے رابطہ کرے گا اور تم سب باتیں اس سے خود طے کر سکتی ہو اور تمہیں مجھے دس فیصد کمیشن دینا پڑے گا ۔ روزی راسکل نے اس لئے حامی بھر لی تھی کہ اس طرح کم از کم کام کی نوعیت اس کے علم میں آجائے گی۔

" ٹھیک ہے ۔ بولو کون ہے وہ آدمی اور کس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اس آدمی کا نام جانسن ہے اور اسے عام طور پر ڈاگ جانسن کہا جاتا ہے کیونکہ وہ انتہائی بے رحم اور ظالم پیشہ ور قاتل ہے لیکن وہ صرف بڑے بڑے ٹاسک لیتا ہے اور زیر زمین دنیا میں اس کی نقل و

حرکت بے حد محدود ہے"....... کرسٹن نے کہا۔

"ڈاگ جانسن ۔ یہ نام تو میں پہلی بار سن رہی ہوں جبکہ پاکیشیا کے تمام چھوٹے بڑے پیشہ ور قاتلوں کو میں اچھی طرح جانتی ہوں"....... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو تمہیں ایک لاکھ ڈالر دیئے جا رہے ہیں تاکہ تم اسے ٹریس بھی کرو اور اس سے معلومات بھی حاصل کرو ۔ ہمیں ڈیوڈ نے بتایا ہے کہ زیر زمین دنیا کے تمام بڑے بڑے بدمعاش اور قاتل تم سے بے حد ڈرتے ہیں اس لئے تم یہ کام کر سکتی ہو"....... کرسٹن نے کہا تو روزی راسکل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تمہیں درست اطلاع ملی ہے ۔ زیر زمین دنیا میں رہنے والے میرا نام سن کر کانپنے لگ جاتے ہیں کیونکہ بڑے سے بڑا لڑاکا بھی چند منٹ سے زیادہ میرے سامنے نہیں ٹھہر سکتا"....... روزی راسکل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ ہمیں یہی بتایا گیا ہے اور ہم نے جو انکوائری کی ہے اس کے تحت کسی حد تک یہ سچ بھی ہے"....... کرسٹن نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کسی حد تک ۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا تمہارا مطلب ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے وہ پورا سچ نہیں ہے ۔ یہی کہا ہے نا تم نے ۔ اٹھو اور نکل جاؤ اور یہ بھی میں صرف ڈیوڈ کی وجہ سے کہہ رہی ہوں ورنہ اب تک تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ کر تمہارے گلے میں پڑ چکی

ہوتیں ۔ نانسنس ۔ تم نے میرے لئے کسی حد تک کے الفاظ ادا کئے ہیں ۔ جاؤ نکلو ۔ دفع ہو جاؤ ۔ ابھی اسی وقت گم کرو اپنی شکل ۔ میں تمہارے ایک لاکھ ڈالر پر تھوکتی بھی نہیں"....... روزی راسکل نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی میز پر پڑا ہوا ایش ٹرے کسی گولی کی طرح اڑتا ہوا کرسٹن کے سر کی طرف بڑھا ۔ کرسٹن نے بروقت سر ایک طرف کر لیا ورنہ اس کا سر یقیناً دو ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکا ہوتا۔

"مم ۔ مم ۔ میرا مطلب تھا کہ تم درست کہہ رہی ہو ۔ سچ کہہ رہی ہو ۔ پورا سچ"....... کرسٹن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ اس طرح بولو ۔ خبردار اگر آئندہ تمہارے منہ سے میرے بارے میں یعنی روزی راسکل کے بارے میں کوئی توہین آمیز لفظ نکلا"....... روزی راسکل نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ غصے کی شدت سے قندھاری انار کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں میں غصے کی سرخی عود کر آئی تھی۔

"تم تو بہت غصہ ور ہو ۔ معمولی سی بات پر اس قدر غصہ"۔ کرسٹن نے چند لمحے لمبے لمبے سانس لینے کے بعد کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی اور کرسٹن حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"تم اسے معمولی بات کہہ رہے ہو ۔ روزی راسکل کی توہین تمہاری نظروں میں معمولی بات ہے ۔ کیوں"....... روزی راسکل نے

ایک بار پھر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری ۔ بہرحال اس ڈاگ جانسن کو تم نے ٹریس کر کے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ اس نے گزشتہ ہفتے ایک کارمن سپیشل ایجنٹ ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کیا ہے ۔ اسے یہ کام کس پارٹی نے دیا تھا"....... کرسٹن نے اب جان چھڑانے کے انداز میں کہا۔

"سوری ۔ یہ کام میں نہیں کر سکتی"....... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں"....... کرسٹن نے چونک کر پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ کہ یہ میرے معیار کا کام نہیں ہے ۔ دوسری یہ کہ کسی پیشہ ور قاتل سے یہ معلوم کرنا ہی حماقت ہے کہ اس کی پارٹی کون تھی ۔ ویسے بھی بات اصول کے خلاف ہے اور تیسری اور آخری بات یہ کہ اتنے معمولی سے کام کے لئے تم ایک لاکھ ڈالر کیوں خرچ کر رہے ہو ۔ اس کا مطلب ہے کہ اندر کی کہانی کچھ اور ہے اور تم مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو"....... روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر اس لئے دیئے جا رہے ہیں کہ اس ڈاگ جانسن کو ٹریس کرنا بے حد مشکل ہے ۔ صرف اس کا نام لوگوں نے سنا ہوا ہے ۔ ذاتی طور پر اسے کوئی بھی نہیں جانتا ۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا ایک خصوصی فون نمبر ہے جو اس نے نجانے کس طرح

کسی مواصلاتی سیارے سے لیا ہوا ہے ۔ اس نمبر پر اس سے بات ہو جاتی ہے لیکن اس نمبر کے ذریعے اسے ٹریس نہیں کیا جا سکتا ۔ تم نے اسے ٹریس کرنا ہے اور رہی دوسری بات کہ کسی پیشہ ور قاتل سے اس کی پارٹی معلوم کرنا اصول کے خلاف ہے تو واقعی اس حد تک تمہاری بات درست ہے لیکن جہاں ملکی معاملات ہوں وہاں اس اصول کو نہیں دیکھا جاتا"....... کرسٹن نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"ملکی معاملات ۔ کیا مطلب ۔ کیا تمہارا تعلق کسی سرکاری تنظیم سے ہے"....... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ میرا تعلق ایک معلومات فراہم کرنے والی تنظیم سے ہے ۔ البتہ ڈاکٹر شوائل نے یورپ کے ایک ملک سلوایا سے خلائی ہتھیار کا فارمولا چرا لیا تھا ۔ وہ یہ فارمولا شوگران کو فروخت کرنا چاہتا تھا اور اس سلسلے میں یہاں پاکیشیا میں مقیم تھا کہ کسی پارٹی نے ڈاگ جانسن کے ذریعے اسے ہلاک کرا کر وہ فارمولا حاصل کر لیا اور یہ بہرحال ملکی معاملات ہیں ۔ اس پارٹی کے سامنے آنے سے معلوم ہو سکے گا کہ اب وہ فارمولا کس کے پاس ہے ۔ پھر اس سے یہ فارمولا واپس حاصل کیا جا سکتا ہے"....... کرسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فارمولے میں کون کون سے ملک دلچسپی لے رہے تھے"۔ روزی راسکل نے پوچھا۔

"فی الحال شوگران کا نام ہی سامنے آیا ہے۔ ویسے وہ خلائی ہتھیار کی سیریز کا فارمولا تھا اس لئے کوئی ایسا ملک ہی اسے حاصل کرنے میں دلچسپی لے سکتا ہے جو ایسے ہتھیار خود بنا رہا ہو یا ان سے ڈیفنس چاہتا ہو"...... کرسٹن نے کہا۔

"یہ ہتھیار پاکیشیا تو نہیں بنا سکتا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں۔ پاکیشیا ابھی خلائی ہتھیاروں کی ریخ میں داخل ہی نہیں ہوا"...... کرسٹن نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ پھر میں معلوم کر لوں گی لیکن معاوضہ پانچ لاکھ ڈالر ہو گا اور یہ بھی میرا کم سے کم معاوضہ ہے۔ اگر ڈیوڈ درمیان میں نہ ہوتا تو میں دس لاکھ ڈالر سے کم نہ لیتی۔ ڈیوڈ نے ایک بار مجھ پر احسان کیا تھا اور میں کم سے کم معاوضہ لے کر اس کا احسان اتارنا چاہتی ہوں۔ اگر تمہیں منظور ہو تو بولو ورنہ"۔ روزی راسکل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کہہ رہی ہو ورنہ بھاگ جاؤ۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دیں گے"...... کرسٹن نے کہا۔

"تو نکالو اڑھائی لاکھ ڈالر اور وہ اپنا خفیہ ٹیپ ریکارڈر"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"تم یہ کام کب تک کر لو گی"...... کرسٹن نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"یہ سن لو کہ ہمارے پاس ڈاگ جانسن کی آواز پہلے سے ٹیپ شدہ ہے اس لئے تم نے اصل ڈاگ جانسن سے ہی معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم نے ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ کرنے کی کوشش کی تو پھر اس کا انجام بھی عبرتناک ہو سکتا ہے"...... کرسٹن نے کہا۔

"مجھے دھمکیاں مت دو اور یہ میری لاسٹ وارننگ ہے۔ سمجھے۔ اب اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی ایسا نکلا تو تمہاری لاش اس کلب کے سامنے سڑک پر پڑی ہو گی۔ سنا تم نے"...... روزی راسکل نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ صرف وارننگ تھی۔ اگر ہمیں تم پر اعتماد نہ ہوتا تو ہم یہ کام تمہارے حوالے ہی نہ کرتے"...... کرسٹن نے کہا اور پھر اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اسے روزی راسکل کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ روزی راسکل نے اسے اٹھایا اور الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی تو کرسٹن نے اسے اس آلے کو آپریٹ کرنے کا طریقہ بتا دیا۔

"اس میں کیا خصوصیت ہے۔ عام سا ٹیپ ریکارڈر ہے"۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس میں آواز کی کوالٹی خراب نہیں ہوتی اور نہ ہی آواز میں کسی قسم کا فرق پڑتا ہے۔ پھر اس کے اندر لیزر ایئر سسٹم ہے جس کی وجہ سے آواز کو جب تک خصوصی انتظام نہ کیا جائے واش نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی ہی اور بہت سی خصوصیات ہیں"...... کرسٹن نے کہا۔

"اچھا - حیرت ہے - بہرحال وہ رقم دو"....... روزی راسکل نے ٹیپ ریکارڈر کو میز کی دراز میں رکھتے ہوئے کہا تو کرسٹن نے جیب سے ایک چیک بک نکالی - اس نے چیک پر اڑھائی لاکھ ڈالر کی رقم لکھی اور پھر دستخط کر کے اس نے چیک روزی راسکل کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ گارینٹڈ چیک ہے"....... کرسٹن نے کہا تو روزی راسکل نے چیک لے کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"ٹھیک ہے - اب اس ڈاگ جانسن کا فون نمبر بھی بتا دو"۔ روزی راسکل نے میز پر پڑے ہوئے پیڈ کو اپنی طرف کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پین سٹینڈ سے ایک بال پوائنٹ بھی نکال لیا - کرسٹن نے اسے نمبر بتایا تو روزی راسکل نے نمبر لکھ لیا۔

"اب تم اپنا نمبر بتا دو تاکہ تم سے رابطہ کیا جاسکے"....... روزی راسکل نے کہا۔

"تم نے جو بات کرنی ہو وہ ڈیوڈ کو بتا دینا - ہم روزانہ ڈیوڈ کو فون کر کے اس سے پوچھ لیں گے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا - تم نے اپنے علاوہ کسی کو اس بارے میں نہیں بتانا اور ایک ہفتے کے اندر اندر کام بھی کرنا ہے"....... کرسٹن نے کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے تو ہو بھی جائے گا - روزی راسکل غلط وعدہ نہیں کرتی اور تم بقیہ اڑھائی لاکھ ڈالر ہر وقت اپنی جیب میں

تیار رکھنا"....... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تیار ہیں"....... کرسٹن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری - میں مردوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتی - تم جا سکتے ہو"....... روزی راسکل نے بڑے روکھے اور سپاٹ سے لہجے میں کہا تو ایک لمحے کے لئے کرسٹن کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے واپس کھینچا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا سائنس پر شائع ہونے والی ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اور نہ ہی فورسٹارز نے اسے کسی معاملے میں کال کیا تھا اس لئے وہ ناشتہ کرنے کے بعد پہلے اخبارات پڑھتا اور پھر کوئی نہ کوئی کتاب پڑھنا شروع کر دیتا تھا۔ آج کل اس کی آوارہ گردی شام کے بعد ہوا کرتی تھی لیکن سارا دن وہ اپنے فلیٹ میں بیٹھا کتابیں اور رسالے پڑھنے میں ہی گزار دیتا تھا جبکہ سلیمان اسے ناشتہ دینے کے بعد برتن سمیٹ کر ایک فلاسک میں چار پانچ کپ چائے اور خالی پیالیاں اس کے سامنے رکھ کر خود شاپنگ کرنے چلا جاتا تھا اور حسب روایت اس کی واپسی دوپہر سے پہلے نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت بھی عمران اپنے فلیٹ پر اکیلا ہی موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا لیکن اس کی نظریں کتاب

پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

" حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"....... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں اپنا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے سرسلطان کی بھاری آواز سنائی دی۔

" بولنے کی بجائے احکام سلطانی جاری فرمایا کریں تاکہ آپ کو واقعی سلطان سمجھا جا سکے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" حکم جاری کیا جاتا ہے کہ علی عمران فوراً آفس پہنچے ورنہ۔ اور ورنہ کے بارے میں بعد میں سوچا جائے گا"....... سرسلطان نے رعب دار لہجے میں کہا اور پھر ورنہ کہہ کر خود ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

" ارے۔ ارے۔ یہ تو نادر شاہی حکم ہے۔ مطلب ہے ایسا حکم کہ جسے ہر صورت میں پورا ہونا ہے چاہے بے چارے علی عمران کی جیب میں پٹرول کے پیسے بھی نہ ہوں اور جوتے گھس کر بغیر تلوؤں کے ہو چکے ہوں۔ کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے ٹانگوں نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا ہو۔ آنکھوں کے سامنے دھند چھائی ہوئی ہو لیکن نادر شاہی حکم بہرحال نادر شاہی حکم ہے۔ اس کی تو تعمیل ہونی ہی ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ آپ پہلے کی طرح بول لیا کریں"۔ عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"حکم بہرحال حکم ہوتا ہے چاہے بول کر دیا جائے یا نقارہ بجا کر۔ فوراً پہنچو"...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور سامنے رکھے ہوئے فلاسک کا بٹن پریس کر کے اس نے پیالی میں چائے ڈالی اور پھر چائے کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں چسکیاں لے رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کی نظریں کتاب کے صفحات پر بھی دوڑ رہی تھیں۔ وہ اس طرح اطمینان بھرے انداز میں کتاب پڑھ رہا تھا جیسے سرسلطان نے اسے سرے سے کچھ کہا ہی نہ ہو۔ ابھی چائے کی پیالی ختم ہی ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"حقیر فقیر"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے ایک بار پھر اپنے مخصوص تعارف والی بھیرویں شروع کی۔

"کیا بکواس ہے۔ کیا اب میری بات کا تم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ میں یہاں ایک معزز مہمان کے ساتھ تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تم وہاں بیٹھے حقیر فقیر کا راگ الاپ رہے ہو۔ نانسنس"۔ سرسلطان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سرسلطان۔ آپ بہت بڑے افسر ہیں۔ اتنے بڑے افسر کہ پاکیشیا میں آپ کا نام سن کر اچھے اچھے بیوروکریٹس کانپنے لگ جاتے ہیں لیکن میں کیا کروں۔ میرا باورچی آغا سلیمان پاشا آپ سے بھی بڑا افسر ہے۔ اس نے مجھے از راہ مہربانی پانچ چائے کی پیالیاں فلاسک

میں ڈال کر دی ہوئی ہیں اور ابھی میں نے ایک ہی پیالی پی ہے۔ فلاسک میں ابھی چار پیالیاں موجود ہیں۔ اگر میں یہ پیالیاں پیئے بغیر اٹھ گیا تو آپ تو صرف ناراض ہوں گے اور آپ کو منت سماجت کر کے منایا جا سکتا ہے لیکن آغا سلیمان پاشا اگر ناراض ہو گیا تو پھر چائے، کھانا، ادھار سب کچھ بند ہو جائے گا اور وہ ایسا ضدی ہے کہ اسے منانے کے لئے کم از کم ایک لاکھ روپے کا عطیہ دینا پڑتا ہے اور میں مفلس اور قلاش آدمی ہوں"...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی کی طرح رواں ہو گئی۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر تم بیٹھ کر چائے کی پیالیاں پیو۔ میں معزز مہمان سمیت خود آ رہا ہوں"...... سرسلطان نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں فلاسک اٹھا کر ساتھ لے آتا ہوں۔ آپ تکلیف نہ کریں۔ میں ابھی آیا"...... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے کرسی میں لاکھوں وولٹیج الیکٹرک کرنٹ آ گیا ہو۔ پھر وہ تیزی سے تیار ہو کر فلیٹ سے نیچے آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سنٹرل سیکرٹریٹ کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سرسلطان کے پی اے کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ"...... پی اے نے تیزی سے اٹھتے

ہوئے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان آفس میں ہیں یا نہیں"...... عمران نے بڑے راز دارانہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ آفس میں ہیں۔ کیوں"...... پی اے نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ مفلسوں اور غریبوں کا بھرم تو ہی رکھتا ہے"...... عمران نے باقاعدہ دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب"...... پی اے کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"سر سلطان نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ اپنے معزز مہمان کے ساتھ میرے فلیٹ پر آ رہے ہیں اس لئے میں بھاگا بھاگا آیا ہوں ورنہ اگر وہ خود معزز مہمان کے ساتھ میرے فلیٹ پر پہنچ جاتے تو میرے پاس تو چائے بھی ٹھنڈی تھی۔ فلاسک اتنا پرانا ہو چکا ہے کہ اب وہ بے چارہ گرم چائے کو گرم رکھنے سے ہی قاصر ہے اس لئے شکر کر رہا تھا۔ ویسے یہ بتاؤ کہ معزز مہمان کون ہیں"...... عمران نے بات کرتے کرتے ایک بار پھر راز دارانہ لہجے میں کہا۔

"یورپ کے کسی ملک کے ڈیفنس سیکرٹری ہیں۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے"...... پی اے نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا پی اے کے کمرے سے نکل کر سر سلطان کے آفس میں داخل ہو گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے خشوع و خضوع اور اونچی آواز میں سلام کیا تو سر سلطان کی میز کی سائیڈ پر بیٹھا ہوا ایک گول مٹول سا یورپین انتہائی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ عمران بیٹے۔ یہ یورپ کے ملک سلوایا کے سیکرٹری ڈیفنس ہیں اور ایک خصوصی کام سے یہاں تشریف لائے ہیں"...... سر سلطان نے اٹھ کر عمران کا استقبال کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ سر سلطان کے اٹھنے کی وجہ سے وہ یورپین بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے۔ ارے۔ بیٹھیں۔ آپ اگر اس طرح اٹھ کر میرا استقبال کرتے رہے تو مجھ پر بڑھاپا پوری طرح چھا جائے گا کیونکہ سنا ہے کہ بزرگوں کا احترام کیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"۔ عمران نے سر سلطان کی بات کا جواب دینے کے بعد اس یورپین کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اپنا تعارف بھی کرا دیا۔

"ڈی ایس سی۔ کیا آپ سائنس دان ہیں۔ مگر"...... اس یورپین نے مصافحہ کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ملک میں دان کی بڑی قیمت ہے جناب"...... عمران نے کہا لیکن چونکہ ابھی تک اسے اس یورپین کا نام ہی معلوم نہ ہوا تھا اس لئے وہ جناب کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔

"عمران بیٹے۔ان کا نام چارلس کاسر ہے اور تم سنجیدگی اختیار کرو معاملات بے حد سنجیدہ ہیں"...... سر سلطان نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سنجیدگی سے جناب چارلس کاسر کو بتا رہا ہوں کہ ہمارے ملک میں دان کی بڑی قدر و قیمت ہے جیسے مکھی دان ۔ اس کی کچن میں بڑی اہمیت ہوتی کہ اندر رکھی ہوئی خوراک تک مکھیاں نہیں پہنچ سکتیں ۔اس حوالے سے دیکھا جائے تو سائنس دان وہ ہوتا ہے جس کے ذہن میں سائنس داخل ہی نہ ہوتی ہو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ گیا ۔چارلس کاسر اب انتہائی حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"عمران بیٹے ۔ سلوایا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر شوائل کو یہاں پاکیشیا میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے لباس سے جو کاغذات ملے ہیں اس کے مطابق ڈاکٹر شوائل خلاء میں استعمال ہونے والے کسی خصوصی میزائل کا فارمولا لے آیا تھا جو وہ شوگران کو فروخت کرنا چاہتا تھا ۔یہ کاغذات سلوایا کے یہاں سفارت خانے کے پاس پہنچے تو انہوں نے یہ کاغذات سلوایا بھجوا دیئے ۔ وہاں جب تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ سلوایا کی ایک لیبارٹری میں ایسے خصوصی میزائل جس کا کوڈ نام سیٹلائٹ کلر ہے، کی تیاری میں ڈاکٹر شوائل بھی کام کرتا رہا ہے ۔ابھی اس میزائل پر کام ہو رہا تھا کہ ڈاکٹر شوائل ذہنی طور پر تھک جانے کی وجہ سے باقاعدہ حکومت سے اجازت لے کر سیر و

سیاحت اور آرام کرنے کے لئے یہاں پاکیشیا آ گیا ۔ یہاں کے سفارت خانے نے اس کی فرمائش پر ایک رہائش گاہ کا انتظام کر دیا اور ایک ڈرائیور، ایک خانساماں اور ایک ہاؤس کیپر ملازم بھی دیا اور ساتھ ہی ایک کار بھی مہیا کر دی ۔ یہ تینوں ملازم مقامی تھے ۔ ڈرائیور رات کو واپس گھر چلا جاتا تھا اور صبح واپس آتا تھا ۔آج سے ایک ہفتہ پہلے جب ڈرائیور واپس آیا تو دونوں ملازموں اور ڈاکٹر شوائل تینوں کی لاشیں کوٹھی میں پڑی ہوئی تھیں ۔ ڈرائیور نے پولیس سے پہلے سفارت خانے کو اطلاع دی ۔ وہ لوگ فوراً پہنچ گئے ۔ پھر پولیس کو اطلاع دی گئی لیکن قاتل کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا ۔ کوئی ڈکیتی بھی نہ کی گئی تھی حتیٰ کہ کاغذات بھی ڈاکٹر شوائل کی جیب میں تھے اور انہی کاغذات سے ساری بات معلوم ہوئی ہے ۔ جناب چارلس کاسر صاحب یہاں اس لئے تشریف لائے ہیں کہ سلوایا کے چیف سیکرٹری میرے بہترین دوستوں میں سے ہیں انہوں نے مجھے فون کیا ہے کہ میں یہاں کے انٹیلی جنس اداروں کے ذریعے یہ معلوم کراؤں کہ ڈاکٹر شوائل کی یہاں کس کس سے ملاقات رہی ہے اور کیا انہوں نے کوئی فارمولا فروخت کیا ہے یا اگر انہیں ہلاک کر کے ان سے فارمولا حاصل کیا گیا ہے تو وہ فارمولا واپس حاصل کر کے سلوایا بھجوایا جا سکے کیونکہ یہ واردات پاکیشیا میں ہوئی ہے اور یہ ہماری ڈیوٹی ہے کہ ہم اس کی مکمل تحقیقات کرائیں"...... سر سلطان نے تیزی سے اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

وہ دراصل نفسیاتی طور پر سب کچھ اس لئے بتا دینا چاہتے تھے تاکہ عمران یہ سب کچھ سن کر سنجیدہ ہو جائے۔

" پھر آپ نے تحقیقات کرائی ہیں"...... عمران نے ان کے خاموش ہوتے ہی پوچھا۔

" یہ کیس انٹیلی جنس کا نہیں بنتا کیونکہ ڈاکٹر شوائل غیر ملکی ہیں ملٹری انٹیلی جنس کا اس لئے نہیں بنتا کہ اس فارمولے کا کوئی تعلق پاکیشیا کے ڈیفنس سے نہیں ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ تم اس سلسلے میں کام کرو تاکہ پاکیشیا کی عزت بحال ہو سکے"۔ سر سلطان نے آخر میں باقاعدہ عزت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تو عمران ان کے اس حوالے پر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سر سلطان کی رگ رگ سے واقف تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ سر سلطان نے خاص طور پر یہ حوالہ کیوں دیا ہے تاکہ عمران انکار نہ کر سکے۔

" میرے پاس پرائیویٹ جاسوسی کا لائسنس نہیں ہے اور اگر چیف سے کہا گیا تو آپ جانتے ہیں کہ چیف ان معاملات میں کتنا اصول پسند ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم لائسنس کو گولی مارو۔ میں چیف سیکرٹری سلوایا سے وعدہ کر چکا ہوں سنا تم نے اور تم نے یہ کام کرنا ہے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... سر سلطان کو یکلخت غصہ آگیا تھا۔

" واہ۔ یہ ہوئی نا بات۔ ہر قیمت پر۔ ویری گڈ۔ بڑی وسعت ہے اس ہر قیمت کے الفاظ میں۔ بلکہ صحیح معنوں میں بڑی مالی وسعت

ہے۔ ساری غربت دور ہو جائے گی۔ سارا ادھار آغا سلیمان پاشا کی ناک پر مارا جا سکے گا۔ تمام دکانداروں کے ادھار چکا دیئے جائیں گے۔ واہ۔ واقعی اس میں بڑی وسعت ہے۔ ہر قیمت پر۔ ویری گڈ"۔ عمران نے چٹخارے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا تو سر سلطان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ ظاہر ہے چارلس کاسر کے ہوتے ہوئے عمران کی اس انداز کی باتوں سے سر سلطان کی انا شدید طور پر مجروح ہوئی تھی کیونکہ عمران نے ان کے سامنے اپنے آپ کو مفلس اور مقروض ظاہر کر دیا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی مطلوبہ فیس ہمارا ملک ادا کرے گا۔ سر سلطان نے آپ کی بے حد تعریفیں کی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ سر سلطان غلط بیانی نہیں کرتے"...... سر سلطان سے پہلے چارلس کاسر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" دس کروڑ ڈالر کیسی رہے گی فیس۔ میرا خیال ہے مناسب ہی ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو چارلس کاسر بے اختیار اچھل پڑا جبکہ سر سلطان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

" دس۔ دس کروڑ ڈالر"...... چارلس کاسر نے اس طرح رک رک کر کہا جیسے اسے حیرت ظاہر کرنے کے لئے الفاظ ہی نہ مل رہے ہوں۔

" چلیں۔ آپ سر سلطان کے مہمان ہیں اس لئے دس ڈالر کم کر دیجئے"...... عمران نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"سس ۔ سوری ۔ یہ تو بہت بڑی رقم ہے ۔ آئی ایم سوری ۔ سرسلطان مجھے اب اجازت دیجئے "...... چارلس کاسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"جناب چارلس کاسر صاحب ۔ آپ کا کیا خیال ہے ۔ کیا آپ کا یہ فارمولا دس بارہ ڈالر کا ہو گا"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"دس بارہ ڈالر تو نہیں ۔ مگر صرف اس کی تلاش میں دس کروڑ ڈالر تو نہیں دیئے جا سکتے"...... چارلس کاسر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سرسلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"کراؤ بات"...... سرسلطان نے عمران اور چارلس کاسر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا ۔

"سلطان بول رہا ہوں سر بیکر"...... سرسلطان نے کہا ۔

"سرسلطان ۔ چارلس کاسر کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا کیا ابھی تک ان کی کسی سے ملاقات نہیں ہو سکی"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی تو چارلس کاسر بے اختیار چونک پڑا ۔

"وہ یہاں میرے آفس میں موجود ہیں اور ان کی بات چیت علی عمران سے ہو رہی ہے"...... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اوہ اچھا ۔ چارلس کاسر سے بات کرائیں"...... دوسری طرف

سے کہا گیا تو سرسلطان نے رسیور چارلس کاسر کی طرف بڑھا دیا ۔ چارلس کاسر نے باقاعدہ اٹھ کر سرسلطان کے ہاتھ سے رسیور لیا اور پھر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا ۔

"یس سر ۔ میں کاسر بول رہا ہوں سر"...... چارلس کاسر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

"عمران صاحب سے آپ کی بات فائنل ہوئی ہے یا نہیں" ۔ سر بیکر نے کہا ۔

"جناب ۔ عمران صاحب سیریئس نہیں ہیں جناب اور" ۔ چارلس کاسر نے اس طرح رک رک کر کہا جیسے مناسب الفاظ اسے مل نہ رہے ہوں ۔

"مسٹر کاسر ۔ عمران صاحب سے شاید آپ کی پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اس لئے پلیز آپ ان کے مذاق سے پریشان نہ ہوں ۔ میں دو بار ان سے ملاقات کر چکا ہوں ۔ پہلی ملاقات میں میری بھی حالت ان کے مذاق کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی لیکن علی عمران صاحب اگر ہمارے کام پر آمادہ ہو جائیں تو یہ ہماری سب سے بڑی خوش قسمتی ہو گی اور ہمارا مسئلہ یقیناً حل ہو جائے گا"...... چیف سیکرٹری سلوایا سر بیکر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا ۔

"سر ۔ وہ تیار ہیں لیکن سر ۔ وہ دس کروڑ ڈالر طلب کر رہے ہیں"...... چارلس کاسر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے ابھی سر بیکر غصے سے چیخ پڑیں گے ۔

"تو کیا ہوا۔ وہ پچاس کروڑ ڈالر بھی طلب کریں تب بھی ہمیں منظور ہے۔ آپ انہیں جانتے نہیں۔ ان کا صرف ہمارے کام کے لئے تیار ہو جانا ہی ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چارلس کاسر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"رسیور مجھے دیں جناب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو چارلس کاسر نے اس طرح رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا جیسے وہ ٹرانس میں آگیا ہو۔

"ہیلو سر بیگر۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ میں نے واقعی چارلس کاسر صاحب سے دس کروڑ ڈالر کی ڈیمانڈ کی تھی کیونکہ یہ مشن پرائیوٹ ہی ہو سکتا ہے لیکن جس طرح چارلس کاسر صاحب نے سر سلطان کی عزت کی ہے اور ان سے رسیور باقاعدہ کھڑے ہو کر لیا ہے اس سے میرے دل میں ان کی عزت و قدر بڑھ گئی ہے کیونکہ سر سلطان میرے بزرگ ہیں اور جو ان کی عزت کرتا ہے وہ خود ہمارے لئے محترم ہو جاتا ہے اس لئے ان کے اس احترام میں فیس کا مطالبہ ختم۔ اب احتراماً کام ہو گا"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے چارلس کاسر کی حالت حیرت کی شدت کی وجہ سے پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی۔ وہ شاید کبھی خواب میں بھی نہ سوچ سکتا تھا کہ کوئی آدمی اتنی معمولی سی بات کے لئے دس کروڑ ڈالر جیسی خطیر ترین رقم بھی چھوڑ سکتا ہے۔ اس سے پہلے سر بیگر نے بھی

کہا تھا کہ عمران کو پچاس کروڑ ڈالر بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ اس بات نے اس کا ذہن منجمد کر دیا تھا اور اب عمران کی بے نیازی نے اس کا دماغ واقعی ماؤف کر دیا تھا۔

"آپ کا یہ سلوایا پر احسان ہو گا عمران صاحب کہ آپ اس کام پر توجہ دے دیں۔ مجھے آپ کے اور سر سلطان کے تعلقات کا بخوبی علم ہے اس لئے جب سر سلطان نے حامی بھر لی تھی تو مجھے اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ ہمارا کام ہو جائے گا۔ میں ایک بار پھر آپ کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ بے فکر ہو کر کام کریں جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہو گا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ضروری تھا کہ تم اس طرح کا ڈرامہ کرتے۔ کیا تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے تھے"...... سر سلطان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کہتے ہیں کہ ڈرامہ ذہنی صحت کے لئے خاصا مفید ہوتا ہے۔ آدمی کو اپنی پوزیشن کا بخوبی احساس ہو جاتا ہے کہ وہ ڈرامے میں ہیرو ہے یا ولن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ چارلس کاسر صاحب آپ عمران کو فائل دے دیں۔ ڈاکٹر شوائل کے بارے میں"...... سر سلطان نے فقرے کا پہلا حصہ عمران سے مخاطب ہو کر اور بعد کا حصہ چارلس کاسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... چارلس کاسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ہاتھ میں موجود فائل اس نے اٹھ کر باقاعدہ عمران کی طرف بڑھا دی۔

"آپ کا یہ انداز واحترام کا سلسلہ جاری رہا تو آپ دس کروڑ ڈالر دینے کی بجائے الٹا ہم سے وصول کر کے لے جائیں گے"...... عمران نے فائل لے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی احترام کے قابل ہیں عمران صاحب۔ اب میں آپ کو سمجھ گیا ہوں"...... چارلس کاسر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کو تو آج تک اس کے والد نہیں سمجھ سکے آپ اور میں کہاں سمجھ سکتے ہیں"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو چارلس کاسر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ ویسے پہلے کی نسبت اب اس کی نظروں میں عمران کے بارے میں مختلف تاثرات تھے۔ شاید یہ تبدیلی سلوایا کے چیف سیکرٹری کی باتیں سامنے آنے کے بعد آئی تھی۔

"آپ یہ فائل میرے پاس چھوڑ جائیں۔ میں اس پر کام شروع کر دیتا ہوں۔ امید ہے میں جلد ہی اصل حقیقت کا کھوج لگا لوں گا"...... عمران نے فائل تہہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہوں گے"۔ چارلس کاسر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے اجازت دیں سر سلطان عالی مقام۔ ویسے آپ جیسے سلطان عالی کے دربار سے خالی ہاتھ واپس جانا اس صدی کا معجزہ ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"خالی ہاتھ کہاں جا رہے ہو۔ اس قدر اہم فائل ساتھ لے جا رہے ہو"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر دعا سلام کے بعد وہ مڑا اور چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھا دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسے جو کچھ بتایا گیا تھا وہ کسی صورت اس کے حلق سے نہ اتر رہا تھا کہ سلوایا کا ایک سائنس دان اہم فارمولا لے کر پاکیشیا آ کر رہے۔ سلوایا کا سفارت خانہ اسے سب سہولیات مہیا کرے اور پھر وہ یہ فارمولا شوگران کو فروخت کرنے کی کوشش کرے اور اس دوران اچانک قتل کر دیا جائے اور فارمولا غائب ہو جائے اور قاتلوں تک پہنچنے کے لئے چیف سیکرٹری سلوایا پچاس کروڑ ڈالر بھی خرچ کرنے پر آمادہ نظر آئیں۔ یہ سب کچھ اسے غیر فطری سا محسوس ہو رہا تھا۔ بہرحال اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ دانش منزل پہنچ کر پہلے سرداور سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرے گا پھر کوئی مزید کارروائی کرنے کے بارے میں سوچے گا۔

ٹائیگر ہوٹل میں اپنے کمرے میں بیٹھا اپنے جوتوں کے تسمے باندھنے میں مصروف تھا۔اس وقت دن کے گیارہ بجے تھے اور ٹائیگر اب تیار ہو کر زیر زمین دنیا میں گھومنے پھرنے کے لئے نکلنے ہی والا تھا وہ دن کو گیارہ بارہ بجے اپنے ہوٹل سے نکلتا تھا اور پھر رات گئے تک اس کی واپسی ہوتی تھی ۔البتہ کبھی کبھار جب وہ واقعی بے حد فارغ ہوتا تو وہ جلدی ہوٹل واپس آکر آرام کرنے کے لئے لیٹ جاتا تھا ۔ ابھی وہ تسمے باندھ کر فارغ ہوا ہی تھا کہ کال بیل بج اٹھی اور ٹائیگر کال بیل کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے اپنی لائف کا سیٹ اپ ایسا کر رکھا تھا کہ یہاں ہوٹل میں شاذو نادر ہی کوئی اس سے ملنے آتا تھا ۔ وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کون ہے"....... اس نے دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں

کہا۔

" ارے ۔ تم ٹائیگر ہو یا چوہے کہ دروازے کے پیچھے دبک کر پوچھ رہے ہو کہ کون ہے ۔ دروازہ کھولو ۔ میں روزی راسکل ہوں"....... دروازے کی دوسری طرف سے روزی راسکل کی طنزیہ آواز سنائی دی تو ٹائیگر کے چہرے پر شدید کوفت اور بیزاری کے تاثرات ابھر آئے ۔ اس نے چٹخنی کھولی تو روزی راسکل اس طرح کمرے میں داخل ہوئی جیسے یہ کمرہ روزی راسکل کا ہو اور ٹائیگر نے اس پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہو۔

" ارے ۔ تم تو اس طرح تیار کھڑے ہو جیسے کسی شادی میں جانا ہو تمہیں ۔ کیا مطلب ۔ کہاں جا رہے ہو"....... روزی راسکل نے اندر داخل ہو کر ٹائیگر کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے چونک کر اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اپنی شادی پر جا رہا ہوں ۔ تم کہاں سے ٹپک پڑیں"....... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اپنی شادی پر"....... روزی راسکل نے اس طرح ہنستے ہوئے کہا جیسے ٹائیگر نے کوئی انتہائی مزاحیہ بات کر دی ہو۔

" تو کیا میں شادی نہیں کر سکتا"....... ٹائیگر نے بھی دانستہ اسے چڑانے کے لئے کہا۔

" کبھی اپنی شکل دیکھی ہے ۔ ایک مردار خور جانور ہے بجو ۔ وہی لگ رہے ہو ۔ کوئی عقل کی اور آنکھوں کی اندھی تم سے شادی

کرے گی ۔ نانسنس ۔ میں تو شادی پر جا رہا ہوں اپنی ۔ ہونہہ ۔ تم جا کر تو دیکھو ۔ میں تم سمیت پوری بارات کو بموں سے اڑا دوں گی"...... روزی راسکل نے طنزیہ انداز میں بات کرتے کرتے اچانک انتہائی غصیلے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہے وہ واقعی عقل سے فارغ ۔ بہرحال تم بتاؤ کہ کیسے صبح صبح نازل ہو گئی ہو"...... ٹائیگر نے اور زیادہ لطف لیتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو میں اب بلا بن گئی ہوں ۔ کیوں ۔ اب میں بلا ہوں جو تم پر نازل ہو گئی ہوں اور کون ہے وہ عقل کی اندھی ۔ جلدی بتاؤ اس کے بارے میں تفصیل"...... روزی راسکل نے چیختے ہوئے کہا اس کا چہرہ واقعی غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

" وہ سامنے دیوار پر آئینہ لگا ہوا ہے اس میں جا کر دیکھ لو"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ آئینے میں دیکھ لوں ۔ کیا مطلب ۔ اوہ ۔ تو تم مجھے عقل سے فارغ کہہ رہے تھے ۔ مجھے ۔ روزی راسکل کو ۔ کیوں"...... روزی راسکل نے واقعی پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم نے خود ہی تفصیل پوچھی تھی ۔ بہرحال کسی خوش فہمی کی ضرورت نہیں ہے ۔ تم سے شادی کرنے سے بہتر ہے آدمی کسی چڑیل سے شادی کر لے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ ۔ تمہیں تمیز ہے خواتین سے بات کرنے کی ۔ وہ

تمہارا احمق استاد یہی سکھاتا رہتا ہے تمہیں ۔ خبردار جو اب کوئی فضول بات کی تو پوری بتیسی نکال کر ہتھیلی پر رکھ دوں گی ۔ سمجھے"۔ روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" اس میں غصہ کھانے کی کیا بات ہے ۔ کیا تم سے شادی نہیں ہو سکتی"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی۔

" شادی اور مجھ سے ۔ اوہ ۔ تو تم یہ خواب دیکھ رہے ہو ۔ منہ دھو رکھو ۔ تم سے شادی کی بجائے میں غیر شادی شدہ رہنا زیادہ پسند کروں گی ۔ شادی تو کسی انسان سے ہوتی ہے جو سرے سے انسان ہی نہ ہو اس سے شادی کیسے ہو سکتی ہے"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو ٹھیک ہے ۔ میں نے کب تمہاری منت کی ہے اور سنو ۔ اب تک میں تمہیں اس لئے برداشت کر رہا ہوں کہ تم خود چل کر میرے پاس آئی ہو ورنہ جو باتیں تم نے کیں اور کر رہی ہو اس کے نتیجے میں تم اب تک گٹر میں تیرتی نظر آ رہی ہوتی ۔ اس لئے بتاؤ کیوں آئی ہو"۔ ٹائیگر کا بھی یکلخت موڈ بدل گیا۔

" واہ ۔ اب واقعی تم مرد نظر آنے لگ گئے ہو ۔ اب میں وعدہ کر سکتی ہوں کہ کبھی فرصت ملی تو تمہاری شادی کرنے کی آفر پر غور کروں گی لیکن یہ بات مستقبل بعید میں ہی ہو سکتی ہے مستقبل قریب میں نہیں اور ہاں سنو ۔ میں یہاں تم سے ایک بات پوچھنے آئی ہوں ۔ یہ بتاؤ کہ تم کسی پیشہ ور قاتل کو جانتے ہو جس کا نام ڈاگ

جانسن ہے"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں جانتا ہوں ۔ کیوں ۔ تمہیں اس سے کیا کام پڑ گیا ہے ۔ کیا کسی کو قتل کرانا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پہلے بتاؤ کہ تمہارے اس احمق استاد کا فون نمبر کیا ہے تاکہ میں اسے فون کر کے بتا سکوں کہ اس کا شاگرد اخلاقیات سے اس قدر بے بہرہ ہے کہ اس نے آنے والے سے اب تک چائے کیا کافی کا جھوٹے منہ سے بھی نہیں پوچھا جبکہ آنے والی شخصیت بھی روزی راسکل ہو"...... روزی راسکل نے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ تم بار بار احمق استاد ۔ احمق استاد کیوں کہتی ہو ۔ کیا تمہیں تمیز نہیں ہے بات کرنے کی ۔ خبردار جو آئندہ یہ الفاظ منہ سے نکالے" ۔ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیخ کر کیوں بات کر رہے ہو ۔ آہستہ بولو اور پہلے میرے لئے کافی منگواؤ ۔ پھر اطمینان سے بات ہو گی"...... روزی راسکل نے ایک کرسی پر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نیچے لابی میں بیٹھتے ہیں ۔ میں کسی کے ساتھ کمرے میں بیٹھنا پسند نہیں کرتا"...... ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کسی سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کوئی بھی ہو ۔ تم سمیت"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اگر وہ تمہارا احمق استاد آجائے تو"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے پھر عمران صاحب کی توہین کی ہے جبکہ میں نے تمہیں منع کیا تھا"...... ٹائیگر نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ نجانے کس طرح اپنے آپ کو کنٹرول کئے ہوئے ہے۔

"اس میں توہین کی کیا بات ہے ۔ وہ احمقانہ باتیں کرتا ہے اور جو احمق ہو تو اسے احمق کیوں نہ کہا جائے ۔ بولو ۔ کیا اندھے کو اندھا کہنا اس کی توہین ہے ۔ بولو ۔ جواب دو"...... روزی راسکل نے اس بار بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میں جا رہا ہوں ۔ جب تم جاؤ تو دروازہ لاک کر دینا ورنہ آج تم میرے ہاتھوں قتل بھی ہو سکتی ہو"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

"ارے ۔ ارے ۔ رکو ۔ ایک منٹ رک جاؤ"...... روزی راسکل نے کہا لیکن ٹائیگر رکے بغیر کھلے دروازے سے باہر آگیا۔

"مجھ سے اس طرح بھاگ رہے ہو جیسے میں چھوت چھات والی کوئی بیماری ہوں ۔ کیوں"...... روزی راسکل نے اس کے پیچھے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے پلٹا اور اس سے پہلے کہ روزی راسکل کچھ سمجھتی ٹائیگر نے اس طرح تیزی سے دروازہ لاک کر دیا جیسے اسے خدشہ ہو کہ اگر دروازہ بند ہونے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو روزی راسکل دوبارہ اندر داخل ہو جائے گی ۔

روزی راسکل ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی ۔ اس کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ سختی کا تاثر نمایاں تھا۔

" تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو ۔ یہ بتاؤ"...... روزی راسکل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" میں جو بھی سمجھتا ہوں اسے چھوڑو ۔ تم اپنی بات کرو"۔ ٹائیگر نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں تمہاری شکل دیکھنے نہیں آئی ۔ میں تم سے کچھ پوچھنے آئی ہوں اور یہ بھی نہ سمجھو کہ میں تم سے مفت کام لوں گی ۔ اگر تم مجھے درست معلومات دے سکو تو میں تمہیں ایک لاکھ ڈالر بھی دے سکتی ہوں تاکہ تمہارا لائف سٹائل بدل سکے اور تم دو ٹکے کے معمولی سے ہوٹل میں رہنے کی بجائے کسی عالی شان ہوٹل میں رہ سکو"۔ روزی راسکل نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" ایک لاکھ ڈالر اور تم دو گی ۔ کیا کوئی بڑا غیر ملکی سیٹھ تمہارے ہاتھ آگیا ہے"...... ٹائیگر نے مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا۔

" سیٹھ نہیں تنظیم ۔ غیر ملکی تنظیم ۔ میں نے اس سے پانچ لاکھ ڈالر فیس طے کی ہے اور اڑھائی لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک اس سے وصول بھی کر لیا ہے اور بقیہ اڑھائی لاکھ ڈالر ابھی اس سے وصول کرنے ہیں اس لئے میں تمہیں آسانی سے ایک لاکھ ڈالر دے سکتی ہوں"...... روزی راسکل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہی ہو ۔ کیا واقعی"...... ٹائیگر کے غیر ملکی تنظیم اور پانچ لاکھ ڈالر کے بارے میں سن کر کان کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ کوئی بھی غیر ملکی تنظیم بغیر کسی خاص مقصد کے اس طرح ڈالر نہیں لٹاتی پھرتی کہ روزی راسکل جیسی عورت کو پانچ لاکھ ڈالر دے دے اس لئے ضرور اس کے پیچھے کوئی خاص بات ہے ۔ ایسی بات جس میں عمران کو بھی دلچسپی ہو سکتی ہے ۔ یہ سب خیالات آتے ہی ٹائیگر کے ذہن نے فوراً ہی پینترا بدلنے کا فیصلہ کر لیا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں ۔ میں روزی راسکل ۔ کیوں ۔ میں تمہیں چیک دکھاتی ہوں"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چیک نکال کر ٹائیگر کے سامنے کر دیا ۔ چیک واقعی اڑھائی لاکھ ڈالر کا تھا اور کسی یورپی ملک کے بینک کا گارینٹڈ چیک تھا۔

" کمال ہے ۔ تمہاری تو بڑی اہمیت ہے ۔ میں تو تمہیں بس عام سی شیخی خور خاتون سمجھتا رہا ہوں"...... ٹائیگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اڑھائی لاکھ کا چیک دیکھ کر بے حد مرعوب ہو گیا ہو۔

" بس نکل گئی اکڑ ۔ سارا دن جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہو"۔ روزی راسکل نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس دوران وہ لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچ چکے تھے۔

"آؤ ۔ لابی میں بیٹھتے ہیں ۔ میں تمہیں اچھی سی کافی پلواتا ہوں اور ہاں ۔ تم نے ناشتہ کیا ہے یا ابھی کرنا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل اس طرح آنکھیں پھاڑ کر ٹائیگر کو دیکھنے لگی جیسے ٹائیگر کا چہرہ بدل گیا ہو۔

"کیا مطلب ۔ یہ تمہارے لہجے میں یکلخت مٹھاس کیوں آگئی ہے کیا تمہیں واقعی رقم کی ضروری ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"مجھے رقم کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں تم سے کوئی رقم لوں گا ۔ بس میں اپنے کمرے میں کسی خاتون کو بٹھا کر اس سے باتیں کرنا، چاہے وہ خاتون تم ہی کیوں نہ ہو اچھا نہیں سمجھتا اس لئے میں نے تمہیں وہاں یہی کہا تھا کہ لابی میں چل کر بیٹھتے ہیں"...... ٹائیگر نے لابی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیوں اچھا نہیں سمجھتے ۔ اس کی وجہ"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میں خواتین کا دل سے احترام کرتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ کمرے میں اکیلے مرد کے ساتھ بیٹھ کر ان پر کسی قسم کا کوئی الزام چاہے جھوٹا ہی کیوں نہ ہو لگا دیا جائے"...... ٹائیگر نے لابی میں ایک میز کے گرد موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو اچھی بات ہے ۔ واقعی تمہارے استاد نے تمہاری اخلاقی [illegible]ت بے حد اچھی کی ہے لیکن یہ تم نے خواتین کی رٹ کیوں لگا [illegible]ہے ۔ کیا میرے علاوہ اور عورتیں بھی تمہارے کمرے میں آتی

ہیں"...... روزی راسکل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں عورت کہنا پسند نہیں کرتا کیونکہ میرے خیال کے مطابق کسی کو عورت کہنا اس کی توہین ہے اس لئے احتراماً میں خاتون کہتا ہوں اور جہاں تک دوسری خواتین کا میرے کمرے میں آنے کا تعلق ہے تو میرا کسی خاتون سے کسی قسم کا رابطہ ہی نہیں اس لئے کس نے آنا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا۔

"لیکن مجھے لفظ خاتون سے چڑ ہے ۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں یکلخت بوڑھی کھوسٹ بن گئی ہوں اس لئے تم مجھے خاتون مت کہا کرو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تو کیا کہوں لیڈی، مادام، جو تم پسند کرو"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس سے تو میں اور بھی زیادہ بوڑھی ہو جاؤں گی"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو دوشیزہ کہہ دیا کروں گا"...... ٹائیگر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ اس لفظ سے تو میں موٹی لگنے لگتی ہوں ۔ دوشیزہ کا لفظ سن کر مجھے مشکیزے کا خیال آجاتا ہے"...... روزی راسکل نے بے اختیار ہو کر کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"چلو مس کہہ لیا کروں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ تم مجھے مس روزی کہہ سکتے ہو ۔ ویسے یہ نام تو تمہارا ہونا چاہئے کیونکہ میں بعض اوقات تمہیں بہت مس کرتی ہوں" ۔ روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ہنس پڑا۔

" تمہارے اندر حس ظرافت خاصی طاقتور ہوتی جا رہی ہے اور یہ اچھی بات ہے ۔ یہ عقل مندی کی نشانی ہوتی ہے ۔ اکثر خواتین اس سے نابلد ہوتی ہیں ۔ وہ برجستہ اور برمحل فقرہ سن کر اس طرح سپاٹ چہرہ لئے بیٹھی رہتی ہیں کہ ایسا فقرہ کہنے والا خود ہی شرمندہ ہو جاتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا ۔ اسی لمحے ویٹر نے آکر کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے ۔

" کافی تم بناؤ ۔ تم نے ایک بار بتایا تھا کہ تم کافی بہت اچھی بناتی ہو"...... ٹائیگر نے ویٹر کے جانے کے بعد کہا تو روزی راسکل نے ایک بار پھر ٹائیگر کو اس طرح دیکھنا شروع کر دیا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ اس کے سامنے ٹائیگر ہی بیٹھا ہے یا اس کی جگہ کوئی اور اس کے میک اپ میں ہے ۔

" کیا بات ہے ۔ تمہارے لہجے میں یکلخت مٹھاس اور انکساری کیوں آگئی ہے ۔ اب میری خوبیاں بھی یاد آنے لگ گئی ہیں ۔ کیا ہوا ہے"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں اپنے کمرے میں کسی سے ملنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے میں نے پہلے ہی تم سے کہا تھا کہ چل کر لابی میں بیٹھتے ہیں ۔ لیکن تم نے خواہ مخواہ ضد کی"...... ٹائیگر

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن سچی بات یہ ہے کہ تمہارا یہ انداز اور تمہارا یہ لہجہ مجھے پسند نہیں آرہا ۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے تم ٹائیگر کی بجائے کوئی معصوم سی بھیڑ ہو"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم کافی نہیں بنا سکتی تو صاف کہہ دو ۔ میں بنا لیتا ہوں ۔ پڑے پڑے ٹھنڈی ہو جائے گی تو دوبارہ منگوانا پڑے گی"...... ٹائیگر نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

" مرد عورتوں کے لئے کافی بناتے ہوئے مرد نہیں رہ جاتے سمجھے اس لئے مجھے بنانا ہو گی کافی"...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کافی بنانا شروع کر دی اور پھر ایک پیالی اس نے ٹائیگر کے سامنے رکھی جبکہ دوسری اپنے سامنے۔

" واہ ۔ واقعی تم بہت اچھی کافی بناتی ہو ۔ بڑے دنوں بعد اتنی اچھی کافی پینے کو ملی ہے"...... ٹائیگر نے باقاعدہ تعریف کرتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو تم اب یہ انداز اختیار کر کے مجھے بھگانا چاہتے ہو ۔ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے ایسے لوگوں سے شدید نفرت ہے جو اس طرح کی فضول خوشامدیں کرتے رہتے ہیں اور اسے اخلاقیات کا نام دیتے ہیں بہرحال چھوڑو ۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم واقعی ڈاگ جانسن کو جانتے ہو" ۔ روزی راسکل نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن نام کی حد تک ۔ کبھی اس سے ملاقات نہیں ہوئی ۔

لیکن اصل مسئلہ کیا ہے"....... ٹائیگر نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اسی بات کو معلوم کرنے کے لئے وہ اپنی طبیعت کے خلاف روزی راسکل کو ٹریٹ کر رہا تھا۔

"ایک آدمی ڈیوڈ کے ذریعے مجھ تک ایک غیر ملکی کرسٹن پہنچا ہے وہ سلوایا کی کسی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی کا آدمی ہے اور سلوایا کی حکومت نے اس معلومات فروخت کرنے والی تنظیم کو ٹاسک دیا ہے کہ وہ یہاں پاکیشیا میں ڈاگ جانسن کو ٹریس کر کے اس سے معلوم کرے کہ اس نے کس پارٹی کے کہنے پر سلوایا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کیا ہے۔ڈیوڈ نے کرسٹن کو بتایا کہ یہ کام میں کر سکتی ہوں چنانچہ وہ میرے کلب میں آگیا۔اس نے مجھے ایک لاکھ ڈالر اس کام کی آفر کی لیکن میں نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں پانچ لاکھ ڈالر لوں گی اور ایک ہفتے میں اسے یہ معاملہ ٹریس کر کے دوں گی۔اس نے تسلیم کر لیا اور مجھے اڑھائی لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک دے دیا۔باقی اڑھائی لاکھ ڈالر اس نے کام ہونے کے بعد دینے ہیں لیکن آج چار روز ہو چکے ہیں۔میں نے پوری انڈر ورلڈ چھان ماری ہے لیکن ڈاگ جانسن تک نہیں پہنچ سکی۔سب اس کا نام جانتے ہیں لیکن کوئی اس کی نشاندہی نہیں کر سکا۔پھر مجھے خیال آیا کہ تمہارا احمق استاد۔اوہ سوری۔میرا مطلب ہے کہ تمہارا استاد اکثر کہتا ہے کہ ٹائیگر انڈر ورلڈ میں کسی کو ٹریس کرنے کا ماہر ہے تو میں نے سوچا کہ تم سے مل لوں۔میں تمہیں ایک لاکھ ڈالر دے کر

تمہیں یہ ٹاسک دے سکوں تاکہ تمہاری مالی امداد بھی ہو جائے اور میرا کام بھی ہو جائے"....... روزی راسکل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے مالی امداد کی ضرورت نہیں ہے اور میرے خیال میں تمہیں بھی نہیں ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم یہ پانچ لاکھ ڈالر کسی فلاحی ادارے یا ہسپتال کو دے دو۔بہرحال تم فکر مت کرو۔ڈاگ جانسن کو تلاش کرنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔میں اسے چند گھنٹوں میں ٹریس کر لوں گا لیکن یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر شوائل کہاں رہا تھا اور کس لئے اسے ہلاک کیا گیا اور یہاں پاکیشیا میں کیا کرنا چاہتا تھا"....... ٹائیگر نے کہا۔

"عطیہ دینے والی بات پر بعد میں فیصلہ ہو گا۔فی الحال تو مسئلہ میری ساکھ کا ہے۔اگر میں ڈاگ جانسن کو ٹریس نہ کر سکی تو پھر مجھے خودکشی کرنا پڑے گی اور تمہارے دوسرے سوالوں کا جواب ہے کہ میں نے تو یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی کہ ڈاکٹر شوائل پاکیشیا میں کہاں رہا تھا کیونکہ مسئلہ تو ڈاگ جانسن کو ٹریس کرنے کا تھا۔ایک بار وہ ٹریس ہو جائے تو پھر میں اس کی روح سے بھی اگلوا لوں گی کہ اس نے کس پارٹی کے کہنے پر یہ کام کیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں یہ کام سرے سے لینے کے لئے ہی تیار نہ تھی کیونکہ میرے لئے یہ بظاہر میرے اسٹیٹس کا کام نہیں تھا لیکن میں نے اس لئے لے لیا کہ شاید اس طرح تمہیں یا تمہارے احمق استاد۔اور ہاں۔اب میں

سوری نہیں کروں گی بس اور تم بھی کوئی اعتراض نہ کرنا ورنہ تمہاری بتیسی تمہارے حلق میں بھی اتر سکتی ہے ۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ڈاکٹر شوائل سلوایا سے کسی خلائی میزائل کا فارمولا ساتھ لے آیا تھا اور وہ یہاں رہ کر یہ فارمولا شوگران کو فروخت کرنا چاہتا تھا"...... روزی راسکل نے ایک بار پھر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اس کی موت کے بعد اس فارمولے کا کیا ہوا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" وہ فارمولا گم ہے اسی لئے تو سلوایا والے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کس پارٹی نے ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کرایا ہے تاکہ اس پارٹی کے ذریعے وہ دوبارہ فارمولا حاصل کر سکیں"...... روزی راسکل نے کافی سپ کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم بے فکر رہو ۔ میں آج شام سے پہلے تمہیں فون کر کے ڈاگ جانسن اور فارمولے کے بارے میں بتا دوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیسے معلوم کرو گے ۔ میں نے تو ہر طرح کی چھان بین کر لی ہے"...... روزی راسکل نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" یہ میرا کام ہے ۔ تمہارا نہیں ۔ بے فکر رہو ۔ ہو جائے گا تمہارا کام ۔ اللہ حافظ "...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ٹھہرو ۔ رک جاؤ"...... عقب سے روزی راسکل نے چیختے ہوئے کہا تو لابی میں موجود تمام افراد چونک کر اس کی طرف حیرت بھرے انداز میں دیکھنے لگے ۔

" سوری ۔ وقت کم ہے اور مقابلہ سخت اس لئے رک نہیں سکتا"...... ٹائیگر نے مڑے بغیر کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ روزی راسکل پارکنگ تک پہنچتی ٹائیگر کی کار تیزی سے ہوٹل سے نکل کر آگے بڑھتی چلی گئی۔

یورپ کے ملک کانڈا کے دارالحکومت کانڈا کی ایک بلڈنگ کے نیچے تہہ خانے میں بنے ہوئے آفس میں میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک ادھیڑ عمر بارعب آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور قدرے لٹکا ہوا تھا۔ پیشانی سے لے کر آدھے سر تک بال اڑے ہوئے تھے البتہ سر کی دونوں سائیڈوں پر ہلکے ہلکے بال تھے۔ آنکھوں پر نفیس فریم کا نظر کا چشمہ تھا اور اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا میز پر کئی رنگوں کے فون سیٹ موجود تھے۔ یہ کانڈا کی سرکاری ایجنسی ریڈ اسٹار کا چیف گراہم تھا۔ گراہم طویل عرصے تک ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسیوں سے وابستہ رہا تھا اور پھر حکومت کانڈا کی خصوصی دعوت پر اس نے ریڈ اسٹار کا چیف بننے پر آمادگی ظاہر کر دی تھی اور اب یہ ایجنسی اس کی سربراہی میں بے حد شاندار کارنامے سرانجام دے رہی تھی۔ کانڈا یورپ کا ترقی یافتہ ملک ہونے کے ساتھ ساتھ

ہتھیار سازی میں بھی خاصا آگے تھا اور کانڈا کے محنتی سائنس دان نئی سے نئی ایجادات کرنے میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے اس لئے یورپ کے بیشتر ممالک کے ساتھ ساتھ دنیا کے بے شمار دوسرے ممالک بھی خفیہ طور پر کانڈا سے انتہائی جدید ہتھیار مع ٹیکنالوجی خریدتے رہتے تھے اور یہی وہ دولت تھی جس نے کانڈا کو انتہائی خوشحال ملک میں تبدیل کر دیا تھا۔ کانڈا میزائل سازی میں بھی خاصا ترقی یافتہ تھا اور کانڈا کی لیبارٹریوں میں جدید سے جدید ترین میزائل سازی پر مسلسل تحقیقی کام ہوتا رہتا تھا۔ کانڈا کا ہمسایہ ملک سلوایا گو کانڈا کی طرح خوشحال اور ترقی یافتہ نہ تھا لیکن اب وہ بھی تیزی سے سائنسی صنعت کاری میں آگے بڑھ رہا تھا اور سلوایا میں بھی سائنسی ہتھیاروں کی جدید ریسرچ پر مبنی لیبارٹریاں قائم ہو چکی تھیں لیکن مقابلے کے لحاظ سے سلوایا، کانڈا کا عشر عشیر بھی نہ تھا۔

گراہم اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گراہم نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... گراہم نے بھاری لہجے میں کہا۔

"سلوایا سے مارٹن بات کرنا چاہتا ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... گراہم نے تیز لہجے میں کہا۔

"مارٹن بول رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... گراہم نے کہا۔

"باس۔ چیف سیکرٹری سلوایا لارڈ بیکر نے اپنے ایک اسسٹنٹ چارلس کاسر کو پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے پاس بھجوایا ہے تاکہ سر سلطان سے کہہ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاکٹر شوائل کے فارمولے کے بارے میں حرکت میں لایا جا سکے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر کیا رزلٹ رہا"...... گراہم نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہ رپورٹ ملی ہے کہ سر سلطان نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے فری لانسر ایجنٹ عمران کو اپنے آفس میں کال کیا اور عمران نے ذاتی طور پر اس پر کام کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا اور سر بیکر نے اس پر انتہائی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ عمران دنیا کا تیز ترین ایجنٹ ہے"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی تیز ترین ایجنٹ ہے لیکن جو کام ہم نے کیا ہے وہ اس تک زندگی بھر نہ پہنچ سکے گا اس لئے بے فکر رہو"...... گراہم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے سیاہ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا۔ گراہم نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکب بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... گراہم نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"حکومت سلوایا نے جس ایجنٹ کی خدمات فارمولے کی بازیابی کے لئے حاصل کی تھیں اس کے بارے میں تم نے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی"...... گراہم نے کہا۔

"معلومات حاصل کرنے والی ایک ایجنسی ہے جس کا نام فائیو سٹار ہے۔ حکومت سلوایا نے فارمولے کو تلاش کرنے کے لئے اس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ انہوں نے پہلے تو پاکیشیا میں خود کوشش کی کہ اس پیشہ ور قاتل کو ٹریس کر لیں جس نے ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر کے اس سے فارمولا حاصل کیا تھا لیکن جب وہ ناکام رہے تو انہوں نے وہاں زیر زمین دنیا میں کام کرنے والی ایک عورت جسے روزی راسکل کہا جاتا ہے، کی خدمات حاصل کیں لیکن ابھی تک وہ بھی کچھ معلوم نہیں کر سکی اور نہ ہی معلوم کر سکے گی کیونکہ اس پیشہ ور قاتل ڈاگ جانسن کو جیکوئے حکومت کے آدمیوں نے ہلاک کر دیا ہے"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ حکومت سلوایا نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک خطرناک ایجنٹ عمران کی خدمات اس سلسلے میں حاصل کی ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"باس۔ میں جانتا ہوں عمران کو۔ عمران واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ صرف اس کام میں دلچسپی لیتا ہے جس میں پاکیشیا کا کوئی مفاد ہو جبکہ اس فارمولے میں پاکیشیا کا کوئی مفاد نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ کارنامہ حکومت جیکوئے کا تھا اور فارمولا بھی جیکوئے کے چیف سیکرٹری ولیم تک پہنچ گیا تھا جہاں سے ہمارے آدمیوں نے اسے اس انداز میں اڑا لیا کہ آج تک وہ یہ سمجھ ہی نہیں سکے کہ فارمولا کہاں گیا ہے اس لئے وہ خاموش ہو کر بیٹھ گئے اور اب عمران بھی اگر اس فارمولے کے پیچھے بھاگا تو زیادہ سے زیادہ جیکوئے کے چیف سیکرٹری تک پہنچ سکے گا اور بس۔ اسے کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولا کہاں گیا اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اب عمران سمیت دنیا کا کوئی آدمی فارمولے تک نہیں پہنچ سکتا"....... جیکب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں"....... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر واقعی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر وہ سامنے موجود فائل کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ایک نظر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔ یہ بھی ڈائریکٹ فون تھا لیکن اس کا رابطہ کانڈا کے اعلیٰ حکام سے تھا اس لئے اس فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے چونک کر اس کی طرف

دیکھا تھا۔ دوسری بار گھنٹی بجتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گراہم بول رہا ہوں"....... گراہم نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری سر شوابے سے بات کریں"....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"....... گراہم نے کہا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ یہ سر شوابے تھے۔ کانڈا کے سیکرٹری ڈیفنس جن کے تحت تمام ایسی سائنسی لیبارٹریاں تھیں جو دفاعی ہتھیاروں پر کام کرتی تھیں اور تمام ایسی ایجنسیاں جو ڈیفنس ہتھیاروں کے سلسلے میں مسلسل ورک کرتی رہتی تھیں جن میں ریڈ اسٹار بھی شامل تھی جس کا چیف گراہم تھا۔

"یس سر۔ میں گراہم بول رہا ہوں چیف آف ریڈ اسٹار"۔ گراہم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر گراہم۔ جو فارمولا ڈاکٹر شوائل کے ذریعے آپ کی ایجنسی نے حاصل کیا ہے اس کے بارے میں رپورٹ ملی ہے کہ وہ اصل نہیں ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو گراہم بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اصل نہیں ہے۔ کیا مطلب سر۔ میں سمجھا نہیں"....... گراہم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہے تو خلائی میزائل کا فارمولا لیکن وہ عام سے خلائی میزائل کا فارمولا ہے ۔ اس خلائی میزائل کا فارمولا تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ جو تقریباً تمام سپر پاورز کے پاس ہے جبکہ ڈاکٹر شوائل جس فارمولے پر کام کر رہا تھا وہ ایک مخصوص خلائی میزائل کا تھا جو خلاء میں جا کر جس خلائی سیارے کو ٹارگٹ بنانا مقصود ہو اس کے مدار میں رہ کر اس کا باقاعدہ پیچھا کرتا تھا اور پھر اسے ہٹ کر کے ہی چھوڑتا تھا اس لئے اسے سیٹلائٹ کلر میزائل کا نام دیا گیا تھا ۔ وہ فارمولا وہ شوگران کو فروخت کرنا چاہتا تھا اور وہی فارمولا ہمیں چاہئے تھا"....... سر شوابے نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن سر ۔ ڈاکٹر شوائل کے پاس تو یہی فارمولا تھا جو اسے ہلاک کر کے اس سے حاصل کیا گیا تھا"....... گراہم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے آدمیوں نے براہ راست ڈاکٹر شوائل سے فارمولا حاصل کیا تھا"....... سر شوابے نے کہا۔

"نہیں سر ۔ ہمارے آدمی براہ راست اگر پاکیشیا میں کارروائی کرتے تو شوگران کو اس کا علم ہو جاتا کہ فارمولا کون لے گیا ہے اس لئے وہ لازماً یہاں آکر جوابی کارروائی کرتے جس سے بچنے کے لئے ہم نے باقاعدہ ایک ڈرامہ کھیلا ہے کہ حکومت جیکوئے کو اس فارمولے کے بارے میں خفیہ اطلاع دے دی ۔ آپ تو جانتے ہیں کہ حکومت جیکوئے بھی ایسے میزائلوں میں دلچسپی لیتی ہے ۔ چنانچہ

ہماری طرف سے خفیہ اطلاع پر حکومت جیکوئے نے فارمولا حاصل کرنے کے لئے کارروائی شروع کر دی جسے ہم ساتھ ساتھ چیک کرتے رہے ۔ جیکوائے ایجنٹوں نے پاکیشیا کے ایک خفیہ پیشہ ور قاتل کی خدمات حاصل کیں اور اس پیشہ ور قاتل جسے ڈاگ جانسن کہا جاتا تھا، کے ذریعے ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کرا کر اس سے فارمولا حاصل کر لیا اور پھر جیکوئے حکومت کے ایجنٹوں نے اس پیشہ ور قاتل کو خاموشی سے ہلاک کر دیا اور اس کی لاش بھی غائب کر دی اور فارمولا جیکوئے کے چیف سیکرٹری کے پاس پہنچ گیا جہاں سے ہمارے ایجنٹوں نے خفیہ طور پر اسے حاصل کر کے مجھ تک پہنچا دیا ہے اور میں نے یہ فارمولا آپ تک پہنچا دیا ۔ جیکوئے حکومت اور چیف سیکرٹری نے کافی کوشش کی ہے کہ معلوم کر سکیں کہ فارمولا کہاں گیا لیکن انہیں آج تک معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ فارمولا ہم نے حاصل کیا ہے ۔ چنانچہ وہ رو پیٹ کر خاموش ہو کر بیٹھ گئے جبکہ سلوایا حکومت کا یہ اصل فارمولا تھا ۔ وہ اسے ٹریس کرنے کی کوشش کر رہی ہے ۔ اس نے ایک معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی فائیو سٹار کی خدمات حاصل کی ہیں اور اس فائیو سٹار ایجنسی نے اس پیشہ ور قاتل ڈاگ جانسن کو ٹریس کرنے کی اپنے طور پر کوششیں کیں لیکن جب وہ اسے ٹریس نہ کر سکے تو انہوں نے پاکیشیا میں زیر زمین کام کرنے والی ایک عورت روزی راسکل کی خدمات بھاری معاوضہ پر حاصل کی ہیں لیکن وہ بھی باوجود کوشش

کے اب تک اسے ٹریس نہیں کر سکی اور نہ کبھی کر سکے گی ۔ شاید حکومت سلوایا کو بھی اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں اس انداز میں کامیاب نہ ہو سکیں گے ۔ انہوں نے اپنے چیف سیکرٹری کے ذریعے کوشش کی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لائیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مفادات کے مشن پر ہی کام کرتی ہے ۔ دوسرے ممالک کے لئے کام نہیں کرتی البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک خطرناک فری لانسر ایجنٹ عمران نے اس کی حامی بھر لی ہے لیکن وہ بھی اول تو کامیاب نہیں ہو سکتا اور اگر ہو بھی جائے تب بھی وہ زیادہ سے زیادہ جیکوئے کے چیف سیکرٹری تک پہنچ سکے گا ۔ اس کے بعد آگے بڑھنے کے لئے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں رہے گا اور وہ بھی لامحالہ خاموش ہو کر بیٹھ جائے گا"...... گراہم نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر شوائل سے لے کر جیکوئے کے چیف سیکرٹری تک کہیں نہ کہیں گھپلا ہوا ہے اور فارمولا بدل دیا گیا ہے"...... سر شوابے نے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہوتا تو سر ہمارے ایجنٹوں کو لامحالہ معلوم ہو جاتا وہ تو ہر قدم پر مکمل نگرانی کرتے رہے ہیں"...... گراہم نے جواب دیا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ اصل فارمولا کہاں ہے یا تو پھر تم نے اسے بدلا

ہے یا میں نے ۔ بولو ۔ جواب دو"...... سر شوابے نے اس بار خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر ۔ میرا یہ مطلب نہ تھا"...... گراہم نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فوراً معلوم کراؤ کہ اصل فارمولا کہاں ہے اور کس کے پاس ہے ۔ پھر اس سے فارمولا حاصل کرنے پر کام کرو ۔ ہمیں ہر حالت میں وہ فارمولا چاہئے"...... سر شوابے نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ لیکن سر ۔ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ یہ فارمولا اصل ہے اور یہ نہیں ہے کیونکہ ہمارے آدمی سائنس دان تو نہیں ہیں"۔ گراہم نے کہا۔

"پہلے آپ کو اس سلسلے میں کیا بریف کیا گیا تھا"...... سر شوابے نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سر ۔ پہلے ہمیں بتایا گیا تھا کہ فارمولا ایک سرخ رنگ کی ڈبیہ میں بند مائیکرو فلم میں ہے اور یہ سرخ ڈبیہ پاکیشیا سے جیکوئے پہنچی اور پھر وہاں سے ہم نے حاصل کر لی اور آپ تک پہنچا دی گئی ۔ اسے اندر سے تو صرف متعلقہ سائنس دان ہی چیک کر سکتے ہیں"۔ گراہم نے کہا۔

"ہاں ۔ تمہاری یہ بات درست ہے ۔ میں متعلقہ سائنس دانوں سے معلوم کر کے پھر تمہیں کال کروں گا لیکن تم اپنے ایجنٹوں کو فوری حرکت میں لے آؤ تاکہ یہ تو معلوم ہو سکے کہ اصل فارمولا

کہاں گیا ہے"...... سر شوابے نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی اس پر کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی اسے ٹریس کر لیں گے"...... گراہم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ یہ بات تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ فارمولا نقلی بھی ہو سکتا ہے لیکن بہرحال ایسا ہوا تھا اور اسے اب ہر قیمت پر اصل فارمولا حاصل کرنا تھا اس لئے وہ بیٹھا کارروائی کے سلسلے میں سوچتا رہا کہ کام کہاں سے شروع کیا جائے لیکن جب کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اس نے سر جھٹک کر سوچنا ہی چھوڑ دیا اور اٹھ کر آفس کی سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا جہاں ریک میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں تاکہ شراب پینے کے ساتھ ساتھ وہ سوچتا بھی رہے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب روایت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے تو اب دانش منزل کا رخ کرنا ہی چھوڑ دیا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کروں۔ یہاں آنے میں پٹرول خرچ ہوتا ہے اور پٹرول کا بھاؤ تو اب سونے سے بھی زیادہ ہوتا جا رہا ہے اور جب تم مشن مکمل کرنے کے باوجود اونٹ کے منہ میں زیرے جیسی مالیت کا چیک دیتے ہو تو بغیر کسی کیس کے تم نے کیا دینا ہے۔ یہی غنیمت ہے کہ سلام کا جواب تو دے دیتے ہو ورنہ بزرگ کہتے ہیں کہ مفلسی میں تو لوگ اس خوف سے سلام کا جواب بھی نہیں دیتے کہ کہیں سلام

کرنے والا ہاتھ آگے نہ کر دے"....... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"تو کیا فلیٹ میں بیٹھے بیٹھے آپ پر دولت کی بارش ہوتی رہتی ہے جو آپ وہاں بیٹھے رہتے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ میں وہاں بیٹھ کر کتابیں پڑھتا ہوں، رسالے پڑھتا ہوں، علم حاصل کرتا ہوں اور علم ایسی دولت ہے جو دنیاوی دولت سے لاکھوں درجے بہتر ہے۔وہ کیا کہا جاتا ہے کہ علم ایسی دولت ہے جو خرچ کرنے سے بڑھتی ہے جبکہ دنیاوی دولت خرچ کرنے سے ختم ہوتی ہے اور دوسری بات یہ کہ دنیاوی دولت کو چوری کیا جا سکتا ہے جبکہ علم کی دولت چوری نہیں کی جا سکتی اور یہ باتیں تو بزرگوں کی ہیں میری اپنی تیسری بات یہ ہے کہ دنیاوی دولت پر ٹیکس دینا پڑتا ہے جبکہ علم کی دولت پر کوئی ٹیکس نہیں ہے"....... عمران نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"بلکہ الٹا زکواۃ فنڈ سے رقم مل جاتی ہے"....... بلیک زیرو نے بے ساختہ کہا تو عمران اس کے خوبصورت فقرے پر خلاف معمول بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک زیرو کا مطلب ہے کہ دنیاوی دولت نہ ہونے اور علم کی دولت ضرورت سے زیادہ ہونے پر انسان کی ظاہری حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اسے مستحق سمجھتے ہوئے زکواۃ فنڈ سے امداد دی جا سکتی ہے۔

"آپ کو چائے مل سکتی ہے بغیر کسی مشن کو مکمل کئے بھی"۔

بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔چونکہ عمران کے پاس ان کا خصوصی فون نمبر تھا اس لئے ان سے براہ راست اور فوری رابطہ ہو جاتا تھا۔

"حقیر فقیر بلاتقصیر۔ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بدہان خود اور بزبان خود بول رہا ہوں"۔ عمران نے سرداور کی آواز سنتے ہی اپنی مخصوص بھیرویں الاپنی شروع کر دی۔

"پہلے تو تم پر تقصیر کہا کرتے تھے آج بلاتقصیر کہہ رہے ہو۔یہ تبدیلی کیسے واقع ہوئی ہے"....... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمارے ایک بڑے شاعر نے کہا ہے کہ مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آسان ہو گئیں۔اس طرح تقصیریں اتنی بڑھیں کہ بلاتقصیر کی حالت ہو گئی"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ ہوا کہ تم تقصیروں کے اتنے عادی ہو گئے ہو کہ اب وہ تمہیں محسوس ہی نہیں ہوتیں"....... سرداور نے کہا تو عمران ان کی اس تشریح پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے واقعی اس بڑے شاعر کے شعر کی صحیح تشریح کی ہے"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے تمہیں یہ تشریح پسند آگئی ہے ۔ اب بولو ۔ میری کیا تقصیر ہے کہ تم نے فون کیا ہے"...... سرداور نے بڑے خوبصورت انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"لگتا ہے آج آپ نے ذہن سے ساری سائنسی ڈگریاں نکال دی ہیں اس لئے بڑے ایزی موڈ میں ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ذہن تو سر میں ہوتا ہے اور اگر سر ہوتا تو حکومت کیوں سر عنایت کرتی ۔ تمہاری طرح ایک ہی کافی ہوتا"...... سرداور نے بڑے خوشگوار موڈ میں کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"واہ ۔ آج تو آپ خصوصی موڈ میں ہیں ۔ ایسے خوبصورت اور برجستہ جملے سن کر میرا تو جی چاہتا ہے کہ آپ کو کسی اچھے سے ہوٹل میں دعوت دوں لیکن کیا کروں ہوٹل والوں نے کھانوں کی قیمتیں اس قدر بڑھا دی ہیں کہ سوپ پیتے ہوئے یوں لگتا ہے جیسے آدمی اپنا خون پی رہا ہو ۔ جس ڈش کے آگے دیکھو چار ہندسوں میں رقم لکھی ہوتی ہے جبکہ اپنا تو یہ حال ہے کہ چار ہندسے تو ایک طرف دو ہندسے اکٹھے دیکھنے میں نہیں آتے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"تم نے جو کھانا ہو کھا لیا کرو ۔ بل مجھے بھجوا دیا کرو"۔ سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور آپ نے بل کے جواب میں کوئی خطرناک گیس، کوئی سائنسی فارمولا بھجوا دینا ہے کیونکہ بڑے شاعر نے یہ بھی کہا ہے کہ عاشق کا اثاثہ صرف چند تصویر بتاں ہی ہو سکتی ہیں ۔ نتیجہ یہ کہ ہوٹل والے میرے پیچھے لٹھ لے کر دوڑتے نظر آئیں گے"...... عمران بھلا کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا اور اس بار سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال اب بتا دو اصل بات کیونکہ ابھی تک میں واقعی اتنا فارغ نہیں ہوا جتنا تم سمجھ رہے ہو"...... سرداور نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یعنی کچھ نہ کچھ بہرحال آپ فارغ ضرور ہیں ۔ یہ بھی غنیمت ہے ۔ دراصل میں نے ایک اہم بات پوچھنی تھی ۔ سر سلطان کے پاس یورپ کے ملک سلوایا کا ایک نمائندہ آیا ہے ۔ اس نمائندے کے مطابق سلوایا کا ایک سائنس دان ڈاکٹر شوائل خلائی میزائل کا فارمولا وہاں سے چوری کر کے یہاں لایا ۔ یہاں بظاہر وہ سیر و سیاحت کے لئے آیا تھا ۔ سلوایا سفارت خانے نے بھی یہاں اس کے لئے تمام انتظامات کئے اور وہ ہوٹل میں رہنے کی بجائے یہاں کسی پرائیویٹ رہائش گاہ میں ملازموں سمیت رہا ۔ کہا جاتا ہے کہ وہ یہاں پاکیشیا میں بیٹھ کر شوگران کی حکومت سے اس میزائل فارمولے کا سودا کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اچانک ایک رات ڈاکٹر شوائل اور ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا اور وہ فارمولا غائب ہو گیا ۔ اب حکومت سلوایا چاہتی تھی کہ یہ فارمولا واپس حاصل کرے ۔ انہوں نے یہاں اپنے طور پر

کام کیا لیکن جب انہیں ناکامی ہوئی تو انہوں نے سر سلطان کے ذریعے یہ کوشش کی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لایا جائے لیکن سر سلطان چونکہ خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں اس لئے انہیں معلوم ہے کہ چیف ایسے معاملات میں دلچسپی نہیں لیتا اس لئے سر سلطان نے مجھے کال کر کے حکم دیا ہے کہ میں اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کروں اور سر سلطان بھی آپ کی طرح میرے محسن ہیں اس لئے میں ان کا حکم ٹال نہیں سکتا اور میں نے ذاتی طور پر اس کیس کے بارے میں اس حد تک حامی بھر لی کہ ڈاکٹر شوائل کی ہلاکت کے پس پردہ کام کرنے والے مجرموں کو ٹریس کر کے یہ معلوم ہو سکے کہ فارمولا کہاں پہنچ چکا ہے۔ اس کے بعد کا کام ظاہر ہے حکومت سلوایا کا اپنا ہو گا۔ یہ تو تھا پس منظر۔ اب آئیے اس بات پر کہ میں نے آپ کو کیوں کال کیا ہے۔ تو دو باتیں آپ سے پوچھنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا پاکیشیا میزائل فیلڈ میں کام کر رہا ہے یا نہیں اور دوسری بات یہ کہ کیا واقعی شوگران ڈاکٹر شوائل سے فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا اور کیا اس نے اسے حاصل کر لیا ہے یا نہیں"...... عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ کیونکہ ڈاکٹر شوائل میرا بہت اچھا دوست رہا ہے اور وہ خاصا قابل اور ذہین سائنس دان تھا۔ جب وہ سیر و سیاحت کے لئے پاکیشیا آیا تھا تو اس نے فون پر مجھ سے رابطہ کیا تھا اور پھر ہماری ملاقات ایک ہوٹل میں

ہوئی۔ وہاں ہم نے کئی گھنٹے اکٹھے گزارے۔ البتہ ڈاکٹر شوائل نے مجھے اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی کہ وہ کوئی فارمولا ساتھ لے آیا ہے اور وہ اسے شوگران کو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات تو میں تمہاری زبان سے سن رہا ہوں"...... سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے سرداور کہ وہ یہ فارمولا اپنے ملک سے چوری کر کے لایا تھا اس لئے وہ آپ کو کیسے بتا سکتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے یہ دو بڑے سائنس دانوں کی ملاقات تھی اس لئے کام کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی بات تو ہوئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر شوائل نے البتہ یہ بات کی تھی کہ وہ سلوایا میں ٹارگٹ ہٹ میزائل فارمولے پر کام کر رہا ہے۔ یہ ایسا میزائل ہو گا جو مدار میں جا کر اپنے ٹارگٹ کو ٹریس کر کے ہٹ کرے گا جبکہ اب تک جو میزائل ایجاد ہوئے ہیں وہ صرف مدار میں جا کر خلائی سیارے کو اس صورت میں ہٹ کر سکتے ہیں جبکہ وہ ان کے نشانے پر موجود ہوں۔ اگر معمولی سا فرق بھی پڑ جائے تو ٹارگٹ ہٹ نہیں ہو سکتا اور میزائل خلاء میں خود بخود تباہ ہو کر بکھر جاتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ یہی فارمولا لے کر یہاں آئے تھے۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ عام میزائل تو آج کل ہر سپر پاور کے پاس موجود ہیں۔ یہ ایسا کوئی فارمولا ہو گا جس میں شوگران جیسی سپر

پاور بھی اس انداز میں دلچسپی لے سکتی ہے ۔ آپ کے شوگران سائنس دانوں سے قریبی تعلقات ہیں ۔ کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ انہوں نے کوئی فارمولا خریدا ہے یا نہیں اور اگر نہیں خریدا تو کیا اس سلسلے میں ان کا ڈاکٹر شوائل سے کوئی رابطہ بھی ہوا تھا یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ شوگران میں میزائل لیبارٹریوں کے انچارج ڈاکٹر لائی جو میرے دوست ہیں ۔ میں ان سے پوچھ لیتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ سے غلط بیانی نہیں کریں گے"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر لگ جائے گی آپ کو رابطہ کرنے میں"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۔ میں نے فون پر ہی تو بات کرنی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں ایک گھنٹے بعد آپ کو دوبارہ فون کروں گا ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے رکھی ہوئی چائے کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگا لی کیونکہ اس کے فون کرنے کے دوران بلیک زیرو نے چائے کی پیالی لا کر اس کے سامنے رکھ دی تھی اور دوسری پیالی لئے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"عمران صاحب ۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"آج کل سیکرٹ سروس کو کوئی کیس ملنے کی بجائے مجھے ذاتی طور پر کام مل رہا ہے لیکن ایسے کام جن میں کوئی چیک نہیں مل سکتا تمہیں یاد ہے وہ بلائینڈ مشن ۔ اس میں مجھے ذاتی حیثیت سے کام کرنا پڑا تھا اور حاصل وصول کچھ بھی نہیں ہوا ۔ اب ایک اور کام سامنے آیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سرسلطان کی کال پر ان کے آفس جانے اور وہاں ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"تو آپ انکار کر دیتے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا وہ مسکرا اس لئے رہا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ عمران کم از کم سرسلطان کو انکار نہیں کر سکتا۔

"سرسلطان بڑے تجربہ کار گرگ باراں دیدہ ٹائپ کے بیورو کریٹ ہیں ۔ انہیں معلوم تھا کہ میں نے انکار کر دینا ہے اس لئے انہوں نے گفتگو ہی ایسی کی کہ مجھے مجبوراً ان کی دوستی، ان کا بھرم اور ان کے وعدے کی لاج رکھنا پڑ گئی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"سرسلطان کو اب آپ سے کام لینے کا طریقہ آ گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ نے اس ڈاکٹر شوائل کے قتل کو کوئی اہمیت نہیں دی ۔ اس کی وجہ ، جبکہ اسے یقیناً اس فارمولے کے لئے ہی قتل کیا گیا ہو گا"...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔اس کے علاوہ اس کے قتل کی اور کوئی وجہ بھی نہیں بنتی مجھے ٹائیگر کو کال کرنا ہوگا"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس باس ۔میں ٹائیگر بول رہا ہوں ۔اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی ۔

"ٹائیگر ۔یہاں ایک یورپی سائنس دان ڈاکٹر شوائل قتل کیا گیا ہے ۔ تم نے اس کے قاتل کو تلاش کرنا ہے ۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ میں اسے تلاش کر رہا ہوں ۔اس قاتل کا نام ڈاگ جانسن ہے لیکن اب تک وہ مجھے نہیں مل سکا ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"تم اس کیس پر کیوں کام کر رہے ہو ۔اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے روزی راسکل کے اس کے کمرے میں آنے سے لے کر لابی میں ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی ۔

"روزی راسکل کو یہ ٹاسک کس نے دیا ہے ۔اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"بقول اس کے کوئی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی ہے ۔

ماسٹر کلب کے ڈیوڈ نے اس ایجنسی سے روزی راسکل کی سفارش کی تھی اور اس ایجنسی کا آدمی کرسٹن روزی راسکل سے اس کے کلب کے آفس میں جا کر ملا ۔روزی راسکل نے اس سے اڑھائی لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک ایڈوانس وصول کیا اور ایک ہفتے کا وعدہ کیا لیکن جب چار روز تک وہ اسے تلاش نہ کر سکی تو وہ میرے پاس آئی اور مجھے اس کی تلاش کے سلسلے میں ایک لاکھ ڈالر دینے کے لئے تیار تھی لیکن میں نے رقم لینے سے انکار کر دیا ۔البتہ سائنس دان کے قتل کی وجہ سے میں ازخود اس میں دلچسپی لینے پر تیار ہو گیا تھا ۔اب بھی میرا خیال ہے کہ اس قتل کے پیچھے کوئی غیر ملکی سازش کام کر رہی ہے ۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا رزلٹ رہا تمہاری کوشش کا ۔اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ڈاگ جانسن کے تمام ممکنہ ٹھکانے میں چیک کر چکا ہوں باس لیکن وہ کہیں بھی نہیں مل رہا ۔اب میں اس کے ایک ایسے دوست کے پاس جا رہا ہوں جسے اس کے بارے میں ہر صورت معلوم ہو گا ۔ وہ مضافاتی کالونی میں واقع ایک کلب کا سپروائزر ہے اور خود بھی کسی زمانے میں خاصا معروف بدمعاش رہا ہے ۔اس کا نام کارلیف ہے ۔اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا وہ آسانی سے بتا دے گا ۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس ۔اس کے حلق سے اصل بات اگلوانا پڑے گی ۔

اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو تم اب روزی راسکل کے لئے لڑائی بھڑائی کرنے تک بھی پہنچ گئے ہو۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ روزی راسکل کی میری نظروں میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ میں تو یہ سب کچھ آپ کے لئے کر رہا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔اب یہ کام روزی راسکل کے ساتھ ساتھ میرا بھی ہو گیا ہے۔ سلوایا حکومت نے سرسلطان سے رابطہ کیا ہے کہ وہ اس سائنس دان کے قاتل اور اس کے پیچھے موجود کسی تنظیم کا پتہ چاہتے ہیں کیونکہ ڈاکٹر شوائل کے پاس ایک انتہائی اہم فارمولا تھا اور وہ فارمولا واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نہیں بنتا اس لئے سرسلطان کے حکم پر میں اسے ذاتی طور پر ڈیل کر رہا ہوں۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں تو پہلے ہی اس پر اس لئے کام کر رہا تھا۔ میں آپ کو جلد ہی کال کر کے رپورٹ دوں گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر عمران اور بلیک زیرو کے درمیان اس کیس کے سلسلے میں باتیں ہوتی رہیں۔جب ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران نے ایک بار پھر سرداور کو فون کیا۔

"کچھ معلوم ہوا سرداور"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ڈاکٹر لائی چو سے بات ہوئی ہے۔انہوں نے بتایا ہے کہ حکومت شوگران نے حکومت سلوایا سے اس میزائل ٹیکنالوجی کے سلسلے میں بات کی تھی۔انہوں نے اس سلسلے میں آمادگی کا اظہار کیا لیکن اس سلسلے میں انہوں نے ایک معاہدے کا مطالبہ کیا کہ حکومت شوگران اس میزائل کی ٹیکنالوجی کو صرف اپنے ملک تک محدود رکھے گی اور کسی ملک کو حتیٰ کہ پاکیشیا کو بھی ٹرانسفر نہیں کرے گی جبکہ حکومت سلوایا پر اس سلسلے میں کوئی پابندی نہیں ہو گی۔ابھی اس معاہدے پر ان کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر لائی چو کا ڈاکٹر شوائل سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا اور نہ ہی انہیں معلوم تھا کہ ڈاکٹر شوائل ان دنوں پاکیشیا میں ہیں۔ ویسے اس معاہدے سے پہلے ڈاکٹر لائی چو سلوایا کا دورہ کر چکے ہیں اور انہیں ڈاکٹر شوائل سے بھی وہاں اس میزائل کی ٹیکنالوجی کے بارے میں خصوصی بریفنگ ملی تھی۔جب میں نے انہیں بتایا کہ حکومت سلوایا کا خیال ہے کہ ڈاکٹر شوائل فارمولا چرا کر پاکیشیا پہنچے تھے اور وہ یہاں بیٹھ کر شوگران سے اس کی فروخت کا سودا کرنا چاہتے تھے تو ڈاکٹر لائی چو نے جواب دیا کہ ایسا ناممکن ہے کیونکہ جب حکومت شوگران کو سرکاری طور پر ٹیکنالوجی مل رہی تھی تو وہ اسے چوری کے فارمولے کی حیثیت سے کیوں خریدتے اور کسی پرائیویٹ سائنس دان کے لئے یہ بے کار ہو گا"...... سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔

"پھر ڈاکٹر شوائل کسے یہ فارمولا فروخت کر رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ یہ تو تم نے معلوم کرنا ہے"۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

ٹائیگر کی کار تیزی سے مضافاتی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈاگ جانسن گو اپنی طرف سے خفیہ رہنے کا عادی تھا۔ وہ بہت کم لوگوں سے ملتا تھا لیکن ٹائیگر اسے ذاتی طور پر جانتا تھا۔ اس کے نزدیک وہ نفسیاتی مریض اور تشدد پسند آدمی تھا۔ البتہ اس کی شہرت بہت تھی اور وہ بھی سوائے بڑی پارٹیوں کے عام طور پر کام نہ کرتا تھا۔ اس کی رہائش ایک ہوٹل میں تھی۔ وہاں وہ ہنری کے نام سے رہتا تھا۔ عام طور پر اسے ہنری کے نام سے ہی لوگ پہچانتے تھے جبکہ اس کا اصل نام ہنری جانسن تھا۔ البتہ جب وہ کسی کو ہلاک کرتا تو اس کے سینے پر ایک کارڈ ضرور رکھ دیتا تھا جس پر ڈاگ جانسن کا نام لکھا ہوا ہوتا تھا اس لئے بطور قاتل وہ ڈاگ جانسن کے نام سے ہی معروف تھا۔ ٹائیگر نے روزی راسکل سے اس لئے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ ایک گھنٹے میں اسے ٹریس کر کے اطلاع دے دے گا لیکن ٹائیگر نے

ہنری کے تمام ممکنہ ٹھکانوں حتیٰ کہ اس کے رہائشی گھر کو چیک کر لیا تھا لیکن وہ کہیں بھی موجود نہ تھا اور پھر اسے خیال آیا کہ ڈاگ جانسن کے لئے بکنگ تو کارلیف کرتا ہے۔ اس لئے اگر ڈاگ جانسن نہ مل سکے تو وہ کارلیف کے منہ سے یہ بات اگلوا سکتا ہے کہ ڈاگ جانسن کو کس پارٹی نے ہائر کیا تھا کیونکہ لازماً یہ بکنگ بھی کارلیف نے ہی کی ہو گی۔ کارلیف سے بھی ٹائیگر واقف تھا۔ یہ شخص انتہائی مشتعل مزاج اور خاصا ماہر لڑاکا تھا لیکن اس کے باوجود ٹائیگر کو یقین تھا کہ وہ اس سے اصل بات اگلوا لے گا اور پھر وہ جب کار میں بیٹھ کر اس مضافاتی علاقے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا تو اسے عمران کی ٹرانسمیٹر کال ملی اور اب یہ معاملہ پہلے سے زیادہ سیرئیس ہو گیا تھا کیونکہ اب بات صرف روزی راسکل تک محدود نہ رہ گئی تھی بلکہ یہ کام اب عمران کا ہو گیا تھا اس لئے ٹائیگر کار دوڑائے مضافاتی علاقے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ٹائیگر اس مضافاتی علاقے میں پہنچ گیا۔ یہ خاصا وسیع علاقہ تھا اور یہاں چار بڑی بڑی کالونیوں کے علاوہ مارکیٹیں اور کلب بھی تھے۔ یہ علاقہ چونکہ مین شہر سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے یہاں لوگ مخصوص مقاصد کے لئے آتے تھے تاکہ عام لوگوں کو ان کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں ہر وہ کام آزادی سے ہوتا تھا جو مین شہر میں نہ کیا جا سکتا تھا۔ ٹائیگر کی کار ایک کلب کے کمپاؤنڈ میں مڑی۔ کلب کا نام گولڈن کلب تھا۔ پارکنگ میں بہت کم تعداد

میں کاریں موجود تھیں کیونکہ یہاں رش رات کے وقت ہی پڑتا تھا۔ ٹائیگر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مین گیٹ پر کوئی دربان موجود نہ تھا۔ ٹائیگر چونکہ پہلے بھی کئی بار یہاں آ چکا تھا اس لئے اسے یہاں کے اندرونی ماحول کے بارے میں بخوبی علم تھا۔ ویسے اس کلب کا مالک اور جنرل مینجر رالف بھی اس کا خاصا دوست تھا اور پہلے بھی رالف سے ملنے وہ یہاں آیا کرتا تھا لیکن آج اسے رالف سے نہیں ملنا تھا اور ویسے بھی اس وقت رالف مل ہی نہ سکتا تھا کیونکہ وہ بھی شام کو ہی دفتر آتا تھا اور پھر رات گئے اس کی واپسی ہوتی تھی۔ آج ٹائیگر نے کارلیف سے ملنا تھا جو یہاں کلب میں سپروائزر تھا اور ٹائیگر کی معلومات کے مطابق وہ کلب میں ہی رہائش پذیر تھا۔ مین گیٹ کھول کر ٹائیگر اندر داخل ہوا تو ہال میں چند افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جہاں دو لڑکیاں موجود تھیں ٹائیگر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... ایک لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور مجھے سپروائزر کارلیف سے ملنا ہے"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں سر۔ آپ پہلے بھی جنرل مینجر صاحب سے ملنے آ چکے ہیں۔ کارلیف تو چھٹی پر ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

" چھٹی پر ہے"...... ٹائیگر نے ایسے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے کارلیف کا چھٹی پر جانا اس کے خیال کے مطابق ناممکن ہو۔

" یس سر۔ وہ دو روز سے چھٹی پر ہے اور اس کی واپسی بھی دو روز بعد ہو گی۔ وہ اپنے ایک دوست سے ملنے سرحدی گاؤں راج کوٹ گیا ہوا ہے"...... لڑکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا وہ یہ ساری تفصیل تمہیں بتا کر گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

" یس سر۔ وہ میرا بھی اچھا دوست ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

" وہاں کا کوئی فون نمبر"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" سر۔ وہ کافرستانی سرحد پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں فون کہاں سے ہو سکتا ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

" اس دوست کا کیا نام ہے جس کے پاس وہ گیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" اس کا نام ماجھو ہے۔ وہ بہت بڑا اسمگلر ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

" اوکے۔ میں دو روز بعد آجاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر اس سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو سرحد کی طرف

جاتی تھی۔ وہ راج کوٹ گاؤں کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ یہ گاؤں اسمگلروں کا گڑھ تھا اور ٹائیگر پہلے بھی کئی بار وہاں جا چکا تھا۔ وہاں اس کا ایک دوست اسلم بھی رہتا تھا۔ اسلم اسلحے کا خاصا معروف اسمگلر تھا اور اس کا وہاں باقاعدہ ڈیرہ تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اگر وہ تیز رفتاری سے سفر کرے تو وہ دو گھنٹے کے اندر اندر راج کوٹ پہنچ سکتا ہے اس لئے کاؤنٹر گرل کو اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ دو روز بعد آئے گا تاکہ لڑکی کارلیف کو اس کے بارے میں اطلاع نہ دے۔ اسے معلوم تھا کہ راج کوٹ میں فون لائنز موجود تھیں اور اس کے دوست اسلم کے ڈیرے پر فون موجود تھا لیکن اس نے دانستہ لڑکی کی بات کی تردید نہ کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسلم اس ماجھو کو بھی اچھی طرح جانتا ہو گا اور پھر دو گھنٹے کی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ سرحدی گاؤں راج کوٹ پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اسلم کے ڈیرے پر موجود تھا۔ اسلم اور وہ دونوں ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں کے سامنے ہاٹ کافی کے برتن موجود تھے۔

" آج تمہاری آمد اچانک ہوئی ہے ٹائیگر۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... دراز قد اسلم نے ہاٹ کافی کی پیالی ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" یہاں کوئی ماجھو بھی ہے"...... ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" ہاں ہے۔ منشیات کا اسمگلر ہے۔ کیوں"...... اسلم نے چونک

کر کہا۔

" اس کے پاس دارالحکومت سے اس کا دوست گولڈن نائٹ کلب کا سپروائزر کارلیف آیا ہوا ہے۔ میں نے اس سے ملنا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو اسلم بے اختیار چونک پڑا۔

" کارلیف کو بھی میں جانتا ہوں۔ وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا ہے۔ وہ بھی منشیات کے نیٹ ورک میں ملوث ہے۔ لیکن مسئلہ کیا ہے۔ اصل بات بتاؤ"...... اسلم نے کہا تو ٹائیگر نے اسے ڈاگ جانسن کے بارے میں بتا دیا۔

" مجھے تو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ لیکن کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں کارلیف کو یہاں بلا لاؤں "...... اسلم نے کہا۔

" نہیں ۔ مجھے اس پر سختی کرنا پڑے گی اور میں نہیں چاہتا کہ تمہارا نام درمیان میں آئے اس لئے تم بس مجھے اس ماجھو کے ڈیرے کے بارے میں بتا دو۔ باقی کام میں خود کر لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں وہاں اکیلا جانے دوں ۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا"...... اسلم نے کہا۔

" اس کے ڈیرے پر کتنے افراد ہوں گے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" دس بارہ تو ہر وقت موجود رہتے ہیں ۔ اس وقت نجانے کتنے ہوں"...... اسلم نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ تمہارا کام صرف اتنا ہو گا کہ

تم بے ہوش کارلیف کو اٹھا کر میری کار میں ڈالو گے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بے ہوش ۔ کیا مطلب"...... اسلم نے حیران ہو کر پوچھا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں فلمی ہیرو کی طرح مشین گن اٹھائے ماجھو کے ڈیرے میں داخل ہوں گا اور پھر وہاں قتل عام کر دوں گا۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ میرے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول ہیں ۔ وہ میں ماجھو کے ڈیرے میں فائر کر دوں گا اور وہاں موجود سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے ۔ پھر ہم وہاں سے کارلیف کو اٹھا لائیں گے اور اسے میں واپس دارالحکومت لے جاؤں گا اور بس"...... ٹائیگر نے کہا تو اسلم نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے ٹائیگر کی سکیم پسند آ گئی ہو اور پھر ایسے ہی کیا گیا۔ ماجھو کا ڈیرہ قصبے سے ہٹ کر تھا اس لئے ٹائیگر جس کی کار کی فرنٹ سیٹ کے نیچے باکس میں ضرورت کی ہر چیز موجود رہتی تھی، نے وہاں سے گیس پسٹل نکالا اور پھر ڈیرے کے اندر جا کر کیپسول فائر کر دیئے۔ کچھ دیر بعد جب وہ ڈیرے میں داخل ہوئے تو وہاں مختلف کمروں اور برآمدوں میں بارہ کے قریب افراد بے ہوش پڑے ہوئے انہیں ملے ۔ ایک کمرے میں کارلیف کے ساتھ ایک بھاری جسم کا آدمی بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی شراب کی بوتلیں بھی پڑی تھیں اور اسلم نے اسے بتایا کہ یہی بھاری جسم والا آدمی ماجھو ہے ۔ ٹائیگر نے اسلم کی مدد سے بے ہوش کارلیف کو اٹھایا اور پھر اسے باہر لا کر اس

نے کار میں ڈالا اور واپس اسلم کے ڈیرے پر آ گئے۔ اسلم نے اسے وہاں رکنے کے لئے بہت کہا لیکن ٹائیگر نے اس سے معذرت کر لی اور کار دوڑاتا ہوا واپس دارالحکومت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس گیس کے اثرات چار پانچ گھنٹوں تک رہیں گے اس لئے وہ اطمینان سے دارالحکومت پہنچ جائے گا اور پھر رانا ہاؤس میں کارلیف آسانی سے زبان کھول دے گا۔

روزی راسکل اپنے کلب کے آفس میں موجود تھی۔ اسے انتہائی بے چینی سے ٹائیگر کی کال کا انتظار تھا کیونکہ ٹائیگر نے اسے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تھا کہ وہ چند گھنٹوں میں ڈاگ جانسن کو ٹریس کر لے گا۔ گو اس نے ہوٹل کی لابی سے بھاگ کر اسے بے حد غصہ دلایا تھا اور اس وقت ٹائیگر کی قسمت اچھی تھی کہ روزی راسکل کے پاس پسٹل نہ تھا ورنہ وہ یقیناً اسے گولی مار دیتی لیکن اب جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اور ٹائیگر کا فون نہ آ رہا تھا ویسے ویسے روزی راسکل کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ بعض اوقات تو اسے اپنے آپ پر غصہ آ جاتا کہ اس نے کیوں اس کام میں ٹائیگر کو شامل کیا لیکن پھر اسے خیال آتا کہ ٹائیگر نے جس یقین سے ڈاگ جانسن کو ٹریس کرنے کا وعدہ کیا ہے اس سے ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ وہ واقعی ایسا کر لے گا اس لئے وہ انتہائی بے چینی سے اس کی طرف سے فون کال کا انتظار کر

رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھایا جیسے ایک لمحے کی بھی دیر سے قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں"...... روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔ اس ڈیوڈ کی جس نے اسے یہ کیس دلوایا تھا۔ ڈیوڈ کی آواز سنتے روزی راسکل کا بے اختیار منہ بن گیا۔

"کیا بات ہے ڈیوڈ۔ کیوں فون کیا ہے"...... روزی راسکل نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ زیر زمین دنیا کا ایک آدمی ٹائیگر بھی ڈاگ جانسن کو تلاش کرتا پھر رہا ہے۔ کیا تم نے اسے یہ کام دیا ہے یا وہ کسی اور کی طرف سے یہ کام کر رہا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تمہیں کس نے اطلاع دی ہے"...... روزی راسکل نے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ ہمیں کسی نہ کسی طرح اطلاع بہرحال مل جاتی ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ٹائیگر کو میں نے یہ ٹاسک دیا ہے۔ تمہیں کام چاہئے چاہے جس طرح بھی ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"لیکن اس ٹائیگر کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک شخص عمران

کا آدمی ہے"...... ڈیوڈ نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آدمی نہیں۔ اس احمق کا شاگرد ہے جسے تم انتہائی خطرناک قرار دے رہے ہو"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ بظاہر احمق بنا رہتا ہے اور احمقانہ باتیں اور حرکتیں بھی کرتا ہے لیکن اس کا حقیقی روپ بے حد خطرناک ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ سپر پاورز اس سے خوفزدہ رہتی ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"رہتی ہوں گی لیکن تمہیں اس سے کیا خوف ہے"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"روزی راسکل۔ یہ معاملہ بین الاقوامی ہے۔ اگر اس عمران تک اس فارمولے کی اطلاع پہنچ گئی تو وہ فارمولے کے پیچھے لگ جائے گا اور یہ کام ہماری پارٹی کے مفادات کے خلاف جائے گا۔ تمہیں اس ٹائیگر کو درمیان میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہیں خود یہ کام کرنا چاہئے تھا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"میں یہ معمولی کام نہیں کیا کرتی۔ میں نے یہ کام صرف تمہارے کہنے پر لے لیا تھا اور اب بھی اگر تم کہو تو میں اس کرسٹن سے لیا ہوا چیک واپس کر سکتی ہوں۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تو سراسر معاہدے کی خلاف ورزی ہے اور یہ لوگ معاہدے کی خلاف ورزی کو سب سے غلط خیال کرتے ہیں۔ تمہاری جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"جان کو خطرہ ۔ میری جان کو خطرہ ۔ تمہارا مطلب ہے کہ روزی راسکل کی جان کو خطرہ اور وہ بھی ان نکمے لوگوں کی طرف سے ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو اور سنو ۔ آئندہ اگر تم نے ایسے الفاظ میرے بارے میں منہ سے نکالے تو میں تمہارے پورے کلب کو تم سمیت میزائلوں سے اڑا دوں گی ۔ سمجھے ۔ میں لعنت بھیجتی ہوں اس کام پر ۔ تم بھیجو اس کرسٹن کو میرے پاس اور اسے کہہ دینا کہ مجھ سے اپنا چیک لے جائے ۔ سمجھے"...... روزی راسکل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے مزید کوئی بات کئے بغیر رسیور رکھ دیا گیا۔

"نانسنس ۔ احمق ۔ نامعقول ۔ ویری نانسنس ۔ یہ لوگ سمجھتے کیا ہیں روزی راسکل کو ۔ فول بلڈی فول"...... روزی راسکل نے بھی رسیور رکھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو روزی راسکل نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

"اب کیا ہے ۔ خبردار ۔ جو کوئی لفظ منہ سے نکالا تو گردن توڑ دوں گی ۔ تم نے مجھے سمجھا کیا ہے ۔ میں جوتی کی نوک پر مارتی ہوں تمہارے پانچ لاکھ ڈالر ۔ سمجھے"...... روزی راسکل نے رسیور اٹھاتے ہی حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں ۔ کیا دفتر میں بیٹھی کسی سے لڑ رہی ہو"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو روزی

راسکل بے اختیار اچھل پڑی۔

"تم کہاں غائب ہو گئے تھے ۔ ویسے تو تمہاری اکڑ اتنی ہے جیسے تم پلک جھپکنے میں کام کر لو گے لیکن جب تمہیں کام دیا جاتا ہے تو تم غائب ہو جاتے ہو ۔ کہاں ہو ۔ کیا ہوا ہے اور ہاں ۔ تم نے اس بارے میں اپنے احمق استاد کو تو کچھ نہیں بتایا"...... روزی راسکل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اب یہ کام باس عمران نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے کیونکہ حکومت سلوایا نے حکومت پاکیشیا سے درخواست کی ہے کہ وہ ڈاکٹر شوائل کے قاتل کو ٹریس کرے اور باس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں نہ صرف ڈاگ جانسن کو ٹریس کروں بلکہ اس پارٹی کو بھی ٹریس کروں جس نے اسے ہائر کیا ہے اور میں نے معلوم کر لیا ہے کہ اسے مضافاتی علاقے کے ایک کلب گولڈن نائٹ کلب کے سپروائزر کارلیف نے ہائر کیا تھا اور جب ڈاگ جانسن نے ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر دیا تو کارلیف نے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش گٹر میں پھینک دی اور خود وہ فرار ہو کر کافرستانی سرحد پر جا چکا ہے"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ فارمولا جو ڈاکٹر شوائل کے پاس تھا وہ کس نے اڑایا ہے یہ کارلیف تو یہاں رہتا ہے ۔ ایک معمولی سا سپروائزر ہے ۔ اسے کس پارٹی نے ہائر کیا تھا"...... روزی راسکل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اب یہ تو کافرستانی سرحد پر جاکر کارلیف سے معلوم کرنا پڑے گا تم نے جو کام مجھے دیا تھا وہ میں نے کر دیا ہے ۔ تم نے ڈاگ جانسن کی پارٹی کے بارے میں بات کی تھی اور پارٹی کارلیف ہے اس لئے تمہارا کام ختم ۔ اب باقی جو کام ہوگا وہ عمران صاحب کے حکم پر ہو گا میں نے تمہیں فون کر کے بتا دیا ہے تاکہ تم انتظار میں نہ رہو" ۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو روزی راسکل کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا ۔ اسے واقعی ٹائیگر پر بے پناہ غصہ آرہا تھا جس نے اس سے اس انداز میں بات کی تھی جیسے بے گار بھگتا رہا ہو ۔ کارلیف کا نام اس نے بھی سنا ہوا تھا لیکن اسے یاد نہ آرہا تھا کہ اس نے یہ نام کس سلسلے میں سن رکھا ہے ۔ وہ بیٹھی سوچتی رہی پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک نام گونج اٹھا ۔ یہ نام تھا ایک لڑکی میگی کا ۔ میگی اس کے کلب میں ہی ویٹرس تھی ۔ ایک بار اسے یہاں آفس میں یہ اطلاع ملی کہ ویٹرس میگی ویٹرز روم میں بیٹھی رو رہی ہے تو روزی راسکل نے اسے اپنے آفس میں کال کر لیا اور اس سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کے دوست کارلیف نے جو کسی کلب میں سپروائزر ہے اس سے قطع تعلق کر لیا ہے ۔ یہ بات سن کر روزی راسکل نے میگی کو اس قدر سنائیں کہ وہ رونا بھول گئی ۔ روزی راسکل نے اسے دھمکی دی کہ اب اگر اس نے دوبارہ اس طرح کمزوری کا مظاہرہ کیا تو وہ اسے کان سے پکڑ کر کلب سے نکال دے گی ۔ روزی راسکل نے اسے کہا کہ وہ اگر رونے کی

بجائے اس کارلیف کی گردن کاٹ کر آتی تو اسے زیادہ خوشی ہوتی لیکن ظاہر ہے ہر عورت تو روزی راسکل نہیں ہو سکتی اس لئے میگی اس کے ڈانٹنے پر بری طرح سے سہم گئی تھی اور پھر اسے باقاعدہ حلف اٹھا کر روزی راسکل کے سامنے وعدہ کرنا پڑا تھا کہ وہ اب اس طرح کبھی نہیں روئے گی ۔ یہ پورا واقعہ یاد آتے ہی اسے کارلیف کا نام بھی یاد آگیا تھا جو پہلے اس کے لاشعور میں کھٹک رہا تھا ۔ یہ ساری بات کئی مہینے پہلے ہوئی تھی لیکن میگی اب بھی اس کے کلب میں کام کرتی تھی ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انٹرکام کے دو بٹن پریس کر کے میگی کو فوری طور پر اپنے آفس بھجوانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد میگی اس کے آفس میں داخل ہوئی تو اس کے چہرے پر خوف اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو میگی"...... روزی راسکل نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"حکم مس"...... میگی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ روزی راسکل کے اشتعال انگیز مزاج سے ہر کوئی ڈرتا تھا ۔ روزی راسکل کا کسی کو کچھ پتہ نہ چلتا تھا کہ وہ کس وقت کس پر کس بنا پر غصہ میں آجائے ۔ یہ بات دوسری تھی کہ روزی راسکل دل کی بہت اچھی تھی اور اپنے سٹاف کے ہر دکھ سکھ میں نہ صرف باقاعدہ شریک ہوتی تھی بلکہ وہ ان کو دوسرے کلبوں

سے کہیں زیادہ تنخواہیں، الاؤنسز اور مراعات دیتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس کے آدمی اس کے غصے کو برداشت کر لیتے تھے۔

"کارلیف سے تمہارے تعلقات اب بھی ہیں"...... روزی راسکل نے میگی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس مس ۔ہم نے شادی کی ہوئی ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"اچھا ۔کب ۔تم نے مجھے بتایا نہیں"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"مس ۔بس اچانک ہی پروگرام بن گیا تھا"...... میگی نے قدرے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"کارلیف کیا کام کرتا ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"وہ گولڈن نائٹ کلب میں سپروائزر ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"اس وقت وہ کہاں ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"مس ۔دو روز پہلے وہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں اپنے ایک دوست ماجھو سے ملنے گیا تھا ۔ابھی تک واپس نہیں آیا"...... میگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں گیا ہے اور یہ ماجھو کیا کام کرتا ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"یہ ماجھو سرحدی گاؤں راج کوٹ میں رہتا ہے مس ۔کارلیف

نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اسلحے کی اسمگلنگ کے کسی بڑے ریکٹ میں کام کرتا ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"اس ماجھو کا فون نمبر ہے تمہارے پاس"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"یس مس"...... میگی نے جواب دیا تو روزی راسکل نے فون اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"ماجھو کو فون کر کے کارلیف سے میری بات کراؤ۔ میں نے اس سے بہت ضروری بات کرنی ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"یس مس"...... میگی نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"...... روزی راسکل نے کہا تو میگی نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا ۔اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں دارالحکومت سے کارلیف کی بیوی میگی بول رہی ہوں ۔ماجھو سے بات کراؤ"...... میگی نے کہا۔

"میں ماجھو ہی بول رہا ہوں میگی ۔کیوں فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کارلیف سے میری بات کراؤ"...... میگی نے کہا۔

"کارلیف تو واپس دارالحکومت جا چکا ہے"...... ماجھو نے جواب

دیا لیکن اس کے لہجے اور انداز سے ہی روزی راسکل سمجھ گئی کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور پھر اس نے میگی کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"ہیلو۔ میں روزی راسکل بول رہی ہوں۔ روزی کلب کی مالک اور جنرل مینجر"...... روزی راسکل نے کہا۔

"فرمائیں۔ میں جانتا ہوں آپ کو کیونکہ کارلیف کے ساتھ ایک دو بار میگی سے ملنے آپ کے کلب میں آچکا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کارلیف سے میں نے انتہائی ضروری کام کے لئے ملنا ہے۔ میں نے ہی میگی سے کہا ہے کہ وہ تمہیں فون کرے لیکن تم نے جو جواب دیا ہے وہ غلط ہے۔ میں تمہارے بولنے کے انداز سے ہی سمجھ گئی ہوں کہ تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ کارلیف واپس نہیں آیا۔ وہ کافرستان تو نہیں چلا گیا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں مس۔ البتہ اصل بات یہ ہے کہ اسے اغوا کر کے دارالحکومت لے جایا گیا ہے"...... ماجھو نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی اور یہی حال سامنے بیٹھی ہوئی میگی کا بھی ہوا کیونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ ہونے کی وجہ سے وہ بھی ماجھو کی آواز سن رہی تھی کارلیف کے اغوا کا سن کر اس کی آنکھیں خوف کی شدت سے پھیلنے لگ گئی تھیں۔

"کس بناء پر تم نے یہ بات کی ہے"...... روزی راسکل نے

قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارلیف میرے ڈیرے میں موجود تھا۔ ایک کمرے میں اس کے ساتھ میں اکیلا موجود تھا کہ اچانک ہم دونوں کو نامانوس سی بو محسوس ہوئی لیکن اس سے پہلے کہ ہم سنبھلتے میرا ذہن تاریک پڑ گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو کارلیف غائب تھا۔ ڈیرے میں اس وقت بارہ تیرہ افراد موجود تھے اور وہ سب بے ہوش ہو گئے تھے اور انہیں بھی میرے ساتھ ہی ہوش آیا تھا۔ میں بے حد پریشان ہوا اور پھر میں نے اپنے طور پر انکوائری کرائی تو اس کے مطابق یہاں ایک اور آدمی اسلم کے پاس دارالحکومت سے ایک آدمی ٹائیگر نامی آیا ہوا تھا۔ اس ٹائیگر کے پاس سرخ رنگ کی نئے ماڈل کی کار ہے۔ اس سرخ رنگ کی کار کو کچھ لوگوں نے میرے ڈیرے کے قریب اس وقت موجود دیکھا جب ہم بے ہوش تھے۔ میں نے اسلم سے بات کی تو اسلم نے کہا کہ ٹائیگر اس کا دوست ہے۔ وہ یہاں آیا ضرور تھا لیکن وہ مجھ سے ملنے میرے ڈیرے پر آیا اور پھر واپس دارالحکومت چلا گیا۔ اسے مزید کسی بات کا علم نہیں ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ ٹائیگر کار لے کر یہاں آیا اور میرے ڈیرے میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا کر وہ بے ہوش پڑے کارلیف کو اٹھا کر کار میں ڈال کر دارالحکومت لے گیا ہے۔ میں نے کارلیف کے کلب اور رہائش گاہ دونوں جگہوں پر فون کئے لیکن کارلیف کا پتہ نہیں چل سکا۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ دارالحکومت آکر اس ٹائیگر کو ٹریس کر کے اس سے پوچھوں کہ آپ کا

فون آگیا"...... ماجھو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ مجھے سب کچھ بتا دیا۔ تم فکر مت کرو۔ میں ٹائیگر کو جانتی ہوں۔ میں اس سے کارلیف کو برآمد کرا لوں گا"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"اوکے مس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور روزی راسکل نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ مس۔ کیا ہو گیا ہے مس"...... میگی نے بڑے ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو"...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس نے تیزی سے ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ روزی راسکل کالنگ یو۔ اوور"...... روزی راسکل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"تم کارلیف کو راج کوٹ سے ماجھو کے ڈیرے سے بے ہوشی کے عالم میں اٹھا لائے ہو۔ مجھ سے تم نے جھوٹ بولا ہے کہ وہ کافرستان گیا ہوا ہے۔ کیوں بولا یہ جھوٹ۔ بولو۔ جواب دو۔ اوور"...... روزی راسکل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے کافرستانی سرحد کہا تھا اور راج کوٹ کافرستان کی سرحد پر واقع ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ کارلیف کو میں وہاں سے اٹھا لایا تھا لیکن اب چونکہ یہ کیس عمران صاحب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اس لئے تم سب کچھ بھول جاؤ۔ اب اگر تم نے مجھے دوبارہ کال کیا یا اس معاملے میں مداخلت کی تو پھر تمہاری یہ صراحی نما پتلی گردن بھی توڑی جا سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تم جاؤ۔ میں نے ٹائیگر سے بات کر لی ہے۔ کارلیف ٹائیگر کے پاس ہے۔ اگر اس نے ملک سے غداری نہیں کی تو میں اسے زندہ چھڑوا لوں گی لیکن اگر اس نے ملک سے غداری کی ہے تو پھر تمہیں بیوہ بننا پڑے گا"...... روزی راسکل نے سامنے بیٹھی ہوئی میگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ملک سے غداری۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ وہ تو ایک عام سا سپروائزر ہے"...... میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے کہ وہ عام سا سپروائزر ہے یا نہیں۔ تم جاؤ"...... روزی راسکل نے کہا تو میگی ہونٹ بھینچے اٹھی اور مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی تو روزی راسکل نے فون اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آغا سلیمان پاشا بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی

دوسری طرف سے عمران کے باورچی کی آواز سنائی دی۔

"میں روزی راسکل بول رہی ہوں۔ علی عمران سے بات کراؤ"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"صاحب موجود نہیں ہیں"....... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

"اس کا بھی دماغ خراب ہے۔ نجانے ان سب لوگوں کے دماغ کیوں خراب ہو چکے ہیں۔ اب ان کے دماغ بہر حال ٹھیک کرنے ہی پڑیں گے"....... روزی راسکل نے رسیور رکھتے ہوئے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کرنل جگدیش لمبے قد اور ورزشی جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ وہ ملٹری انٹیلی جنس میں گزشتہ پندرہ سالوں سے کام کر رہا تھا اور ملٹری انٹیلی جنس میں اس کی کارکردگی کا ریکارڈ بے حد شاندار تھا۔ گزشتہ ایک سال سے ملٹری انٹیلی جنس میں ایک علیحدہ سیل بنایا گیا تھا جسے ڈیفنس سیل کہا جاتا تھا۔ اس سیل کا انچارج کرنل جگدیش کو بنایا گیا تھا۔ اس کے تحت انتہائی تربیت یافتہ افراد کا ایک پورا سیکشن تھا۔ اس سیل کے ذمے کافرستان کی تمام سائنسی لیباٹریاں، ان میں کام کرنے والے سائنس دانوں اور فارمولوں کی حفاظت کا کام تھا۔ یہ سیل ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل اجیت کی بجائے براہ راست ڈیفنس سیکرٹری شیر سنگھ کے تحت تھا اور کرنل جگدیش براہ راست ڈیفنس سیکرٹری شیر سنگھ کو ہی جوابدہ تھا۔ اس کا آفس کافرستان کے دارالحکومت میں ایک بزنس پلازہ میں تھا اور بظاہر

جگدیش امپورٹ ایکسپورٹ کا آفس تھا جس کا جنرل مینجر بھی جگدیش ہی تھا ۔یہاں وہ سیٹھ جگدیش کہلواتا تھا لیکن امپورٹ ایکسپورٹ کا تمام کام اس کا مینجر کرتا تھا جبکہ جگدیش اپنے آفس میں ڈیفنس سیل کا ہی کام کرتا تھا ۔ اس کے آفس میں آنے جانے کے راستے ہی الگ تھے اور بظاہر وہ کسی کاروباری آدمی سے نہیں ملتا تھا ۔ پلازہ کے نیچے خفیہ تہہ خانے تھے جن میں اس کے سیل کا ہیڈ کوارٹر تھا ۔یہاں دس تربیت یافتہ افراد رہتے تھے ۔ باقاعدہ ریکارڈ روم تھا ۔ اس وقت بھی کرنل جگدیش اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل جگدیش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... اس نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈبل ایکس بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو جگدیش بے اختیار چونک پڑا۔

"کہاں سے بول رہے ہو"....... کرنل جگدیش نے چونک کر کہا۔

"روسیاہ کی ریاست یوگران سے باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ۔ کیا ہوا ۔ کوئی خاص رپورٹ"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کراس نے بات فائنل کر لی ہے لیکن وہ نصف طلب کر رہا ہے"....... ڈبل ایکس نے کہا۔

"کتنے میں بات ہوئی ہے اور کس سے"....... کرنل جگدیش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کافرستان کے سائنس دان ڈاکٹر شرما کے ذریعے ڈیفنس سیکرٹری سے بات ہوئی ہے ۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب حکومت سے مذاکرات کرنے کے بعد فارمولا خریدنے پر تیار ہو گئے ہیں ۔ کراس نے فارمولے کے دو کروڑ ڈالر طلب کئے ہیں لیکن ڈیفنس سیکرٹری صاحب ایک کروڑ ڈالر سے آگے نہیں بڑھ رہے اور کراس نصف طلب کر رہا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں صرف پچاس لاکھ ڈالر ملیں گے"۔ کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ لیکن کراس کا کہنا ہے کہ اگر ہم فارمولا صرف کافرستان کو فروخت کرنے کی شرط عائد نہ کریں تو وہ یہ فارمولا کارمن یا گریٹ لینڈ کو باآسانی دو کروڑ ڈالر میں فروخت کر سکتا ہے کیونکہ وہاں سپیشل میزائلوں پر کافی عرصہ سے کام ہو رہا ہے جبکہ کافرستان میں اب اس پر کام شروع ہوا ہے اور پھر کراس کا کہنا ہے کہ کافرستان حکومت رقم کی ادائیگی کے معاملے میں ہمیشہ کنجوسی سے کام لیتی ہے ۔ اب آپ جیسے کہیں"....... ڈبل ایکس نے کہا۔

"پچاس لاکھ بے حد کم ہیں ۔ ہمیں ہر صورت میں ایک کروڑ ڈالر ہی چاہئیں ۔ تم کراس کو کہہ دو کہ فارمولا صرف کافرستان کو ہی فروخت کیا جائے گا ۔ باقی کسی حکومت کو تو ہم براہ راست بھی

فروخت کر سکتے ہیں ۔ پھر ہمیں کراس کو درمیان میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" باس ۔ کافرستان کے ڈیفنس سیکرٹری اس سے زیادہ رقم دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور کراس نصف پر مصر ہے اس لئے یا تو اس پر اکتفاء کیا جائے یا پھر اسے کسی اور ملک کو کسی بھی انداز میں فروخت کر دیا جائے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے"۔ ڈبل ایکس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اگر مجبوری ہے تو پھر یہ سودا مجھے منظور ہے ۔ تم اسے یس کر دو ۔ اس طرح گو ہمیں رقم کم ملے گی لیکن یہ اہم فارمولا بہرحال کافرستان کے پاس ہی رہے گا"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" اوکے باس ۔ میں سودا طے ہوتے ہی رقم آپ کے غیر ملکی اکاؤنٹ میں جمع کرا دوں گا اور فارمولا کراس کے ذریعے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو پہنچ جائے گا"...... ڈبل ایکس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جس قدر جلد کام ہو سکے کر ڈالو"...... کرنل جگدیش نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" چلو پچاس لاکھ ڈالر ہی سہی ۔ پھر بھی سودا مہنگا نہیں ہے"۔ کرنل جگدیش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل جگدیش نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... کرنل جگدیش نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" کرامت بول رہا ہوں باس ۔ پاکیشیا سے"...... دوسری طرف

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کرنل جگدیش بے اختیار چونک پڑا۔

" یس ۔ کوئی خاص بات ہے"...... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس ۔ ڈاگ جانسن کے ساتھ معاملات ایک آدمی کارلیف کے ذریعے طے کئے گئے تھے ۔ اس کارلیف سے یہ معاملات سرحدی گاؤں کے ایک آدمی ماجھو کے ذریعے طے کئے گئے اور اب اس ماجھو نے اطلاع دی ہے کہ کارلیف اس کے پاس آیا تھا ۔ اس کے پیچھے پاکیشیا کی زیر زمین دنیا کا ایک آدمی ٹائیگر آیا ۔ اس ٹائیگر کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران سے ہے اور پھر ٹائیگر نے ماجھو کے ڈیرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے ان سب کو بے ہوش کر دیا اور پھر اسی بے ہوشی کے دوران وہ کارلیف کو اٹھا کر لے گیا اور ہو سکتا ہے کہ وہ کارلیف سے یہ معلوم کر لیں کہ ڈاگ جانسن کو ہلاک کرانے والی پارٹی کون سی ہے ۔ اس لئے اب کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے کرامت نے کہا۔

" کارلیف سے بات ماجھو کے ذریعے ہوئی تھا نا"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تو اس ماجھو کو فوری طور پر آف کر دو اور تم خود کچھ عرصہ کے

لئے واپس آجاؤ۔یہاں ڈیل ہونے والی ہے ۔جب ڈیل ہو جائے گی تو پھر کسی قسم کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا۔اس کے بعد تم واپس چلے جانا"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اوکے باس ۔حکم کی تعمیل ہو گی باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جگدیش نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ عمران کا نام بہرحال درمیان میں آگیا تھا حالانکہ جو کچھ ہوا تھا اس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی دخل نہ بنتا تھا لیکن نام آنے کی وجہ سے وہ بہرحال محتاط ہو گیا تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل جگدیش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"پی اے ٹو سیکرٹری ڈیفنس"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات"....... کرنل جگدیش نے چونک کر پوچھا۔

"سیکرٹری صاحب سے بات کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل جگدیش بول رہا ہوں سر۔ حکم سر"....... کرنل جگدیش نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل جگدیش ۔ حکومت کافرستان ایک غیر ملکی سائنس دان کا

خلائی میزائل کا ایک فارمولا انتہائی مہنگے داموں خرید رہی ہے ۔اس فارمولے پر کام کرنے کے لئے حکومت نے جسونت نگر کی خصوصی لیبارٹری میں کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس لیبارٹری کی حفاظت آپ کے سیل نے کرنی ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس کی طرف سے خطرہ ہو سکتا ہے جناب"....... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کافرستان کو ہمیشہ خطرہ پاکیشیا کی طرف سے رہا ہے لیکن یہ فارمولا خلائی میزائل کی نسبت سے ہے اور پاکیشیا ابھی تک اس فیلڈ میں شامل نہیں ہوا جبکہ کافرستان اس فارمولے سے آغاز کرنا چاہتا ہے ۔ عام خلائی میزائل تقریباً ہر سپر پاور کے پاس ہیں لیکن یہ خصوصی میزائل کا فارمولا ہے اور حکومت کافرستان چاہتی ہے کہ اس میزائل کو تیار کر کے وہ نہ صرف پاکیشیا بلکہ ایکریمیا سمیت تمام سپر پاورز پر اس میدان میں سبقت حاصل کر لے "....... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"کیا یہ فارمولا پاکیشیا کے کسی سائنس دان سے خریدا جا رہا ہے جناب"....... کرنل جگدیش نے دانستہ پوچھا حالانکہ فارمولا بیچنے والا وہ خود تھا۔

"نہیں ۔ حکومت کو بتایا گیا ہے کہ یہ فارمولا سلوایا کے ایک سائنس دان کی ایجاد ہے جس سے ایک ایسی پارٹی نے حاصل کر لیا ہے جو پرائیویٹ طور پر بھی کام کرتی ہے ۔اس سے حکومت کافرستان

خرید رہی ہے ۔ پاکیشیا کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے ۔ میں نے تو پاکیشیا کا نام اس لئے لیا ہے کہ پاکیشیا کو اگر یہ اطلاع مل گئی کہ ہم خلائی میزائل بنا رہے ہیں تو وہ ویسے ہی حسد میں لیبارٹری کو تباہ کرنے پر تل جائیں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"کب تک فارمولا مل جائے گا جناب"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"مڈل پارٹی سے سودا ہو گیا ہے ۔ کل تک معاملہ فائنل ہو جائے گا اور فارمولا جسونت نگر لیبارٹری میں پہنچ جائے گا ۔ تم نے زیادہ سے زیادہ دو دنوں میں وہاں پہنچ جانا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر ۔ آپ بے فکر رہیں سر ۔ میرا سیل اس لیبارٹری کی بخوبی حفاظت کرے گا ۔ پاکیشیا تو کیا ایکریمیا اور روسیاہ جیسی سپر پاورز بھی چاہئیں تو ہمارے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں"۔ کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ جب یہ فارمولا جسونت نگر لیبارٹری میں پہنچ جائے گا تو میں تمہیں اطلاع بھی دے دوں گا اور تمہاری بات انچارج لیبارٹری ڈاکٹر سریش چند سے بھی کرا دوں گا تاکہ آئندہ تم دونوں کا آپس میں رابطہ رہ سکے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جگدیش نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی

تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ سارا کیا دھرا کرنل جگدیش کا اپنا ہے ۔ کرنل جگدیش ابھی بیٹھا اس بات پر سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرنل جگدیش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جگدیش نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گریگ بول رہا ہوں جیکوائے سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ تم ۔ کیوں کال کی ہے"...... کرنل جگدیش نے چونک کر کہا۔

"میرا حصہ ابھی تک نہیں پہنچا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ابھی سودا ہی نہیں ہوا ۔ بات چیت ہو رہی ہے ۔ امید تو ہے کہ اسی ہفتے کام ہو جائے گا ۔ پھر میں تمہیں کال کر دوں گا"۔ کرنل جگدیش نے کہا۔

"کتنے میں سودا ہو رہا ہے"...... گریگ نے کہا۔

"پچاس لاکھ ڈالر ہمیں ملیں گے جس میں سے ایک لاکھ ڈالر تمہارے اکاؤنٹ میں جمع ہو جائیں گے ۔ بے فکر رہو"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اوکے ۔ تھینک یو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جگدیش نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے گریگ سے فون پر بات کرنے پر اسے شدید غصہ آگیا ہو ۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا

اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جان وکٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل جگدیش بول رہا ہوں ۔ کافرستان سے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اوہ آپ ۔ کیسے یاد کیا ہے آج آپ نے"...... دوسری طرف سے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا گیا۔

"گریگ چھوٹا آدمی ثابت ہو رہا ہے اور اس نے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے ہیں ۔ اس نے مجھے فون کیا ہے اور کہا ہے کہ جان وکٹر جو کہہ رہا ہے کہ اس نے ڈاگ جانسن کو ہلاک کیا ہے اور اس سے اصل فارمولا لے کر مجھے اور نقلی فارمولا اس نے جیکوائے کے چیف سیکرٹری کو پہنچایا ہے وہ غلط ہے اس لئے جان وکٹر کو جو رقم دی گئی ہے، یہ اسے دی جائے اور اس کا اپنا حصہ بھی اسے دیا جائے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کیا واقعی اس نے ایسا کہا ہے"...... دوسری طرف سے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے غلط بات کرنے کی جبکہ تمہاری خدمات بھی میں نے اس کے ذریعے ہی حاصل کی تھیں اور تمہیں تمہارے کام کا خطیر معاوضہ ایڈوانس ادا کر دیا تھا جبکہ اسے اس کا حصہ اس وقت ملنا ہے جب فارمولا کہیں فروخت ہو جائے گا لیکن مجھے اس کی

یہ بات قطعاً پسند نہیں آئی ۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ ایسا چھوٹا آدمی بعد میں ہم دونوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے ۔ البتہ اگر یہ کام تم کر گزرو تو پھر اس کا جو حصہ بنے گا وہ بھی تمہیں ادا کر دیا جائے گا"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کیا آپ واقعی ایسا کریں گے کیونکہ اب تو آپ کا کام ہو چکا ہے اب آپ مجھے حصہ کیوں دیں گے"...... جان وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل جگدیش بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے یقیناً سن رکھا ہو گا کہ کافرستانی بے حد کنجوس ہوتے ہیں لیکن مجھ پر یہ فارمولا اس لئے اپلائی نہیں ہوتا کہ میری ساری زندگی کافرستان سے باہر گزری ہے ۔ دوسری بات یہ کہ میں ایسے لوگوں کا دوست ہوں جو بڑا دل رکھتے ہیں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"تو آپ سمجھ لیں کہ گریگ کا خاتمہ یقینی طور پر ہو چکا ہے"۔ جان وکٹر نے کہا۔

"مجھے تم پر اعتماد ہے ۔ تم واقعی حصے کے حقدار ہو ۔ گڈ بائی"...... کرنل جگدیش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی ۔ اس نے گریگ کا خاتمہ کرا کر دراصل اپنے آپ کو مکمل طور پر محفوظ کر لیا تھا کیونکہ اس سارے کھیل میں مین کردار ہی گریگ کا تھا اور کسی بھی وقت اگر گریگ زبان کھول دیتا تو یقیناً کرنل جگدیش

کو اپنے آپ کو بچانا مشکل ہو جاتا ۔ وہ نہ صرف حکومت کافرستان کی نظروں میں غدار ٹھہرتا کیونکہ اس نے اپنے ہی ملک سے سودے بازی کر کے دولت حاصل کی تھی بلکہ اس نے حکومت کے اعتماد کو بھی نقصان پہنچایا تھا جبکہ جان وکٹر انتہائی تیز اور پیشہ ور قاتل تھا اور اس نے ہی ڈاگ جانسن کا خاتمہ کیا تھا ۔ یہ سارا کھیل اس انداز میں کھیلا گیا تھا کہ کرنل جگدیش کو یہ اطلاع مل گئی تھی کہ سلوایا کا ڈاکٹر شوائل سیٹلائٹ کلر میزائل کا اہم ترین فارمولا لے کر پاکیشیا پہنچ چکا ہے اور اس کی کوشش ہے کہ یہ فارمولا وہ کسی ایسے ملک کو فروخت کرے جس سے اسے خطیر دولت مل سکے ۔ اس سلسلے میں جب کرنل جگدیش کو اطلاع ملی تو اس نے اپنے شاطرانہ ذہن کے تحت باقاعدہ سازش کا جال تیار کر لیا ۔ اسے معلوم ہو گیا کہ حکومت جیکوائے اس فارمولے کو جبراً حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس سلسلے میں جان وکٹر سلوایا سے پاکیشیا پہنچنے والا ہے تو اس نے گریگ کے ذریعے جو اس کا خاصا گہرا دوست تھا جان وکٹر سے رابطہ کر لیا اور جان وکٹر کو اس نے کثیر معاوضہ دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ ڈاکٹر شوائل سے اصل فارمولا حاصل کر کے اسے دے دے گا اور اس کا دیا ہوا عام سا میزائل فارمولا وہ واپس جا کر حکومت سلوایا کو دے دے گا ۔ ظاہر ہے جب اس نقلی فارمولے کا پتہ حکومت سلوایا کو چلے گا تو بات جان وکٹر پر نہیں آئے گی بلکہ یہی سمجھا جائے گا کہ ڈاکٹر شوائل یہ غلط گیم کھیلنا چاہتا تھا ۔ گریگ کو کہا گیا کہ جب

فارمولا کسی سپر پاور کو فروخت ہو گا تو اسے ایک فیصد رقم معاوضے کے طور پر دی جائے گی ۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی طے ہوا کہ ڈاکٹر شوائل کا خاتمہ مقامی پیشہ ور قاتل ڈاگ جانسن کے ہاتھوں کرایا جائے تاکہ پولیس اور انٹیلی جنس اسے مقامی معاملہ ہی سمجھتی رہے اور انہیں اس میں کسی غیر ملکی کی شمولیت کا پتہ ہی نہ چل سکے اور ڈاگ جانسن کا خاتمہ جان وکٹر کر دے ۔ ڈاگ جانسن سے جو فارمولا جان وکٹر کو ملے وہ اسے کرنل جگدیش کے آدمی کو دے دے اور کرنل جگدیش کا فراہم کردہ فارمولا وہ جا کر گریگ کو دے جو وہ حکومت کے حوالے کر دے ۔ پھر ماجھو کے ذریعے کرنل جگدیش نے کارلیف سے رابطہ کیا اور کارلیف کے ذریعے ڈاگ جانسن کو ہائر کیا گیا ۔ اس طرح ڈاگ جانسن نے ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر کے اس سے اصل فارمولا حاصل کر لیا اور اس سے پہلے کہ وہ کارلیف سے ملتا اسے جان وکٹر نے ہلاک کر دیا اور فارمولا اس سے حاصل کر کے اس نے کرنل جگدیش کے آدمی کو دے دیا اور کرنل جگدیش کا فراہم کردہ عام خلائی میزائل کا فارمولا لے جا کر اس نے گریگ کو دے دیا اور گریگ نے یہ فارمولا جیکوائے کے چیف سیکرٹری کے حوالے کر دیا ۔ اس طرح اصل فارمولا کرنل جگدیش کے ہاتھ لگ گیا جس کے خاص آدمی اب یہ فارمولا کافرستان کے ڈیفنس سیکرٹری کو فروخت کر کے رقم کرنل جگدیش کو پہنچا رہے تھے ۔ کرنل جگدیش کے دل میں اگر کوئی کھٹک تھی تو وہ گریگ کی طرف سے تھی کیونکہ گریگ

حکومت جیکوائے کا آدمی تھا اور وہ کسی بھی وقت اصل بات کھول سکتا تھا اس لئے اس نے موقع ملتے ہی جان وکٹر کے ذریعے اس کے خاتمہ کا معاملہ طے کر لیا تھا اس لئے اب وہ ہر طرح سے مطمئن ہو گیا تھا کہ اس کی سازش مکمل طور پر کامیاب ہو چکی ہے۔

عمران رانا ہاؤس میں داخل ہوا تو وہاں ٹائیگر موجود تھا جس کی کال پر وہ دانش منزل سے یہاں آیا تھا۔ دانش منزل میں جوزف نے فون کیا تھا اور عمران نے اس کا فون بطور چیف سنا تھا۔ جوزف نے کہا کہ چیف کو اگر عمران صاحب کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ کہاں ہیں تو انہیں بتا دیا جائے کیونکہ وہ فلیٹ پر موجود نہیں ہیں اور ٹائیگر سرحدی گاؤں سے کسی بے ہوش آدمی کو رانا ہاؤس لے آیا ہے اور وہ اس سے پوچھ گچھ سے پہلے عمران صاحب سے خود بات کرنا چاہتا ہے جس پر عمران نے بطور چیف اسے جواب دے دیا کہ وہ عمران کو ٹریس کر کے رانا ہاؤس بھجواتا ہے اور پھر کچھ دیر بعد عمران کار لے کر دانش منزل سے رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

"کیا ایمرجنسی نافذ کر دی تم نے۔ اچھا بھلا ایک ہوٹل میں بیٹھا تھا کہ چیف کا حکم آگیا کہ رانا ہاؤس جا کر ٹائیگر سے ملو۔ فوراً"۔

عمران نے ٹائیگر کو دیکھ کر سلام دعا کے بعد کہا کیونکہ جوزف نے جس انداز میں دانش منزل فون پر بات کی تھی اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ ٹائیگر فون کے قریب ہے اس لئے اس نے آتے ہی ایسی بات ٹائیگر سے کرنا ضروری سمجھا تھا۔

"باس - میں نے تو جوزف سے صرف اتنا کہا تھا کہ میرا آپ سے فوری ملنا بہت ضروری ہے تو جوزف نے پہلے فلیٹ پر فون کیا اور جب آپ وہاں نہ ملے تو اس نے چیف کو فون کر دیا - میں تو اسے منع کرتا رہ گیا لیکن جوزف نے فون کر ہی دیا"...... ٹائیگر نے بڑے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا اب بتاؤ کہ کسے لے آئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کارلیف کو باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے سرحدی گاؤں راج کوٹ جانے اور وہاں سے کارلیف کو بے ہوش کر کے لے آنے کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

"تو تمہاری انکوائری کے مطابق کارلیف ہی وہ پارٹی ہے جس نے ڈاکٹر شوائل کے قتل کا ٹاسک ڈاگ جانسن کو دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"باس - یہ مڈل مین تو ہو سکتا ہے اصل پارٹی نہیں ہو سکتی - اس کی اتنی اہمیت نہیں ہے کیونکہ یہ ایک درمیانے درجے کے نائٹ کلب میں عام سپروائزر ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ سرحدی گاؤں کیوں گیا ہوا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہاں اس کا دوست ماجھو ہے جو اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث ہے یہ اس کے پاس موجود تھا - البتہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ماجھو کے تعلقات کافرستان سے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہاری باتوں سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ کارروائی کافرستان نے ماجھو اور کارلیف کے ذریعے ڈاگ جانسن کے ہاتھوں کرائی ہے - ڈاگ جانسن خود کہاں ہے"...... عمران نے بلیک روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ڈاگ جانسن کو میں نے بے حد تلاش کیا ہے لیکن وہ اپنے کسی بھی ممکنہ ٹھکانے پر موجود نہیں ہے - میرا ذاتی خیال ہے کہ اس بڑی کارروائی کے بعد اسے ہلاک کر دیا گیا اور اس کی لاش غائب کر دی گئی ہے"...... عمران کے پیچھے چلتے ہوئے ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"پھر تو ماجھو کو بھی ساتھ لے آنا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اسے تو کسی بھی وقت اٹھایا جا سکتا ہے - میرے خیال میں چونکہ مین آدمی کارلیف ہے اس لئے میں اسے لے آیا ہوں" - ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ پہلے تمہیں یہ کام روزی راسکل نے دیا تھا - پھر تم نے اسے کیا جواب دیا ہے - کیا اسے بتا دیا ہے کہ کارلیف کو تم رانا ہاؤس لے آئے ہو یا اس سے پوچھ گچھ کے بعد اسے

رپورٹ دو گے"...... عمران نے بلیک روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں جوانا پہلے سے موجود تھا جس نے عمران کو سلام کیا۔

" باس ۔ روزی راسکل سے میری بات ڈاگ جانسن کے سلسلے میں ہوئی تھی ۔ کارلیف کے بارے میں نہیں ۔ ویسے میں نے یہاں سے روزی راسکل کو فون کر کے کہہ دیا ہے کہ چونکہ آپ نے بھی اس کام کے لئے مجھے حکم دیا ہے اس لئے اب یہ کام آپ کا ہو چکا ہے ۔ اب روزی راسکل کو کوئی رپورٹ نہیں مل سکتی"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران جو اس دوران ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا، نے ٹائیگر کو بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا جبکہ جوانا عمران کی کرسی کے عقب میں کھڑا تھا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں خود اس روزی راسکل سے معلوم کر لوں گا کہ اس کا اس پیچیدہ کھیل میں کیا رول ہے ۔ پہلے اس کارلیف سے چند باتیں ہو جائیں ۔ اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"...... عمران نے بات کرتے ہوئے آخر میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور پھر جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکال کر وہ سامنے کرسی پر راڈز میں جکڑے ہوئے ایک بھاری جسم کے آدمی کی طرف بڑھ گیا جسے کارلیف کہا جا رہا تھا ۔ ٹائیگر نے یقیناً اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ کارلیف کو کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے ۔ جوانا نے کارلیف کے قریب پہنچ کر بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ کارلیف کی ناک سے لگا دیا ۔ چند لمحوں بعد

اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا ۔ جوزف پہلے ہی باہر تھا ۔ وہ خصوصی حفاظتی انتظامات کی نگرانی کر رہا تھا کیونکہ عمران اس وقت رانا ہاؤس میں موجود تھا ۔ ایسے وقت میں جوزف حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں بے حد چوکنا رہتا تھا اور چونکہ بلیک روم میں صرف ایک آدمی موجود تھا اس لئے جوزف نے جوانا کی موجودگی کی وجہ سے اپنی یہاں موجودگی کی ضرورت نہ سمجھی تھی ۔

تھوڑی دیر بعد کارلیف کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا ۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا ۔ اب اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں ۔

" تم ۔ تم ٹائیگر ۔ عمران صاحب ۔ یہ سب کیا ہے ۔ میں کہاں ہوں"...... کارلیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا تم مجھے پہچانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" آپ ٹائیگر کے استاد ہیں اور آپ کو پاکیشیا کا انتہائی خطرناک ایجنٹ کہا جاتا ہے ۔ میں دو بار آپ کو سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ ہوٹل شیراز میں دیکھ چکا ہوں لیکن یہ سب کیا ہے ۔ یہ کون سی جگہ ہے اور مجھے کیوں راڈز میں جکڑا گیا ہے"...... کارلیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" سنو کارلیف ۔ اگر تم مجھے جانتے ہو تو پھر یہ بھی جانتے ہو گے کہ

میں کسی چھوٹے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتا اور تم تو ویسے بھی بہت چھوٹی مچھلی ہو اس لئے تم سچ سچ سب کچھ بتا دو تو تمہیں زندہ واپس بھجوایا جا سکتا ہے ورنہ یہ دیو جو میری کرسی کے عقب میں کھڑا ہے ایک لمحے میں تمہاری ساری ہڈیاں توڑ کر تمہارے حلق سے سب کچھ اگلوا لے گا۔ اس کے بعد تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈال دی جائے گی اور تم ہمیشہ کے لئے اس صفحہ ہستی سے غائب ہو جاؤ گے"۔ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ کارلیف نے بے اختیار اس طرح جھرجھری لی جیسے اس کے جسم میں سردی کی تیز لہر سی دوڑ گئی ہو۔

"میں تو ماجھو کے ڈیرے پر تھا۔یہاں کیسے پہنچ گیا"...... کارلیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری دوست نے مجھے بتایا کہ تم راج کوٹ ماجھو کے پاس گئے ہو۔ میں وہاں پہنچا تو میں نے ماجھو کے ڈیرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور تمہیں کار میں ڈال کر یہاں لے آیا اور اب تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے"...... ٹائیگر نے مختصر الفاظ میں اسے پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

"ماجھو خود کہاں ہے"...... کارلیف نے پوچھا۔

"وہ وہیں اپنے ڈیرے پر بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ خود ہی ہوش میں آجائے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ جو پوچھیں گے میں سچ بتا دوں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میں آپ سے لڑ نہیں سکتا اور یہ بھی مجھے معلوم ہے

کہ آپ جو کہتے ہیں ویسا ہی کرتے ہیں"...... کارلیف نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاگ جانسن کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو کارلیف بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈاگ جانسن کو ہلاک کر کے اس کی لاش ٹکڑے ٹکڑے کر کے گٹر میں پھینک دی گئی ہے"...... کارلیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس نے سلوایا کے سائنس دان ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر کے اس سے ایک اہم فارمولا حاصل کیا تھا۔ یہ سب کچھ کس کے کہنے پر ہوا اور وہ فارمولا کہاں ہے۔ سب کچھ تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے کہا تو کارلیف چند لمحے ہونٹ بھینچے بیٹھا رہا جیسے فیصلہ نہ کر پا رہا ہو کہ کچھ بتائے یا انکار کر دے۔ پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ ماجھو میرا دوست ہے۔ اس کے تعلقات کافرستان کے اعلیٰ حکام سے بھی ہیں۔ ماجھو نے مجھے کہا کہ کافرستان کا کوئی بڑا حاکم ڈاگ جانسن کی خدمات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر میں یہ رابطہ کرا دوں تو مجھے بھی بھاری رقم مل جائے گی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ ڈاگ جانسن سے کس کو فنش کرانا چاہتا ہے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ میں نادانستگی میں پاکیشیا کے کسی اہم آدمی کے خلاف کام کر ڈالوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ یورپ کے ایک

ملک سلوایا کا ایک سائنس دان وہاں سے ایک فارمولا چرا کر یہاں پاکیشیا آیا ہوا ہے ۔ اس کو ہلاک کر کے اس سے یہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور پھر یہ فارمولا سلوایا کے ہی آدمی کو دے دینا ہے ۔ یہ کافرستانی حاکم بھی مڈل مین ہے ۔ اصل کام سلوایا کا ہے ۔ میں سلوایا کا نام سن کر رضامند ہو گیا ۔ پھر ڈاگ جانسن کو میں نے دس ہزار ڈالر پر رضامند کر لیا جبکہ ماجھو نے مجھے پچاس ہزار ڈالر دینے تھے ۔ اس کا خیال تھا کہ ڈاک جانسن کو چالیس ہزار ڈالر دے کر باقی دس ہزار ڈالر میں اپنے پاس رکھ لوں گا لیکن ڈاگ جانس ان دنوں کافی عرصہ سے بے کار تھا اس لئے وہ دس ہزار ڈالر پر ہی رضامند ہو گیا اور پھر ڈاگ جانسن نے کام کر دیا اور ڈاکٹر شوائل سے کوئی فارمولا جو کہ مائیکرو فلم کی صورت میں تھا لے کر ماجھو کے بتائے ہوئے ایڈریس پر سلوایا کے آدمی سے ملنے چلا گیا لیکن پھر وہ غائب ہو گیا ۔ میں نے اسے بے حد تلاش کیا لیکن جب وہ کہیں دستیاب نہ ہوا تو میں ماجھو کے پاس گیا تاکہ اس سے معلوم کروں کیونکہ ڈاگ جانسن بے حد ہوشیار اور چوکنا آدمی تھا ۔ اس کا اس طرح غائب ہو جانا میرے لئے بے حد حیرت کا باعث تھا ۔ ماجھو پر جب میں نے دباؤ ڈالا تو ماجھو نے مجھے بتایا کہ جس آدمی کو ڈاگ جانسن فارمولا دینے گیا تھا اس سے اس نے مزید بھاری رقم طلب کی تو اسے ہلاک کر کے اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گٹر میں ڈال دیئے گئے ہیں کیونکہ ڈاگ جانسن معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا تھا اور یہ بات سارے معاملے

کو مشکوک بنا رہی تھی ۔ مجھے ماجھو نے یہی بتایا تھا"....... کارلیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس حاکم کا کیا نام ہے جس نے ماجھو سے رابطہ کیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے ماجھو سے پوچھا تھا لیکن ماجھو بات ٹال گا ۔ ابھی ہم باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک میری ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور پھر میرا ذہن تاریک ہو گیا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"....... کارلیف نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ جو کچھ وہ جانتا تھا وہ سب پہلے ہی بتا چکا ہے۔

"ٹائیگر ۔ تم جاؤ اور اس ماجھو کو اٹھا کر یہاں لے آؤ ۔ اصل اہم آدمی یہ کارلیف نہیں ہے بلکہ ماجھو ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ لیکن اس کا کیا کرنا ہے"....... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ ماجھو سے پوچھ گچھ کے بعد کریں گے ۔ فی الحال جوانا اسے ہاف آف کر دے گا"....... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کے ذہن میں الجھنیں موجود تھیں ۔ کافرستان کا تعلق اس فارمولے سے نکل آنے کی بات نے اسے متفکر کر دیا تھا ۔ اب تک وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ معاملہ سلوایا کا ہے لیکن اب کافرستان اس میں ملوث ہو گیا تھا اور عمران جانتا تھا کہ کافرستان کا ملوث ہونا یقیناً پاکیشیا کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔

روزی راسکل اپنے آفس میں موجود میز کے پیچھے سے اٹھ کر بیرونی دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے تیزی سے اندر آتی ہوئی میگی اس سے ٹکرا گئی۔

"کیا ہوا تمہیں ۔ کیا پاگل کتے تمہارا پیچھا کر رہے ہیں"۔ روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں میگی کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"سس ۔ سوری مس ۔ وہ ۔ وہ میں بتانے آئی تھی کہ کارلیف نے مجھے بتایا تھا کہ معاملہ بہت ہائی کلاس کا ہے اور اس نے اس معاملے میں لاکھوں ڈالروں میں معاوضہ وصول کیا ہے اور اس نے بتایا تھا کہ یہ معاوضہ اسے ماجھو کی وجہ سے ملا ہے ۔ اب ماجھو کہہ رہا ہے کہ بے ہوش کر کے کارلیف کو اٹھا لیا گیا ہے تو یقیناً وہ غلط کہہ رہا ہو گا ۔ وہ کارلیف سے یہ معاوضہ واپس لینا چاہتا ہو گا کیونکہ

کارلیف نے مجھے بتایا تھا کہ ماجھو بہت بڑا بدمعاش ہے ۔ اس کے کافرستان کے بڑے بڑے حاکموں سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں"۔ میگی نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے وہ اسمگلر ہے تو اسمگلروں کے تعلقات تو ہوتے ہی ہیں"....... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کارلیف نے مجھے بتایا تھا کہ ماجھو بہت خطرناک آدمی ہے ۔ وہ کافرستان کے بڑے بڑے حاکموں سے مل کر پاکیشیا کے راز چراتا ہے مس ۔ کارلیف نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ ماجھو کے کئی آدمی یہاں پاکیشیا میں سرکاری رازوں کا سراغ لگاتے رہتے ہیں اور کافرستان اطلاعات پہنچاتے رہتے ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ ماجھو نے ان ڈالروں کی وجہ سے کارلیف کو غائب کرایا ہے اور اب وہ بہانہ بنا رہا ہے کہ وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور کارلیف غائب ہے"....... میگی نے کہا۔

"کیا تم سچ بول رہی ہو یا صرف کارلیف کو بچانے کے لئے جھوٹ بول رہی ہو کہ ماجھو یہاں پاکیشیا کے سرکاری راز چراتا ہے"۔ روزی راسکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے میرے سر کی قسم مس صاحبہ ۔ میں سچ بول رہی ہوں"۔ میگی نے عورتوں کے مخصوص انداز میں اپنا ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر قسم کھاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کارلیف کے ساتھ کبھی راج کوٹ گئی ہو"....... روزی راسکل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں مس صاحبہ - میں وہاں کبھی نہیں گئی - کارلیف جاتا رہتا ہے"...... میگی نے کہا۔

" ٹھیک ہے - چونکہ تم نے اپنے سر کی قسم کھائی ہے اس لئے مجھے یقین آگیا ہے کہ تم جھوٹ نہیں بول رہی اور جو کچھ تم نے بتایا ہے اس لحاظ سے واقعی معاملات انتہائی خطرناک ہیں اور اصل آدمی ماجھو ہے کارلیف نہیں - اب میں خود ہی اس کے حلق سے سب کچھ اگلوالوں گی - تم جاؤ"...... روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا اور میگی سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی تو روزی راسکل نے آفس سے باہر آکر آفس کو بند کر کے لاک کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھتی چلی گئی - تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے اس سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی جس کا اختتام راج کوٹ پر ہوتا تھا کیونکہ اس کے بعد کافرستان کی سرحد شروع ہو جاتی تھی - تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ راج کوٹ میں داخل ہو چکی تھی - بظاہر یہ عام سا قصبہ تھا - یہ اور بات تھی کہ عام قصبوں سے قدرے بڑا قصبہ تھا - اس کی آبادی کافی دور تک پھیلی ہوئی تھی - یہاں کچے دیہاتی مکانات بھی کثیر تعداد میں تھے اور پختہ اور دو منزلہ مکانات اور حویلیاں بھی موجود تھیں - روزی راسکل آہستہ آہستہ کار چلاتی ہوئی آگے بڑھی تو اسے ایک آدمی سائیکل پر آتا دکھائی دیا - روزی راسکل نے کار کی کھڑکی سے ہاتھ باہر نکال کر اسے رکنے کا اشارہ کیا اور خود بھی کار اس کے قریب روک لی اور وہ آدمی جو

خالصتاً دیہاتی لباس میں تھا جلدی سے سائیکل سے نیچے اتر آیا - اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ مرعوبیت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" جی میم صاحبہ "...... اس آدمی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ماجھو کا ڈیرہ کہاں ہے "...... روزی راسکل نے کہا۔

" دائیں ہاتھ کو مڑ جائیں - آگے دور سے ہی آپ کو ایک بڑی پختہ حویلی نظر آئے گی جس کے اوپر اڑتا ہوا عقاب بنا ہوا ہے - وہ ماجھو کا ڈیرہ ہے میم صاحبہ - لیکن یہ بتا دوں کہ ماجھو بے حد خطرناک آدمی ہے "...... دیہاتی نے کہا - آخری الفاظ پر اس کا لہجہ رازدارانہ سا ہو گیا تھا۔

" مجھے معلوم ہے - تمہارا شکریہ "...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس نے کار آگے بڑھا دی - پھر دائیں ہاتھ مڑ کر وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھی تھی کہ اسے دور سے اڑتے ہوئے عقاب کا نشان نظر آگیا - حویلی خاصی بڑی تھی اور اس کا لکڑی کا بہت بڑا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا - پھاٹک کے باہر کوئی آدمی موجود نہ تھا - روزی راسکل نے کار پھاٹک کے قریب روکی اور پھر ڈیش بورڈ کھول کر اس نے اندر رکھا ہوا ایک مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین چیک کر کے اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا - اس نے جینز کی پینٹ اور جینز کی ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی -

اس نے کار سے نیچے اتر کر کار کا دروازہ بند کیا اور مڑ کر بڑے پھاٹک کی طرف بڑھی جس کی ایک سائیڈ میں ایک کھڑکی تھی ۔ گاڑی کی آواز سن کر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا دیہاتی آدمی دروازے کی سائیڈ کھڑکی سے باہر آگیا ۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں نیچے کی طرف لٹکی ہوئی تھیں ۔ روزی راسکل کو دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ وہ اس طرح روزی راسکل کو اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی عجوبے کو دیکھ رہا ہو۔

"کیا بات ہے ۔ کیا زندگی میں پہلے تم نے کبھی کسی عورت کو نہیں دیکھا"...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ۔ وہ ۔ دراصل ۔ مم ۔ مم ۔ میں حیران ہو رہا تھا ۔ آپ نے مردوں والا لباس پہنا ہوا ہے"...... روزی راسکل کے غرانے پر دیہاتی نے مزید بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماجھو کہاں ہے ۔ اسے جا کر بتاؤ کہ دارالحکومت سے روزی راسکل آئی ہے"...... روزی راسکل نے سخت لہجے میں کہا۔

"سردار تو کافرستانی گاؤں کرشن پور گیا ہوا ہے ۔ دو گھنٹے پہلے گیا ہے اور شاید وہ آگے کافرستان کے اندر بھی جائے اور شاید اسے واپسی میں ایک ہفتہ لگ جائے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"جی میرا نام کالو ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کرشن پور"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"جی کافرستان کی سرحد کے اندر گاؤں ہے ۔ وہاں کا سردار دلیر سنگھ سردار ماجھو کا بڑا گہرا دوست ہے ۔ دلیر سنگھ بھی یہاں آتا رہتا ہے"...... کالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب گیا ہے ماجھو"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"دو گھنٹے تو ہو گئے ہیں"...... کالو نے جواب دیا۔

"کیا تم نے وہ گاؤں دیکھا ہوا ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"جی ہاں ۔ ہمارا تو وہاں آنا جانا لگا رہتا ہے جی"...... کالو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بیٹھو کار میں اور مجھے وہاں لے چلو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں جی ۔ میں اس طرح نہیں جا سکتا ۔ سردار سے پوچھے بغیر میں کیسے جا سکتا ہوں"...... کالو نے جواب دیا تو روزی راسکل نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر اس نے کالو کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"تم صرف دور سے مجھے وہ گاؤں اور اس دلیر سنگھ کی حویلی دکھا کر واپس آجانا کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"آپ سردار کو میرا نام تو نہیں بتائیں گی"...... کالو نے نوٹ جلدی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ بیٹھو ۔ وقت ضائع مت کرو"...... روزی راسکل نے کہا تو کالو جلدی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ روزی راسکل بھی

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور پھر کالو کی رہنمائی میں وہ کافرستان کی سرحد میں داخل ہو گئی ۔ گو اسے کچھ عجیب سا لگ رہا تھا کیونکہ وہ بغیر ویزے اور پاسپورٹ کے ایک غیر ملک میں داخل ہو گئی تھی لیکن یہاں کا ماحول ایسا نہ تھا کہ یہاں آنے والے کو دو علیحدہ علیحدہ ملکوں کا احساس ہوتا ۔ یہاں کھیت تھے اور درمیان میں کچی سڑک تھی جو بل کھاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ایک اور گاؤں کے آثار نظر آنے لگ گئے ۔

" یہ کرشن پور ہے میم صاحبہ ۔ وہ سامنے جو اونچی سی سفید رنگ کی حویلی ہے وہ سردار دلیر سنگھ کی ہے ۔ آپ مجھے یہاں اتار دیں ۔ میں واپس چلا جاؤں گا" .... کالو نے کہا تو روزی راسکل نے کار روک کر اسے نیچے اتار دیا ۔

" کیا پیدل واپس جاؤ گے " .... روزی راسکل نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" جی ہاں ۔ ہمارے لئے تو یہ معمولی بات ہے جی" .... کالو نے کہا اور ہاتھ اٹھا کر سلام کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا واپس جانے لگا تو روزی راسکل نے کار آگے بڑھا دی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سفید رنگ کی حویلی کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئی ۔ حویلی کا بڑا سا پھاٹک کھلا ہوا تھا ۔ روزی راسکل کار اندر لے گئی ۔ وہاں بڑی سی حویلی میں چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں جن میں سے دو چارپائیوں پر چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے ۔ وہ حیرت بھری نظروں سے مڑ کر روزی راسکل

کی کار کو دیکھنے لگے ۔ روزی راسکل نے کار ایک طرف روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتری تو وہاں موجود سب لوگ بے اختیار چارپائیوں سے اتر کر کھڑے ہو گئے ۔ یہ چار آدمی تھے ۔ لمبے قد اور مضبوط جسموں کے مالک تھے ۔ ان میں سے ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا ۔

" تم کون ہو اور کیوں پاکیشیا سے یہاں آئی ہو" .... اس آدمی نے قدرے سخت لہجے میں روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی ۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں پاکیشیا سے آئی ہوں" ۔ روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" تمہاری کار کا نمبر بتا رہا ہے" .... اس آدمی نے جواب دیا تو روزی راسکل بے اختیار ایک طویل سانس لے کر ہنس پڑی ۔

" تم تو خاصے ہوشیار آدمی ہو ۔ کیا نام ہے تمہارا" .... روزی راسکل نے پوچھا ۔

" میرا نام راجندر ہے ۔ تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیوں یہاں آئی ہو" .... راجندر کا لہجہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا لیکن دوسرے لمحے چٹاخ کی تیز آواز کے ساتھ ہی راجندر اچھل کر ایک طرف ہٹا ۔ روزی راسکل کا بازو گھوما تھا اور اس کا بھرپور تھپڑ راجندر کے گال پر پڑا تھا ۔

" خبردار ۔ اگر آئندہ اس لہجے میں مجھ سے بات کی تو گولی مار دوں گی ۔ تجھے ۔ اسے صرف ہلکا سا سبق سمجھنا ۔ میرا نام روزی راسکل ہے

ماجھو یہاں ہوگا۔ میں اس سے ملنے آئی ہوں"...... روزی راسکل نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا

"تم ۔ تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے ۔ مجھے"...... راجندر نے جو گال پر ہاتھ رکھے کھا جانے والی نظروں سے روزی راسکل کو دیکھ رہا تھا، غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ چارپائیوں کے قریب کھڑے باقی تینوں افراد کے بھی ہونٹ بھنچے ہوئے تھے لیکن وہ آگے نہ بڑھے تھے۔

"میں تمہیں گولی بھی مار سکتی ہوں ۔ اگر تم نے دوبارہ مجھ سے ایسی توہین آمیز لہجے میں بات کی تو"...... روزی راسکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جس طرح بند سپرنگ کھلتا ہے اس طرح راجندر اپنی جگہ سے اچھلا اور کسی بھوکے عقاب کی طرح روزی راسکل پر جھپٹا ۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ روزی راسکل کو کچل کر رکھ دے گا لیکن دوسرے لمحے وہ نہ صرف ایک دھماکے سے کار سے جا ٹکرایا بلکہ چیختا ہوا پلٹ کر نیچے گرا اور پھر چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا ۔ یہ سب کچھ روزی راسکل کا کیا دھرا تھا ۔ وہ راجندر کے حملہ کرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف ایک طرف ہٹی تھی اور اس کے اچانک ہٹنے کی وجہ سے راجندر کا جسم جیسے ہی آگے بڑھا اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی ہتھیلی کی سائیڈ پوری قوت سے راجندر کی گردن پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی راجندر چیختا ہوا نہ صرف کار سے جا ٹکرایا بلکہ روزی راسکل کی ایک ہی بھرپور ضرب نے اس کی گردن توڑ دی تھی ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کار سے ٹکرا

کر نیچے گرا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔ لیکن اسی لمحے روزی راسکل نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"خبردار ۔ پسٹل پھینک دو ورنہ"...... روزی راسکل نے چیخ کر چارپائیوں کے قریب موجود تینوں افراد سے کہا جن میں سے دو کے ہاتھوں میں پسٹل نظر آ رہے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... اچانک برآمدے کی طرف سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سردار ۔ اس عورت نے راجندر کو مارا ہے"...... ایک آدمی نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں پسٹل پھینک دو ۔ میں تین تک گنوں گی ۔ ایک ۔ دو"...... روزی راسکل نے برآمدے کی طرف دیکھے بغیر پہلے سے زیادہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیسے ہی گنتی شروع کی دونوں آدمیوں نے خاصی تیزی سے ہاتھوں میں موجود پسٹل نیچے گرا دیئے۔

"تم کون ہو اور یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... اسی لمحے وہی دھاڑتی ہوئی آواز قریب سے سنائی دی ۔ اب روزی راسکل نے اس طرف نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ دو آدمی تھے جن میں سے ایک قوی ہیکل آدمی سکھ تھا جس کے سر پر سکھوں کی مخصوص پگڑی بندھی ہوئی تھی اس کی داڑھی بھی خاصی بڑھی ہوئی تھی اور مونچھیں بھی بڑی بڑی تھیں ۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی

جبکہ اس کے ساتھ دوسرا آدمی بھی خاصا تنومند اور بھاری جسم کا تھا لیکن اس کے انداز سے پھرتی اور تیزی نمایاں تھی ۔ اس نے بھی جینز کی پینٹ اور براؤن رنگ کی لیدر جیکٹ پہنی ہوئی تھی ۔ اس کی بھی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور اس نے سر پر کپڑے کی ٹوپی رکھی ہوئی تھی ۔ وہ دونوں تیزی سے برآمدے سے اتر کر ان کی طرف بڑھ رہے تھے ۔

" میرا نام روزی راسکل ہے ۔ میں ماجھو سے ملنے آئی ہوں " ۔ روزی راسکل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو براؤن جیکٹ والا بے اختیار اچھل پڑا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم وہی ہو جس نے مجھے فون کیا تھا "...... اس آدمی نے کہا ۔

" تم ۔ تم نے مجھے فون پر کہا تھا کہ تم میرے کلب میں دو بار آ چکے ہو جبکہ اب تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں "...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم یہاں بھی آ سکتی ہو اس لئے میں فوری طور پر تمہیں نہیں پہچان سکا لیکن تم یہاں کیسے آ گئی "...... اس آدمی نے جو ماجھو تھا، حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" یہ کون ہے ماجھو "...... اس سکھ نے جو یقیناً دلیر سنگھ تھا، ماجھو سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔

" یہ روزی راسکل ہے ۔ لڑائی بھڑائی کی ماہر ۔ اس کا پاکیشیا کے

دارالحکومت میں کلب ہے "...... ماجھو نے روزی راسکل کا تعارف کراتے ہوئے کہا ۔

" تم نے راجندر کو ہلاک کر دیا ہے یا یہ بے ہوش ہے "...... دلیر سنگھ نے اس بار براہ راست روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کا لہجہ خاصا سخت اور کھردرا تھا ۔

" اس نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا اس لئے اسے میں نے معمولی سی سزا دی ہے ۔ صرف گردن توڑ دی ہے ورنہ میں اس کے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دیتی اور سنو ۔ اب اگر دوبارہ تم نے اس لہجے میں مجھ سے بات کی تو پھر تمہارا حشر راجندر سے بھی زیادہ عبرتناک ہو گا ۔ میرا نام روزی راسکل ہے اور میں ایسے لہجے کی عادی نہیں ہوں اور یہ بھی سن لو کہ مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں ہے ۔ میں ماجھو سے چند باتیں کرنے آئی ہوں اور بس "...... روزی راسکل نے تیز تیز لہجے میں کہا تو دلیر سنگھ کے چہرے پر چند لمحوں کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔

" تم واقعی جی دار عورت ہو اور ہم جی داروں کی قدر کرتے ہیں ۔ تم ہماری مہمان ہو ۔ آؤ اندر چل کر بیٹھتے ہیں "...... اس بار دلیر سنگھ کا لہجہ بے حد نرم اور دوستانہ تھا ۔

" نہیں شکریہ ۔ میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی ۔ مجھے ماجھو سے کام ہے اور ماجھو تم میری کار میں چلو ۔ میں تمہیں تمہارے گاؤں پہنچا دوں گی اور راستے میں ہم باتیں بھی کر لیں گے "...... روزی راسکل نے کہا ۔

"سوری مس روزی راسکل۔ یہ ہماری روایت کے خلاف ہے کہ مہمان دروازے سے ہی واپس لوٹ جائے۔ آؤ اندر۔ میں زیادہ دیر نہیں روکوں گا"...... دلیر سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چارپائیوں کے قریب کھڑے اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو گیا۔

"راجندر کی لاش اٹھا کر ٹھکانے لگا دو"...... اس نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"آؤ پلیز۔ ڈرو نہیں۔ جب میں نے تمہیں مہمان کہہ دیا ہے تو پھر تم مہمان ہی ہو"...... دلیر سنگھ نے مڑ کر روزی راسکل سے کہا۔

"میں اور تم سے ڈروں گی۔ آئندہ یہ الفاظ نہ کہنا۔ میرا نام روزی راسکل ہے۔ میں سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتی"۔ روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ دلیر سنگھ اور ماجھو آگے آگے تھے۔ پھر وہ تینوں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں میز اور کرسیاں موجود تھیں۔

"بیٹھو۔ میں تمہارے لئے شراب لے آتا ہوں۔ میرے پاس بڑی قیمتی شرابوں کا سٹاک ہے"...... دلیر سنگھ نے کہا۔

"میں شراب نہیں پیا کرتی اور دوسری بات یہ کہ میں کچھ نہیں پیوں گی۔ البتہ تم مجھے ماجھو سے چند باتیں علیحدگی میں کرنے کا موقع دو تو تمہارا شکریہ"...... روزی راسکل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چلا جاتا ہوں۔ تم ماجھو سے باتیں کر لو"۔ دلیر

سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم نے دلیر سنگھ کا آدمی مار کر اچھا نہیں کیا۔ دلیر سنگھ اس معاملے میں بے حد انتقام پسند آدمی ہے"...... ماجھو نے کہا۔

"ایسے مکھی مچھر مرتے ہی رہتے ہیں جو خود دوسروں پر حملہ کرنے میں پہل کرتے ہیں۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم نے کافرستان کے کس آدمی کے کہنے پر کارلیف کے ذریعے ڈاگ جانسن کو ہلاک کیا تھا"۔ روزی راسکل نے کہا تو ماجھو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ تمہارا ان باتوں سے کیا تعلق اور سنو۔ میں ایسی باتوں کا جواب نہیں دیا کرتا۔ اب تم جا سکتی ہو"۔ ماجھو نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں بغیر پوچھے نہیں جاؤں گی ماجھو۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنی ٹوٹ پھوٹ کرائے بغیر سب کچھ بتا دو"...... روزی راسکل کا لہجہ اس سے بھی زیادہ سخت تھا۔

"میں بتاتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے"...... اچانک دلیر سنگھ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے چونک کر اسے دیکھا ہی تھا کہ اس نے ہاتھ جھٹکا تو ایک کیپسول ٹھیک روزی راسکل کے سامنے فرش پر گر کر ٹوٹ گیا اور روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اچانک اس کے سر اور چہرے پر سیاہ چادر ڈال دی

ہو اور پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی پھیلتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی کرنیں ابھریں اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گئی کیونکہ اس کا جسم کرسی پر رسی سے بندھا ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ ایک اور بڑے کمرے میں تھی۔ کمرے میں مشین گنوں سے مسلح دو افراد دروازے کے قریب کھڑے تھے اور اسے اس انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی عجوبہ ہو۔ جس کرسی پر روزی راسکل بندھی بیٹھی تھی اس کے سامنے کچھ فاصلے پر دو کرسیاں موجود تھیں۔ روزی راسکل نے رسی کو چیک کیا رسی صرف اس کے بازوؤں اور اوپر والے جسم کے گرد بندھی ہوئی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں آزاد تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ روزی راسکل اس بارے میں کچھ سوچتی کمرے کا دروازہ کھلا اور دلیر سنگھ اور ماجو یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے چہروں پر کمینگی سے پر مسکراہٹ تھی۔ وہ دونوں سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"سنو روزی راسکل۔ تم اب تک ہر قسم کے عذاب سے اس لئے بچی ہوئی ہو کہ تم نے ایک ایسی بات کی تھی جس کے بارے میں تفصیل معلوم کرنا ضروری تھی ورنہ شاید اب تک تمہارے ساتھ وہ کچھ ہو چکا ہوتا جس کا تصور بھی تمہارے لئے عبرت ناک ہوتا اور اب

بھی تمہاری بچت اسی میں ہے کہ تم اس بارے میں سب کچھ سچ سچ بتا دو"....... دلیر سنگھ نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ ماجو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا پوچھنا چاہتے ہو تم"....... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ تم نے ماجو سے جو کچھ پوچھا ہے اس کا پس منظر کیا ہے تم کون ہو اور کس لئے یہاں آئی ہو اور تمہارا تعلق کس سے ہے"....... دلیر سنگھ نے کہا۔

"تم سے تو میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو ماجو سے بات کرنے آئی ہوں اور یہ سن لو کہ اب تمہیں میرے ہاتھوں مرنے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں دھوکے بازوں کی گردنیں توڑ دیا کرتی ہوں تم نے دھوکے سے مجھے قابو کیا ہے۔ اگر تم مرد ہو تو مجھے ویسے چیلنج کر کے مجھ سے لڑ لیتے لیکن تم تو عورتوں سے بھی بدتر ہو"۔ روزی راسکل نے بڑے بے خوف لہجے میں کہا تو دلیر سنگھ اور ماجو دونوں کے چہروں پر حیرت بھرے تاثرات ابھر آئے۔

"تم شاید ضرورت سے زیادہ خوش فہم واقع ہوئی ہو۔ یہاں ہمارے علاوہ بیس مرد موجود ہیں اور ہم سمیت بائیس مرد تمہارے اس خوبصورت جسم کو روند سکتے ہیں۔ تم یہاں ہمیشہ کے لئے بھی قید کی جا سکتی ہو۔ اس حالت میں تم جی سکو گی نہ مر سکو گی۔ پھر تم اس طرح باتیں کر رہی ہو کہ جیسے ہم تمہاری قید میں ہوں"۔ دلیر

سنگھ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا تو روزی راسکل بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"تم اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو مرد کہہ رہے ہو۔ تم مرد نہیں ہو۔ حقیر کیڑے مکوڑے ہو۔ سمجھے۔ اگر تم مرد ہوتے تو اس انداز میں مجھے قید نہ کرتے۔ اب بھی میرا چیلنج ہے کہ تم اگر واقعی مرد ہو تو مجھے آزاد کر دو اور اپنے تمام ساتھیوں سمیت میرے مقابل آ جاؤ۔ پھر اگر تم میرے جسم کو ہاتھ بھی لگا جاؤ تو تم جو چاہو کر لینا میں کوئی احتجاج نہیں کروں گی"...... روزی راسکل نے چیلنج بھرے انداز میں کہا۔

"تم واقعی حد درجہ احمق ہو۔ بہرحال جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"...... دلیر سنگھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو اس بات کو دوسرے انداز میں لے لو۔ جو میں نے پوچھا ہے وہ پہلے تم بتا دو اور جو تم نے پوچھا ہے وہ میں تمہیں تفصیل سے بعد میں بتا دوں گی"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ماجو کی خدمات میرے ذریعے حاصل کی گئی تھیں اور میں نے یہ کام کافرستان کے سپیشل سیل کے چیف کرنل جگدیش کے لئے کیا تھا"۔ دلیر سنگھ نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ۔ کرنل جگدیش یا کافرستان کا اس سے کیا تعلق تھا"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل جگدیش بے حد تیز اور ذہین آدمی ہے۔ اس نے فارمولا کافرستان کے لئے حاصل کیا ہے اور ساتھ ہی بھاری رقم بھی۔ اس نے نقلی فارمولا جیکوائے بھجوا دیا ہے اور اصلی فارمولا اپنے آدمیوں تک پہنچا دیا ہے اور اب اس کے آدمی یہ فارمولا کافرستان کے ڈیفنس سیکرٹری کو بھاری قیمت پر فروخت کر رہے ہیں۔ سودا ہو چکا ہے۔ اس طرح فارمولا بھی کافرستان واپس آ جائے گا اور ساتھ ہی بھاری رقم بھی کرنل جگدیش کے ہاتھ لگ جائے گی"...... دلیر سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس قدر اندرونی بات کیسے معلوم ہو سکتی ہے"۔ روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دلیر سنگھ بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو آدمی یہ سودا کر رہا ہے وہ میرا گہرا دوست ہے۔ اس نے مجھے یہ تفصیل بتائی ہے"...... دلیر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سپیشل سیل کہاں ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"کافرستان دارالحکومت میں ہو گا۔ مجھے مزید تفصیل کا علم نہیں ہے اور اب میں نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے اب تم بھی سچ سچ بتا دو"...... دلیر سنگھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے تھرڈ کلاس آدمیوں کو پاکیشیا کے راز نہیں بتائے جا سکتے"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دلیر سنگھ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"تم ۔ تم نے ۔ یہ کہا ہے تم نے"....... دلیر سنگھ نے چیختے ہوئے کہا اور اس طرح تیزی سے آگے بڑھا جیسے وہ روزی راسکل کا گلا گھونٹ دے گا۔اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"رک جاؤ دلیر سنگھ۔میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"۔ ماجھو نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دلیر سنگھ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل عقب میں کھڑے ماجھو سے ٹکرایا اور وہ دونوں کرسی سمیت ایک دوسرے کے اوپر لڑھکتے ہوئے نیچے فرش پر گرے تو دروازے کے قریب کھڑے ان کے دونوں آدمی انہیں اٹھنے میں مدد دینے کے لئے آگے بڑھے ۔ یہ ساری کارروائی روزی راسکل نے کی تھی ۔ اس نے دلیر سنگھ کے قریب آتے ہی دونوں ٹانگیں اٹھا کر پوری قوت سے اس کے پیٹ پر ماری تھیں جس سے وہ چیختا ہوا اچھل کر اپنے عقب میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے ماجھو سے جا ٹکرایا تھا جبکہ روزی راسکل خود ضرب لگانے کی وجہ سے کرسی سمیت پشت کے بل نیچے فرش پر جا گری تھی اور نیچے گرتے ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کے دونوں پیر عقب میں دیوار سے ٹکرائے اور ایک بار پھر وہ کرسی سمیت عین اس جگہ جا گری جہاں دلیر سنگھ اور ماجھو اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے اور ان کے دونوں آدمی انہیں اٹھانے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے ۔اس بار کرسی فرش سے ٹکرانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی اور رسیاں ڈھیلی پڑ گئی تھیں اور روزی راسکل جس نے یہ سب کچھ دانستہ کیا تھا، ایک بار پھر الٹی قلابازی

کھائی تو کرسی تھوڑا سا اوپر اٹھ کر نیچے گر گئی اور روزی راسکل اب رسیوں سے آزاد ہو چکی تھی لیکن آزاد ہوتے ہی وہ چیختی ہوئی اچھل کر دیوار سے جا ٹکرائی کیونکہ دلیر سنگھ کے ایک آدمی نے اسے گھما کر پہلو پر بھرپور ہاتھ مارا تھا لیکن دیوار سے ٹکراتے ہی روزی راسکل کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلی اور ایک مشین گن بردار سے جا ٹکرائی جو دلیر سنگھ اور ماجھو کے اٹھ کھڑے ہونے کے بعد پیچھے ہٹ رہا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے روزی راسکل اس آدمی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن اچک کر عقبی دیوار کے پاس جا کھڑی ہوئی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی دلیر سنگھ، ماجھو اور ان کے دونوں آدمی بھیانک انداز میں چیختے ہوئے نیچے گر کر تڑپنے لگے ۔ روزی راسکل اس وقت تک ان پر گولیاں برساتی رہی جب تک کہ وہ سب ساکت نہ ہو گئے ۔ان کے ساکت ہوتے ہی اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور پھر دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پھر جیسے اس حویلی پر قیامت ٹوٹ پڑی ۔ وہاں مختلف کمروں میں اور باہر وسیع و عریض صحن میں دس کے قریب افراد موجود تھے جو سنبھلنے سے پہلے ہی روزی راسکل کی مشین گن کا نشانہ بن گئے ۔جس کمرے میں اس کو باندھ کر رکھا گیا تھا وہ ایک ساؤنڈ پروف تہہ خانہ تھا اس لئے وہاں ہونے والی فائرنگ کی آوازیں پوری طرح دوسرے کمروں اور باہر صحن تک نہ پہنچی تھیں ۔یہی وجہ تھی کہ باہر کوئی آدمی الرٹ نہ تھا اس لئے سب لوگ روزی راسکل کے

ہاتھوں ڈھیر ہوتے چلے گئے ۔ جب روزی راسکل کو یقین ہو گیا کہ اب یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے تو اس نے مشین گن ایک طرف پھینکی اور دوڑتی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دلیر سنگھ کی حویلی سے نکل کر واپس پاکیشیا کی سرحد کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی چلی جا رہی تھی ۔ روزی راسکل کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس نے ایک اہم راز معلوم کر لیا تھا اور اب وہ سوچ رہی تھی کہ اس راز کے بارے میں اس کے مزید اقدام کیا ہونے چاہئیں۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی نوجوان تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ڈیفنس سیل کا انچارج کرنل جگدیش سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ اپنے آفس میں موجود تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری نے اسے فوراً اپنے آفس میں طلب کر لیا تھا اور وہ اس وقت ڈیفنس سیکرٹری کے آفس جا رہا تھا ۔ یہ آفس ایک فوجی چھاؤنی میں تھا ۔ تھوڑی دیر بعد کرنل جگدیش کی کار فوجی چھاؤنی میں ایک سائیڈ پر بنی ہوئی عمارت کے برآمدے کے سامنے جا کر رک گئی ۔ عمارت پر کافرستان کا جھنڈا لہرا رہا تھا ۔ یہ ڈیفنس سیکرٹری کا خصوصی آفس تھا ۔ چونکہ ڈیفنس سیکرٹری کو فوج، ملٹری انٹیلی جنس اور فوجی دفاع کے سلسلے میں ہر وقت حکام سے تعلق رکھنا پڑتا تھا اس لئے ان کا آفس سول سیکرٹریٹ کی بجائے ایک فوجی چھاؤنی میں تھا ۔ کار رکتے ہی ڈرائیور نے نیچے اتر کر عقبی

دروازہ کھولا تو کرنل جگدیش نیچے اتر آیا۔ سامنے موجود دو مسلح فوجیوں نے اسے سیلوٹ کیا۔ کرنل جگدیش ان کے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا۔ ڈیفنس سیکرٹری آفس کے دروازے پر موجود مسلح فوجیوں نے اسے سیلوٹ کیا اور پھر ایک نے خود ہی دروازہ کھول دیا۔ کرنل جگدیش اندر داخل ہوا تو اس وسیع و عریض آفس کی ایک سائیڈ پر موجود وسیع و عریض آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر ڈیفنس سیکرٹری نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو کرنل جگدیش نے انہیں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو کرنل جگدیش"...... ڈیفنس سیکرٹری شیر سنگھ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل جگدیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر وہ مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ ہم خلائی میزائل کا فارمولا انتہائی گراں قیمت پر خرید رہے ہیں اور اس پر کام جسونت نگر کی لیبارٹری میں ہوگا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے سخت اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کرنل جگدیش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ فارمولا خرید لیا گیا ہے اور کافرستان پہنچ بھی چکا ہے۔ ہمارے سائنس دان اسے ابتدائی طور پر چیک کر رہے ہیں لیکن اب جسونت نگر والی لیبارٹری میں اس پر کام کرنے کا فیصلہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔

اب اس پر کام پرتاب پورہ پہاڑی علاقے میں قائم شدہ انتہائی خفیہ لیبارٹری میں ہوگا۔ تمہارے سیل نے اس کی وہاں نگرانی اور حفاظت کرنی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل جگدیش نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ جسونت نگر کی لیبارٹری سے پاکیشیائی سائنس دان واقف ہیں جبکہ پرتاب پورہ پہاڑی علاقے میں قائم لیبارٹری کے بارے میں سوائے کافرستان کے چند اعلیٰ حکام کے اور کوئی نہیں جانتا اس لئے اگر اس فارمولے کی اطلاع کسی طرح پاکیشیا تک پہنچ بھی گئی تو وہ پرتاب پورہ والی لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جان سکیں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے خود ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کافرستان خلائی میزائلوں کے دور میں داخل ہی نہیں ہوا اور نہ ہی پاکیشیا اس فیلڈ میں موجود ہے۔ اب اگر اس فارمولے کے ذریعے کافرستان اس فیلڈ میں داخل ہو رہا ہے تو پاکیشیا کو تو ظاہر ہے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی"۔ کرنل جگدیش نے کہا۔

"ہمیں اطلاعات مل چکی ہیں کہ پاکیشیا اس فیلڈ میں پہلے سے کام کر رہا ہے لیکن وہ عام میزائل سازی پر کام کر رہا ہے جبکہ ہم یہ کام خصوصی فارمولے کے ذریعے کر رہے ہیں۔ ایسے فارمولے کے

ذریعے جو پاکیشیا سے بہت آگے کا ہے اس لئے اگر حکومت پاکیشیا تک یہ اطلاع پہنچ گئی تو لامحالہ وہ ہماری اس لیبارٹری کے خلاف کام شروع کر دیں گے کیونکہ وہ یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ کافرستان اس فیلڈ میں ان سے آگے بڑھ جائے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔ اگر انہیں معلوم بھی ہو جائے تو بھی وہ زیادہ سے زیادہ ایسا کوئی اور فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ ہماری لیبارٹری ٹریس کرنے کا کیوں سوچیں گے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان جو دشمنی ہے کیا تمہیں اس بارے میں معلوم نہیں ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"معلوم ہے جناب۔ لیکن"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کوئی لیکن ویکن نہیں ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ ایسا کریں گے اور اس کی سیکرٹ سروس اس قدر فعال ہے کہ ہماری سیکرٹ سروس اسے روک بھی نہ سکے گی اس لئے تو تمہارے سیل کو اس لیبارٹری کی حفاظت کا ٹاسک دیا گیا ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس تمہارا اور تمہارے سیل کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے اور اسی لئے جسونت نگر والی لیبارٹری کو بھی تبدیل کر دیا گیا ہے کیونکہ اس کے بارے میں پاکیشیائی سائنس دانوں کو بخوبی علم ہے جبکہ

پرتاب پورہ والی لیبارٹری کے بارے میں انہیں کچھ معلوم نہیں ہے اور صدر، وزیراعظم اور میرے بعد چوتھے آدمی تم ہو جسے اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہے اس لئے یہ انتہائی محفوظ ہے۔ پھر یہ وسیع بنجر پہاڑی علاقہ ہے لیکن چونکہ دفاعی اہمیت کا حامل ہے اس لئے وہاں باقاعدہ ایک چھاؤنی بھی ہے اور ایئر فورس کا خصوصی سپاٹ بھی۔ اس کے علاوہ وہاں دور دور تک عام لوگوں کی نقل و حرکت کو چیک کرنے والی مشینری بھی نصب ہے کیونکہ وہاں سوائے مقامی چرواہوں کے اور کوئی آدمی نہیں جاتا اور نہ رہتا ہے اور جو لوگ وہاں رہتے ہیں ان سب کی تفصیلات وہاں کے مین کمپیوٹر میں فیڈ ہیں۔ اجنبی آدمی ایک لمحے میں چیک ہو سکتا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم اپنے اور اپنے سیل کے افراد کی تفصیلات اور تصویریں مجھے بھجوا دو تاکہ انہیں بھی وہاں کے مین کمپیوٹر میں فیڈ کر دیا جائے۔ تم نے لیبارٹری والی پہاڑی کے گرد اپنا حفاظتی حصار بنانا ہے۔ وہاں کی چھاؤنی کا انچارج کرنل سکھ داس تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرے گا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کرنل سکھ داس میرا گہرا دوست ہے۔ ہم دونوں مل کر وہاں جب کام کریں گے تو معاملات ہر طرح سے اوکے رہیں گے"...... کرنل جگدیش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اور بھی اچھا ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ تم نے فوری طور پر

ضروری کاغذات مجھے بھجوانے ہیں اور خود بھی الرٹ رہنا ہے اور اپنے سیل کو بھی الرٹ رکھنا ہے ۔ کسی بھی وقت تمہیں وہاں روانگی کا حکم دیا جا سکتا ہے اور ہاں ۔ تم نے خصوصی طور پر خیال رکھنا ہے کہ وہاں پہنچنے تک تمہارے سیل کے کسی آدمی کو وہاں کے بارے میں معلوم نہ ہو اور نہ ہی تم نے اس بارے میں کسی کو کوئی بات کرنی ہے ۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... کرنل جگدیش نے اٹھ کر سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ واپس دروازے کی طرف چل پڑا ۔ اپنے آفس واپس پہنچنے تک وہ مسلسل یہی سوچتا رہا کہ کسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس پرتاب پورہ لیبارٹری کے علاقے میں پہنچ جائے تو وہ ان کا خاتمہ کر کے حکومت کو بتا سکے کہ کرنل جگدیش کن صلاحیتوں کا حامل ہے لیکن بظاہر ایسا ممکن نہیں تھا ۔ اچانک اسے ایک خیال آگیا کہ جس طرح اس نے پیشہ ور قاتل کی خدمات دلیر سنگھ اور ماجھو کے ذریعے حاصل کر کے سلوایا کے سائنس دان ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کرا کر فارمولے والی تمام گیم کھیلی ہے اسی طرح وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے تیز، معروف اور فعال ایجنٹ عمران کا بھی خاتمہ کرا سکتا ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران چاہے لاکھ ہوشیار سہی لیکن اچانک لگنے والی گولی اسے ضرور چاٹ جائے گی چنانچہ اپنے آفس پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ یہ نمبر دلیر سنگھ کا

تھا کیونکہ دلیر سنگھ اس کا خاص آدمی تھا ۔ پہلے بھی اس نے اس کے ذریعے پاکیشیا میں کامیاب کارروائی کرائی تھی جس کی وجہ سے فارمولا بھی کافرستان حکومت تک پہنچ گیا اور اس کے اکاؤنٹ میں بھی لاکھوں ڈالر جمع ہو گئے تھے اور اب وہ اس عمران کے خلاف کارروائی کرا کر اس کانٹے کو ہمیشہ کے لئے نکال دینا چاہتا تھا۔

" ہیلو "...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ کرخت اور سپاٹ تھا۔

" کرنل جگدیش بول رہا ہوں ۔ دلیر سنگھ سے بات کراؤ" ۔ کرنل جگدیش نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

" جناب میں سوبھا سنگھ بول رہا ہوں ۔ دلیر سنگھ اور اس کے پاکیشیائی دوست ماجھو کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جگدیش بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ تفصیل بتاؤ"...... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ میں دلیر سنگھ کا چھوٹا بھائی ہوں ۔ میں ایک کام کے سلسلے میں دوسرے گاؤں گیا ہوا تھا ۔ میں جب واپس آیا تو حویلی میں قتل عام ہوا ہوا تھا ۔ تہہ خانے میں ایک کرسی ٹوٹی پڑی تھی جس کے ساتھ رسیاں لٹک رہی تھیں ۔ وہاں دلیر سنگھ اور اس کے پاکیشیائی دوست ماجھو کی گولیوں سے چھلنی لاشیں پڑی تھیں ۔ اس

کے ساتھ ان کے دو آدمیوں کی لاشیں بھی پڑی تھیں۔ اسی طرح باقی کمروں اور صحن میں بھی لاشیں پڑی تھیں۔ ان سب کو گولیاں ماری گئی تھیں۔ دلیر سنگھ اور ماجھو کے علاوہ بارہ افراد کو ہلاک کیا گیا ہے جناب"...... سوبھا سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نے یہ سب کیا ہے"...... کرنل جگدیش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب تک جو معلومات ہوئی ہیں ان کے مطابق یہ کارروائی ایک لڑکی نے کی ہے جو کار میں پاکیشیا کی طرف سے آئی تھی۔ اس کی کار اندر حویلی میں کھڑی رہی۔ اسے دلیر سنگھ اور ماجھو نے قابو میں کر لیا اور پھر اسے تہہ خانے میں لے گئے جہاں دو مسلح آدمی موجود تھے۔ اسے کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا۔ یہ تمام باتیں مجھے ایک ایسے آدمی نے بتائی ہیں جو اس کارروائی میں شریک رہا اور پھر دلیر سنگھ نے اسے کسی کام کے لئے بھجوا دیا تھا۔ وہ جب واپس آیا تو سب کچھ تباہ ہو چکا تھا۔ کار بھی غائب تھی اور لڑکی بھی۔ حویلی میں موجود سب افراد ختم ہو چکے تھے۔ ویسے علاقے کے لوگوں نے بھی بتایا ہے کہ انہوں نے کار پاکیشیائی سرحد کی طرف سے آتے اور پھر اسے واپس جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ کار میں ایک لڑکی موجود تھی اور وہی اسے چلا رہی تھی۔ جس آدمی نے مجھے پہلی تفصیل بتائی ہے اس نے بتایا ہے کہ اس لڑکی کا نام روزی راسکل تھا اور بے حد غصیلی اور خطرناک لڑکی تھی۔ اس نے حویلی کے ایک ملازم راجندر کو بھی معمولی بات

پر ہلاک کر دیا تھا"...... سوبھا سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب کیوں ہوا"...... کرنل جگدیش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہو سکا جناب۔ ویسے اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ لڑکی ماجھو سے کسی پیشہ ور قاتل کا حوالہ دے کر پوچھ رہی تھی کہ کافرستان کے اعلیٰ حکام نے اس پیشہ ور قاتل سے کسی سائنس دان کو ہلاک کرایا تھا"...... سوبھا سنگھ نے کہا تو کرنل جگدیش بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا اس نے سائنس دان کا نام بھی لیا تھا"...... کرنل جگدیش نے تیز لہجے میں کہا۔

"جس آدمی نے بتایا ہے اسے دلیر سنگھ نے بتایا تھا۔ بعد میں دلیر سنگھ بھی مارا گیا"...... سوبھا سنگھ نے جواب دیا۔

"اب دلیر سنگھ کی جگہ کس نے لی ہے"...... کرنل جگدیش نے پوچھا۔

"اس کا بیٹا دیپ سنگھ ہے جناب۔ وہ دارالحکومت گیا ہوا ہے۔ اسے اطلاع دے دی گئی ہے۔ وہ واپس آ کر اس کی جگہ سنبھالے گا کیونکہ میں تو ان چکروں میں نہیں پڑا کرتا"...... سوبھا سنگھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اس سے بات کر لیں گے"...... کرنل جگدیش نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے اور کیوں ڈاکٹر شوائل کے قاتل کے بارے میں پوچھ گچھ کرتی پھر رہی ہے۔ اسے کس نے بتایا ہو گا کہ یہ کام کافرستانی حکام نے کیا ہے"...... کرنل جگدیش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا میں راجر سے بات کراؤ"...... کرنل جگدیش نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ راجر گو کافرستانی تھا لیکن طویل عرصہ سے پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک کلب چلا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اسلحہ اور منشیات کے کاروبار میں بھی شریک تھا۔ کرنل جگدیش نے اسے پاکیشیا میں ڈیفنس سیل کا نمائندہ بھی مقرر کر رکھا تھا۔ ویسے بھی وہ کرنل جگدیش کا خاصا گہرا دوست تھا۔ اس نے راجر سے اس روزی راسکل کے بارے میں تفصیل پوچھنے کا سوچا تھا کیونکہ یہ عجیب سا نام تھا۔ کسی عورت کے نام کے ساتھ راسکل کا لفظ عجیب سا لگتا تھا اور وہ لڑکی اس قدر تربیت یافتہ اور فعال تھی کہ باوجود بندھی ہونے کے وہ نہ صرف وہاں سے نکل گئی بلکہ اس نے وہاں قتل عام بھی کر دیا اور پھر وہ وہاں پوچھنے بھی اس کے بارے میں گئی تھی کیونکہ یہ کام دلیر سنگھ اور ماجھو کے ذریعے کرنل جگدیش نے ہی کرایا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"پاکیشیا میں راجر لائن پر ہے جناب"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ہیلو۔ راجر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل جگدیش بول رہا ہوں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کوئی خاص بات کرنل جگدیش کہ آپ نے خود کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ تم سے پاکیشیا کے بارے میں چند معلومات حاصل کرنی تھیں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات"...... راجر نے چونک کر پوچھا۔

"کیا تم کسی روزی راسکل نام کی لڑکی کو جانتے ہو"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... راجر کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"یہ کون ہے اور اس کا کس ایجنسی سے تعلق ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اس کا کسی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انڈر ورلڈ میں کام کرتی رہتی ہے۔ انتہائی دلیر، بے خوف اور جارحانہ مزاج کی لڑکی ہے

ہر لمحہ ہر وقت ہر آدمی سے لڑنے کے لئے تیار رہتی ہے اور لڑائی بھڑائی کے فن میں خاصی ماہر بھی ہے۔ پہلے یہ کمیشن پر دوسروں کے لئے ڈکیتی وغیرہ اور انڈر ورلڈ میں گروپس کے خلاف کام کرتی تھی لیکن اب اس نے اپنا ایک کلب کھول لیا ہے اور وہاں جنرل مینجر کے طور پر بیٹھتی ہے"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اگر اس کا کسی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر یہ کافرستان کے خلاف کیوں کام کر رہی ہے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کافرستان کے خلاف۔ اوہ نہیں۔ یہ اس قسم کی لڑکی نہیں ہے ارے ہاں۔ ایک بات مجھے یاد آ گئی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ یہ انڈر ورلڈ میں کام کرنے والے ایک آدمی ٹائیگر کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتی ہے لیکن ٹائیگر اسے گھاس نہیں ڈالتا اور یہ اس سے لڑتی بھی رہتی ہے اور نرم رویہ بھی رکھتی ہے اور یہ ٹائیگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران کا شاگرد ہے۔ اس لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ عمران کے ذریعے ٹائیگر نے کافرستان کے سلسلے میں اس روزی راسکل کے ذمے کوئی کام لگایا ہو"...... راجر نے جواب دیا تو کرنل جگدیش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اس کے ذہن میں اٹھنے والے ہر سوال کا جواب اسے مل گیا تھا کہ روزی راسکل کیوں کافرستانی حکام کے بارے میں پوچھتی پھر رہی تھی۔

" کیا تم اس روزی راسکل کو ہلاک کرا سکتے ہو"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

" سوری کرنل۔ اس کے ہلاک ہونے پر ٹائیگر اور اس کا باس حرکت میں آجائیں گے اور پھر معاملات لازماً بگڑ کر رہ جائیں گے۔ وہ انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں"...... راجر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" روزی راسکل کے کلب کا کیا نام ہے"...... کرنل جگدیش نے پوچھا۔

" روز کلب"...... راجر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ شکریہ"...... کرنل جگدیش نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے پاکیشیا کے رابطہ نمبر پریس کر کے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے اور انکوائری آپریٹر سے اس نے روز کلب کا نمبر پوچھ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے رابطہ نمبر اور پھر روز کلب کا نمبر پریس کر دیا۔

" روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" روزی راسکل سے بات کراؤ۔ میں گولڈن کلب کا جنرل مینجر انتھونی بول رہا ہوں"...... کرنل جگدیش نے ویسے ہی ایک کلب کا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ دارالحکومت میں نجانے کتنے معروف اور کتنے غیر معروف کلب ہوں گے۔

" وہ آفس میں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ کب آئیں گی اس لئے کوئی پیغام ہو تو نوٹ کرا دیں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" میں کل پھر فون کروں گا"...... کرنل جگدیش نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" میں خواہ مخواہ ٹچی ہو رہا ہوں۔ یہ روزی راسکل، ٹائیگر یا عمران میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ انہیں تو میرے بارے میں علم ہی نہیں ہو سکتا۔ مجھے ڈیفنس سیکرٹری کے احکامات کی طرف توجہ کرنی چاہئے "...... کرنل جگدیش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ یہ تاثرات بتا رہے تھے کہ اس نے سب کچھ اپنے ذہن سے جھٹک دیا ہے۔

عمران رانا ہاؤس سے واپس اپنے فلیٹ پر آگیا تھا کیونکہ اس نے ٹائیگر کو ماجھو کو اٹھا کر لانے کے لئے بھیجا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اس کام میں تین چار گھنٹے بہرحال لگ ہی جائیں گے اس لئے جوزف کو کہہ کر وہ واپس آگیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جب ٹائیگر ماجھو کو لے کر آئے گا تو جوزف اسے فلیٹ پر اطلاع دے دے گا لیکن اسے فلیٹ پر آئے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے لیکن جوزف کی کال نہ آئی تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ ٹائیگر کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ وہ ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر سے رابطہ کرے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنے اس ارادے پر عمل کرتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ لے آئے ہو ماجھو کو۔ وہ جوزف کہاں ہے۔ اس نے فون کیوں نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"ماجھو کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسی سلسلے میں آپ سے بات کرنی ہے۔ آپ اجازت دیں تو میں فلیٹ آجاؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آجاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مزید آگے بڑھنے کا کلیو ختم کرنے کے لئے ماجھو کو ہلاک کر دیا گیا ہے ویسے اس کے خیال کے مطابق یہ حماقت ٹائیگر نے کی تھی کہ وہ صرف کارلیف کو اٹھا کر لے آیا تھا اور ماجھو کو وہیں چھوڑ آیا تھا۔ اگر وہ ماجھو کو بھی ساتھ لے آتا تو اب یہ نتیجہ نہ نکلتا۔ لامحالہ ماجھو نے ہوش میں آکر اپنے باس سے رابطہ کیا ہو گا اور انہوں نے کلیو کو روکنے کے لئے فوری طور پر ماجھو کو ہی ہلاک کرا دیا ہو گا لیکن ظاہر ہے اب مزید کیا ہو سکتا تھا۔ ویسے بھی عمران کو اس معاملے میں اس لئے بھی کچھ زیادہ دلچسپی نہ تھی کہ براہ راست یہ پاکیشیا کے مفادات کا مسئلہ نہ تھا۔ وہ صرف سر سلطان کی وجہ سے اس میں دلچسپی لے رہا تھا اس کے خیال کے مطابق خلائی میزائل سازی میں نہ ہی کافرستان داخل ہوا تھا اور نہ ہی پاکیشیا۔ یہ سپر پاورز کا کھیل تھا۔ وہ بیٹھا یہی سب کچھ سوچ رہا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی اور پھر سلیمان کے

قدموں کی باہر جاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کون ہے"...... دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیسے ہو سلیمان"...... چند لمحوں بعد سلام دعا کے بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہوں۔ تم سناؤ۔ گوشت مل رہا ہے یا گھاس پر ہی گزارہ ہے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ٹائیگر کے ہنسنے کی آواز بھی سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر سٹنگ روم میں داخل ہوا اور اس نے سلام کیا تو عمران نے اسے سلام کا جواب دینے کے بعد بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تم نے سلیمان کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ کیوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا جواب دیتا۔ اگر میں گوشت کا نام لیتا تو وہ مجھے فوراً آدم خور ڈکلیئر کر دیتا اور اگر گھاس کہتا تو نجانے کیا نام دے دیتا اس لئے جواب نہ ہی دینا بہتر تھا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے جواب نہ دے کر اپنے آپ کو صرف چائے تک ہی محدود کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلیمان نے ڈنر میں گوشت کی ڈش بھی بنائی ہے اور ساتھ ہی ساگ کی بھی۔ اس کا مطلب تھا کہ تم اگر گوشت کھاتے ہو تو

تمہیں ڈنر میں گوشت کی ڈش پیش کی جائے اور اگر گھاس کھاتے ہوئے تو ساگ پیش کر دیا جائے جبکہ تم نے کوئی جواب نہیں دیا اس لئے ڈنر ختم اور صرف چائے مل جائے گی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ابھی تو ڈنر کا وقت کہاں ہوا ہے باس"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ واقعی چائے اور سنکو وغیرہ لے آیا تھا۔

" ٹائیگر میرا شاگرد ہے اور تم اسے صرف چائے اور سنکو پر ٹرخا رہے ہو۔ کیا کہے گا کہ استاد اس قدر مفلس اور قلاش ہے کہ کوئی تکلف ہی نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہار شاگرد اپنے استاد کے بارے میں وہ کچھ بھی جانتے ہیں جو باہر کے لوگ نہیں جانتے اور یہ تو سب کو معلوم ہے کہ آپ ہمیشہ سے فارغ الجیب رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے برتن میز پر رکھتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ اس کے علاوہ بھی میرے پاس کوئی ایسی صلاحیت ہے جس سے لوگ ابھی تک ناواقف ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر اور قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک اور صفت بھی ہوتی ہے فارغ العقل"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ خالی ٹرالی کو ایک طرف کر کے تیزی سے واپس مڑ گیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم ہنس رہے ہو جبکہ یہ رونے کا مقام ہے کہ تمہارا استاد فارغ العقل قرار دے دیا گیا ہے اور ایسے استاد کا شاگرد کیا کہلائے گا"۔ عمران نے مصنوعی انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

" فارغ الذہن"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے برجستہ جواب دیا اور عمران بھی اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ارے ہاں۔ ہم دوسری باتوں میں پڑ گئے۔ تم گئے تھے ماجھو کو لینے اور ابھی تم نے بتایا ہے کہ ماجھو کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تمہارے آنے سے پہلے میں یہی سوچ رہا تھا کہ کاش تم فارغ الذہن نہ ہوتے تو اس ماجھو کو بھی کارلیف کے ساتھ ہی لے آتے کیونکہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ کارلیف کو اس انداز میں وہاں سے لے آنے کے بعد لامحالہ اس سارے معاملے کے عقب میں جو قوتیں ہیں انہوں نے فوراً ماجھو کو ہلاک کر دینا ہے کیونکہ اصل آدمی کارلیف نہیں بلکہ ماجھو تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے قدرے سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ماجھو کو روزی راسکل نے ہلاک کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران کی تفصیلی بات انتہائی تحمل سے سننے کے بعد ٹائیگر نے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

" روزی راسکل نے۔ کیا مطلب۔ کیوں۔ کیا وہ اس سارے معاملے کے عقب میں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"یہی بات معلوم کرنے کے لئے میں آپ سے اجازت لینے آیا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ روزی راسکل آسانی سے زبان نہیں کھولے گی"...... ٹائیگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا اس ساری کارروائی کے پیچھے روزی راسکل ہے"...... عمران کے لہجے سے نمایاں تھا کہ اسے اس بات پر یقین نہیں آرہا۔

"باس۔ میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں۔ میں آپ کے حکم پر کار لے کر جب ماجھو کے ڈیرے پر گیا تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ ماجھو کافرستانی سرحد کے اندر ایک گاؤں میں اپنے دوست دلیر سنگھ سے ملنے گیا ہے اور وہاں سے ہی مجھے معلوم ہوا کہ تقریباً دو گھنٹے پہلے ایک لڑکی کار میں سوار یہاں آئی تھی اور وہ بھی ماجھو کا پوچھ رہی تھی اور پھر وہ یہاں کے ایک آدمی کو ساتھ لے کر دلیر سنگھ کی حویلی پر گئی تھی اور اسے یہاں سے واپس جاتے بھی دیکھا گیا ہے۔ کار کے بارے میں جو تفصیل معلوم ہوئی اور اس لڑکی کا جو حلیہ معلوم ہوا ہے اس سے بات ثابت ہو گئی کہ یہ لڑکی روزی راسکل تھی۔ میں کار لے کر سرحدی گاؤں چلا گیا۔ وہاں کا منظر عجیب تھا۔ دلیر سنگھ کی حویلی میں قتل عام ہوا تھا۔ دلیر سنگھ، ماجھو اور دلیر سنگھ کے بارہ آدمیوں کی لاشیں وہاں پڑی تھیں۔ وہاں مجھے دلیر سنگھ کا بھائی سوبھا سنگھ ملا۔ اس نے جو تفصیل بتائی جو اسے وہاں کے ایک آدمی نے بتائی تھی اس کے مطابق روزی راسکل وہاں پہنچی۔ اس نے غصے میں آکر دلیر

سنگھ کا ایک آدمی ہلاک کر دیا۔ دلیر سنگھ نے مکاری سے کام لیتے ہوئے روزی راسکل کو کسی گیس کی مدد سے بے ہوش کر دیا اور پھر اس حویلی کے نیچے تہہ خانے میں روزی راسکل کو ایک کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد وہ آدمی کسی کام سے دوسرے گاؤں چلا گیا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو روزی راسکل کار میں سوار ہو کر واپس جا چکی تھی۔ اس تہہ خانے میں کرسی ٹوٹی پڑی تھی جس کے ساتھ رسیاں لٹک رہی تھیں۔ اس تہہ خانے میں دلیر سنگھ، ماجھو اور دلیر سنگھ کے دو مسلح آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور اسی طرح دوسرے کمروں اور صحن میں بھی لاشیں پڑی تھیں۔ روزی راسکل نے واقعی وہاں قتل عام کر دیا تھا"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ماجھو کے پیچھے وہاں تک پہنچ گئی۔ پھر جب ان گھٹیا لوگوں نے اس کے بارے میں کچھ اور سوچا ہو گا تو اس نے وہاں سب کو ہلاک کر دیا اور واپس آگئی۔ لیکن وہ ماجھو سے ملنے کیوں گئی تھی۔ اس کا ماجھو سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہی بات معلوم کرنے کے لئے تو میں آپ سے اجازت لینے آیا ہوں کیونکہ ظاہر ہے وہ سیدھی طرح تو کچھ نہ بتائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو تم میری اجازت چاہتے ہو تاکہ اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کرو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"باس ۔ وہ ٹیڑھی کھیر ہے"...... ٹائیگر نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ مجرم یا کوئی دشمن نہیں ہے ۔ مجھے ۔اب تک جس حد تک میں اسے سمجھا ہوں وہ ہم دونوں سے زیادہ محب وطن ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا مزاج اور سوچ کا زاویہ عام عورتوں جیسا نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم جو بھی اور جس قدر بھی اس پر تشدد کرو اس نے جان دے دینی ہے لیکن زبان نہیں کھولنی ۔اس لئے تمہیں اسے اس انداز میں ٹریٹ کرنا ہو گا کہ وہ خود ہی سب کچھ بتا دے"...... عمران نے سرد لہجے میں اور کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"باس ۔اس سے نرم لہجے میں بات کرو تو وہ اور زیادہ اکڑ جاتی ہے ۔ سخت لہجے میں بات کرو تو لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے ۔ اب آپ بتائیں میں کیا کروں"...... ٹائیگر نے قدرے زچ ہو جانے والے لہجے میں کہا۔

"اب روزی راسکل کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"معلوم نہیں باس ۔ میں تو سیدھا آپ کی طرف آ گیا ہوں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کے کلب فون کرو اور میری بات کراؤ"...... عمران نے سائیڈ پر پڑا ہوا فون اٹھا کر ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران سلیمان خاموشی سے آیا اور برتن اٹھا کر ٹرالی پر رکھ کر واپس

چلا گیا تھا ۔چونکہ وہ عمران کا مزاج شناس تھا اس لئے اس کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا تھا ۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا ۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"روز کلب"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں ۔روزی راسکل سے بات کراؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میڈم ابھی ایک گھنٹہ پہلے چارٹرڈ طیارے سے کافرستان چلی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"وہاں کا کوئی رابطہ نمبر یا وہ وہاں کس کے پاس گئی ہے اور کہاں رہے گی"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ کچھ بتا کر نہیں گئیں ۔ صرف اتنا کہہ کر گئی ہیں کہ انہیں فوری طور پر کافرستان جانا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ایئر پورٹ سے معلوم کرو کہ کیا روزی راسکل طیارہ چارٹرڈ کرا

کر کافرستان گئی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایئر پورٹ فون کرنا شروع کر دیا۔ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد ایئر پورٹ سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ روزی راسکل ایک چھوٹا طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان گئی ہے اور فلائٹ کا جو وقت بتایا گیا ہے اس کے مطابق تو اسے وہاں پہنچے ہوئے بھی نصف گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا۔

"کیا تمہیں کافرستان میں اس کے دوستوں کے بارے میں علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مزید کیا کیا جا سکتا ہے۔ جب وہ واپس آئے گی تو اس سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے اور ویسے بھی ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ پھر آپ کی اجازت ہے کہ میں روزی راسکل سے معلومات حاصل کر لوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے معلومات ضرور حاصل کرنی ہیں لیکن اس سے اس کے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے۔ روزی راسکل کا مزاج اب تم کافی حد تک سمجھ چکے ہو اس لئے بغیر کسی تشدد کے تم آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ بس صرف اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھا کرو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر عمران کو سلام کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ جب بیرونی دروازہ بند ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ سرداور کی رہائش گاہ پر فون کر رہا تھا کیونکہ عام طور پر سرداور اس وقت لیبارٹری سے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جایا کرتے تھے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے جواباً کہا۔

"کیا بات ہے۔ خیریت ہے۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"۔ دوسری طرف سے سرداور کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"میں سنجیدہ ہوتا تو صرف اپنا نام بلکہ نام کے ابتدائی حروف اے آئی کہتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے وہ حقیر فقیر والے القاب نہیں بولے اس لئے پوچھ رہا تھا"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ ان کے لئے مخصوص ہیں جن سے کچھ مفادات ملنے کے امکانات ہوں۔ آپ سے تو سوائے بودار گیسوں اور خوفناک ریز کے علاوہ اور کیا مل سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے

اختیار ہنس پڑے۔

" ہاں ۔ ایسا تو ہے ۔ بہرحال تم بتاؤ تم نے اس وقت فون کیوں کیا ہے کیونکہ سوائے خصوصی معاملات کے تم اس وقت فون نہیں کرتے"...... سرداور نے کہا۔

" یہ بتائیں کیا پاکیشیا خلائی میزائل کے دور میں داخل ہو چکا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... سرداور کا لہجہ چونکا ہوا تھا۔

" سرسلطان نے سلوایا کے جس ڈاکٹر شوائل کے فارمولے کے سلسلے میں کام میرے ذمے لگایا ہے اس سلسلے میں پوچھ رہا تھا۔

" لیکن اس کا پاکیشیائی میزائل سازی سے کیا تعلق"...... سرداور نے کہا۔

" اس سارے معاملے کے پس منظر میں بار بار کافرستان سامنے آ رہا ہے ۔ گو ابھی سکرین پر دھند ہے لیکن کافرستان کا خاکہ واضح ہے اس لئے پوچھ رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر شوائل کی ہلاکت کے پیچھے کافرستان کا ہاتھ ہے"...... سرداور نے چونک کر کہا۔

" فی الحال حتمی طور پر تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن امکانات بہرحال موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

" پھر تو تمہیں بتانا پڑے گا کہ پاکیشیا خلائی میزائل سازی میں

قدم رکھ چکا ہے ۔ گو اس سلسلے میں ابھی تک صرف ابتدائی کام ہو رہا ہے لیکن بہرحال ہو رہا ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

" کیا آپ کو معلوم ہے کہ ڈاکٹر شوائل کا فارمولا کیا تھا اور کیا پاکیشیا میں جس میزائل پر کام ہو رہا ہے وہ اس سے ایڈوانس تھا یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" تم نے جب مجھے ڈاکٹر شوائل کے بارے میں بتایا تھا تو میں نے اپنے طور پر اس بارے میں معلومات حاصل کی تھیں ۔ ان معلومات کے مطابق ڈاکٹر شوائل نہ صرف پاکیشیا بلکہ سپر پاورز سے بھی زیادہ ایڈوانس فارمولا کے خالق تھے ۔ ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا یا روسیاہ کے پاس اس سے ملتے جلتے خلائی میزائل ہوں لیکن بہرحال باقی سپر پاورز سے یہ کافی ایڈوانس تھا اور اس کا علم اب ہوا ہے ورنہ شاید حکومت پاکیشیا ڈاکٹر شوائل سے اس فارمولے کا سودا کر لیتی"۔ سرداور نے کہا۔

" لیکن بتایا تو یہ گیا ہے کہ ڈاکٹر شوائل پاکیشیا میں رہ کر شوگران سے اس کا سودا کرنے والے تھے جبکہ آپ نے بتایا ہے کہ شوگران کے سائنس دانوں کو اس معاملے کا سرے سے علم ہی نہ تھا کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ یہ کس قدر ایڈوانس فارمولا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" حکومت شوگران سے کوئی بات چیت ہو رہی ہو تو میں کہہ نہیں سکتا ۔ بہرحال وہاں خلائی میزائل پر کام کرنے والے سائنس

دانوں کو اس کا علم نہ تھا۔ البتہ ایک اور خیال مجھے آرہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت شوگران ابھی ابتدائی بات چیت کر رہی ہو تاکہ فارمولا اپنے سائنس دانوں سے ڈسکس کر کے یہ سودا کرے اور اس سے پہلے ہی ڈاکٹر شوائل ہلاک ہو گیا ہو"...... سرداور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا ہی ہو گا ۔ اچھا یہ بتائیں کہ کیا کافرستان خلائی میزائل سازی پر کام کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہمیں اس سلسلے میں ایک رپورٹ ملی ہے کہ کافرستان نے کافرستان کے شمال مشرقی پہاڑی علاقہ پرتاب پورہ میں ایک ایسی لیبارٹری تیار کرائی ہے جس میں خلائی میزائل سازی پر کام ہو سکتا ہے کیونکہ تمام مشینزی ایکریمیا سے حاصل کی گئی ہے اور وہ بھی حکومت ایکریمیا کے نوٹس میں لائے بغیر۔ لیکن یہ صرف رپورٹ ہے حتمی رپورٹ نہیں ہے"...... سرداور نے کہا۔

" وہاں اگر کام ہو تو کافرستان کا کون سا سائنس دان وہاں کا انچارج بن سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ڈاکٹر شرما۔ وہ طویل عرصہ تک ایکریمیا کی ایسی لیبارٹریوں میں کام کرتے رہے ہیں جہاں خلائی میزائل سازی پر کام ہوتا رہا ہے اور گزشتہ دو سالوں سے مستقل طور پر وہ کافرستان واپس آچکے ہیں ۔ انتہائی قابل سائنس دان ہیں"...... سرداور نے کہا۔

" کیا وہ آپ کے دوست بھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یہ بات پوچھنے سے اگر تمہارا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے پوچھوں کہ کیا کافرستان خلائی میزائل پر کام کر رہا ہے تو یہ غلط ہے ۔ نہ میں پوچھ سکتا ہوں اور نہ ہی وہ بتائیں گے"...... سرداور نے جواب دیا۔

" آپ کی بات درست ہے ۔ بہرحال میں معلوم کر لوں گا ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ سرداور نے جو کچھ بتایا تھا اس سے بہرحال اس بات کا امکان موجود تھا کہ کافرستان نے ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کرا کر یہ فارمولا حاصل کر لیا ہے اور شاید اس کی سن گن روزی راسکل کے کانوں میں بھی پڑ گئی ہو اور وہ اس کی تصدیق کے لئے کافرستان گئی ہو ۔ بہرحال اب جب تک وہ واپس نہیں آجاتی اس سلسلے میں مزید کچھ نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے عمران نے سر جھٹک کر اس معاملے کو ختم کر کے دوبارہ رسالے کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔

ٹیکسی کافرستان دارالحکومت کی سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر روزی راسکل بیٹھی ہوئی تھی ۔ اس نے جینز کی پینٹ اور براؤن لیدر کی لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی ۔ اس کے بال چونکہ مردوں کی طرح کٹے ہوئے تھے اس لئے ایک نظر میں اسے لڑکا سمجھ لیا جاتا تھا ۔ اس نے آنکھوں پر کالے شیشے کی عینک لگا رکھی تھی ۔

"مس ۔ میں آپ کو کلب کے کمپاؤنڈ میں چھوڑ دوں گا کیونکہ یہ کلب انتہائی خطرناک جرائم پیشہ افراد سے بھرا رہتا ہے اور یہ لوگ جبراً ٹیکسی میں بیٹھ بھی جاتے ہیں اور کرایہ بھی نہیں دیتے "۔ ادھیڑ عمر ٹیکسی ڈرائیور نے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے "....... روزی راسکل نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ کے

قریب رک گئی ۔ عمارت پر راشٹر کلب کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا جس کے ساتھ ایک عورت کی تصویر تھی جو لائٹوں کے جلنے بجھنے کی وجہ سے ناچتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی ۔ ٹیکسی کے رکتے ہی روزی راسکل نیچے اتری ۔ اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور ساتھ ہی ٹپ بھی دے دی ۔ ٹیکسی ڈرائیور نے سلام کیا اور تیزی سے کار کو آگے لے گیا تو روزی راسکل مڑی اور کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی چونکہ شام کا وقت تھا اس لئے کلب میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا ۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی لیکن وہ سب انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے دکھائی دے رہے تھے ۔ وہ سب اس طرح بار بار روزی راسکل کو دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو ۔ ایک دو نے سیٹی بھی بجائی لیکن روزی راسکل بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی ۔ وہ ایسے ماحول کی عادی تھی اور دوسری بات یہ کہ وہ یہاں ایک خاص کام سے آئی تھی اس لئے وہ نہیں چاہتی تھی کہ خواہ مخواہ دوسروں سے الجھ کر اصل کام کی بجائے کسی اور بکھیڑے میں پڑ جائے ۔ راشٹر کلب کا مالک کافرستان کا ایک خاصا بڑا غنڈہ اور گینگسٹر تھا ۔ اس کا نام شنکر تھا اور شنکر کے ہاتھ یہاں کافرستان میں کافی لمبے تھے اور شنکر سے اس کی پاکیشیا میں کئی ملاقاتیں ہو چکی تھیں ۔ ایک بار تو شنکر سے لڑائی بھی ہو چکی تھی اور اس نے شنکر جیسے لڑاکا غنڈے کا وہ حشر کیا تھا کہ شنکر خود حیران رہ گیا تھا اور پھر غنڈوں کے مخصوص انداز میں وہ جب روزی راسکل سے مرعوب ہو گیا تو

اس نے اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا دیا اور روزی راسکل نے بھی اس سے دوستی کر لی تھی ۔ اس کے بعد بھی اس کی کئی ملاقاتیں ہوئی تھیں کیونکہ شیکر اسلحے اور منشیات کے کاروبار سے منسلک تھا اور بڑی بڑی کنسائنمنٹس کے سلسلے میں وہ اکثر پاکیشیا کا چکر لگاتا رہتا تھا جبکہ روزی راسکل پہلی بار یہاں آئی تھی ۔ ہال میں داخل ہو کر وہ ابھی ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہی تھی کہ یکلخت وہاں موجود ایک لحیم شحیم غنڈے نے اٹھ کر اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔

"آؤ پٹاخہ ۔ کہاں جا رہی ہو ۔ رام داس تو یہاں بیٹھا ہے" ۔ اس غنڈے نے بڑے بدمعاشانہ لہجے میں کہا ۔ اس کے اس فقرے پر ادھر ادھر موجود افراد بے اختیار ہنس پڑے لیکن دوسرے ہی لمحے پٹاخ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی رام داس جب اچھل کر سائیڈ پر بیٹھے ہوئے افراد سے ٹکرایا تو پورے ہال پر یکلخت خاموشی طاری ہو گئی ۔ یہ تھپڑ روزی راسکل نے رام داس کو مارا تھا۔

"اب آئی ہے آواز پٹاخے کی تمہیں"...... روزی راسکل نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"اب یہ پٹاخہ بھی سنو"...... روزی راسکل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کے دھماکوں سے رام داس جو شاید سکتے کے عالم میں کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی ایک عورت نے

اس پر ہاتھ اٹھایا ہے، چیختا ہوا پلٹ کر پیچھے پڑی ہوئی میز پر گرا اور پھر رول ہو کر نیچے فرش پر جا گرا جبکہ اس کے باقی ساتھی چیختے ہوئے اٹھ کر دور دور دوڑ گئے ۔ یہ سب کچھ زیادہ سے زیادہ دس بارہ سیکنڈ میں مکمل ہو گیا اور روزی راسکل اس طرح دوبارہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جیسے اس کا اس واقعہ سے سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہو ۔ ہال میں خاموشی طاری تھی ۔ کاؤنٹر پر موجود دو لڑکیاں اور ایک مرد حیرت سے بت بنے روزی راسکل کو اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔

"شیکر سے کہو کہ پاکیشیا سے روزی راسکل آئی ہے"...... روزی راسکل نے اونچی آواز میں مگر فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ادھر ۔ ادھر راہداری میں ان کا آفس ہے"...... کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے قدرے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا تو روزی راسکل مڑ کر اس راہداری کی طرف بڑھ گئی اور پھر وہ جیسے ہی راہداری میں داخل ہوئی اسے اپنے پیچھے یکلخت اس طرح شور سنائی دیا جیسے کسی نے خوفناک قسم کی موسیقی کا ریکارڈ اچانک چلا دیا ہو ۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک مسلح دربان کھڑا تھا۔

"شیکر بیٹھا ہے"...... روزی راسکل نے اس دربان کے قریب پہنچ کر ایسے لہجے میں کہا جیسے شیکر گلیوں میں پھرنے والے کسی آوارہ لڑکے کا نام ہو۔

"باس اندر ہیں ۔ مگر تم کون ہو"...... دربان نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے ہال میں فائرنگ کی آواز نہیں سنی تھی "....... روزی راسکل نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ مگر یہاں تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے ۔ مگر تم کون ہو اور یہاں کیسے آئی ہو "....... دربان اب پوری طرح سنبھل گیا تھا ۔ اس کے لہجے میں اب سختی کا تاثر ابھر آیا تھا۔

" وہ فائرنگ میں نے کی تھی اور اب تم میرے لئے دروازہ کھولو ورنہ "....... روزی راسکل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" اچھا ۔ اچھا "....... دربان بری طرح گھبرا گیا تھا ۔ مشین پسٹل دیکھنے سے زیادہ وہ شاید اس بات سے گھبرا گیا تھا کہ آنے والی نے ہال میں فائرنگ کی تھی اور اس کے باوجود وہ اطمینان سے اندر آ رہی تھی ۔ دربان نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو روزی راسکل اس طرح اکڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی جیسے ذاتی آفس میں داخل ہو رہی ہو ۔ آفس میں موجود بڑی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک گینڈے نما آدمی نے دروازہ کھلنے کی آواز سن کر سر اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" تم ۔ روزی راسکل تم اور یہاں ۔ بغیر اطلاع دیئے "....... اس گینڈے نما آدمی نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ یہ شیکھر تھا ۔ اس کلب کا مالک اور جنرل مینجر ۔ مشہور غنڈہ اور گینگسٹر۔

" کاؤنٹر پر موجود تمہارے آدمیوں نے اگر تمہیں میری آمد کی اطلاع نہیں دی تو اس میں میرا کیا قصور ہے "....... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شیکھر بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ تو رام داس کو ہلاک کرنے والی تم تھی ۔ اوہ ۔ مجھے بتایا گیا کہ ایک اجنبی لڑکی نے ایسا کیا ہے ۔ وہ تمہیں جانتے ہی نہ تھے اس لئے وہ تمہارے بارے میں نہ بتا سکے ۔ بیٹھو ۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے کلب میں تمہارے ساتھ بدتمیزی کی گئی لیکن تم نے بھی اس کا جواب شاندار دیا ہے "....... شیکھر نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزی راسکل میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی اور شیکھر بھی دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا پیو گی "....... شیکھر نے پوچھا۔

" صرف ایک گلاس جوس کا منگوا لو ۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں شراب نہیں پیا کرتی "....... روزی راسکل نے کہا تو شیکھر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے کسی کو جوس لانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" کیسے آنا ہوا ۔ تم مجھے فون کر دیتی ۔ تمہارا کام ہو جاتا "۔ شیکھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" فون پر ایسے معاملات نہ بتائے جا سکتے ہیں اور نہ ہی سنے جا سکتے ہیں اس لئے مجھے خود آنا پڑا ہے "....... روزی راسکل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ کوئی خاص معاملہ ہے ۔ بتاؤ مجھے اور یقین رکھو کہ میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ تمہاری مدد کر سکوں"....... شیکھر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"آئندہ مدد یا امداد کا لفظ منہ سے دوبارہ نہ نکالنا ۔ میں تم سے کوئی مدد یا امداد لینے نہیں آئی ۔ سمجھے"....... روزی راسکل کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"اوہ سوری ۔ میرا یہ مطلب نہ تھا جو تم نے سمجھا ہے"....... شیکھر نے فوراً معذرت کرتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے میں جوس کے دو گلاس رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں دونوں کے سامنے ایک ایک گلاس رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

"تم اسلحے کے لئے کام کرنے والے ایک کافرستانی اسمگر دلیر سنگھ سے تو واقف ہو جو کافرستانی سرحد پر ایک گاؤں میں رہتا ہے اور جس کے تعلقات پاکیشیائی سرحدی گاؤں میں رہنے والے اسلحے کے اسمگر ماجھو سے ہیں"....... روزی راسکل نے کہا۔

"ہاں ۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں لیکن یہ دونوں تو بہت چھوٹے لوگ ہیں"....... شیکھر نے جوس کا گلاس اٹھا کر گھونٹ لے کر گلاس واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ان چھوٹے لوگوں نے ایک بہت بڑا کام کیا ہے"....... روزی راسکل نے کہا تو شیکھر چونک پڑا۔

"کون سا کام"....... شیکھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دلیر سنگھ نے کافرستان کے کسی کرنل جگدیش کے کہنے پر ماجھو کے ذریعے پاکیشیا میں ایک پیشہ ور قاتل ڈاگ جانسن کو سلوایا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کرنے کا معاہدہ کیا اور پھر ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر دیا گیا"....... روزی راسکل نے کہا۔

"تو پھر تمہارا اس سلسلے سے کیا تعلق ہے ۔ ایسا تو ہوتا رہتا ہے"....... شیکھر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر شوائل کے پاس ایک قیمتی راز تھا جس کا سودا میری پارٹی کر رہی تھی لیکن پھر اچانک ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر دیا گیا اور وہ قیمتی راز غائب کر ہو گیا ۔ میری پارٹی اب یہ چاہتی ہے کہ جس کے پاس بھی یہ راز ہو وہ اس سے براہ راست بھاری قیمت پر سودا کرنے کے لئے تیار ہے ۔ چنانچہ اس کے لئے مجھے ٹاسک دیا گیا ۔ میں نے ماجھو اور دلیر سنگھ سے پوچھ گچھ کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ کام انہوں نے کافرستان کے کرنل جگدیش کے کہنے پر کرایا ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کرنل جگدیش کے بارے میں کچھ بتائے دونوں ہلاک ہو گئے اس لئے میں یہاں تمہارے پاس آئی ہوں ۔ تم نے خود مجھے بتایا تھا کہ تمہارے یہاں کافرستان میں بہت لمبے ہاتھ ہیں ۔ تمہیں اس کا معقول معاوضہ دیا جائے گا"....... روزی راسکل نے کہا۔

"اس نام کے تو شاید سینکڑوں کرنل کافرستانی فوج میں ہوں کیونکہ یہ عام سا اور خاصا مقبول نام ہے ۔ اس کا کوئی مزید اتا پتہ

بتاؤ تو شاید بات آگے بڑھ سکے"...... شیکھر نے کہا۔

"اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ لیکن اس انداز کا کام عام کرنل نہیں کر سکتا۔ لامحالہ یہ کرنل جگدیش حکومت کافرستان کی کسی ایجنسی سے منسلک ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ یہ ایجنسی ملٹری انٹیلی جنس کی ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"کتنی رقم دو گی"...... شیکھر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"تم اپنی ڈیمانڈ بتاؤ"...... روزی راسکل نے کہا۔

"صرف ایک لاکھ روپے دے دو"...... شیکھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے کوئی دھوکہ دینے کی کوشش کی یا غلط معلومات کو صحیح بنا کر سامنے لے آئے تو پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جو ایک معمولی کام کے لئے ایک لاکھ روپے ادا کر سکتا ہے وہ اس کی سزا بھی اتنی ہی دے سکتا ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"سنو۔ مجھے دھمکی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی اور اس کام کے لئے مجھے ایک کروڑ روپے بھی دیتا تو میں اس کام کی حامی نہ بھرتا کیونکہ یہ کام بہرحال حکومت کافرستان سے متعلق ہے لیکن تم پہلی بار خود چل کر میرے پاس آئی ہو اور میں تمہاری دل سے عزت کرتا ہوں پھر تم نے بتایا ہے کہ صرف معلومات حاصل کر کے آگے اپنی پارٹی کو دینی ہیں جو اس کرنل جگدیش کو معاوضہ دے کر ڈاکٹر شوائل کا قیمتی راز اس سے حاصل کرنا چاہتی ہے اس لئے میں نے

تمہارے کام کی حامی بھر لی ہے اور معاوضہ بھی صرف ایک لاکھ بتایا ہے۔ میرا جس قدر کام کافرستان اور پاکیشیا میں پھیلا ہوا ہے تم سمجھ سکتی ہو کہ ایک لاکھ روپے کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہو سکتی"...... شیکھر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ میں بھی کسی اعتماد پر تمہارے پاس آئی ہوں ورنہ اور بھی بے شمار راستے موجود ہیں۔ بہرحال تمہیں ایک لاکھ روپے مل جائیں گے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تمہاری واپسی کب ہے"...... شیکھر نے پوچھا۔

"جب تم معلومات مہیا کر دو گے لیکن یہ سن لو کہ میں زیادہ دیر یہاں نہیں رہ سکتی۔ تم کتنا وقت لو گے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"وجہ۔ تم یہاں چند روز رہو میری مہمان بن کر لیکن تمہارا کام چند گھنٹوں میں ہو جائے گا۔ میرے آدمی ملٹری انٹیلی جنس سمیت حکومت کی تمام چھوٹی بڑی ایجنسیوں میں موجود ہیں۔ میں نے صرف ان سے رابطہ کرنا ہے اور معلومات مجھے مل جائیں گی لیکن کاروباری اصول کے تحت آدھی رقم تمہیں ابھی دینا ہو گی اور آدھی معلومات ملنے پر"...... شیکھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... روزی راسکل نے کہا اور جیکٹ کی اندرونی جیب سے اس نے چیک بک نکالی اور پھر ایک چیک پر لکھ کر اس نے اسے چیک بک سے علیحدہ کیا اور

شیکھر کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ گارینٹڈ چیک ہے"....... روزی راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... شیکھر نے کہا اور چیک کو تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"میں تمہارے لئے اچھے سے ہوٹل میں کمرہ بک کراتا ہوں"....... شیکھر نے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ تم صرف اپنا فون نمبر مجھے دے دو ۔ میں تمہیں کل فون کر کے معلوم کر لوں گی ۔ یہاں میرے رشتہ دار رہتے ہیں میں ان کے ہاں ٹھہروں گی"....... روزی راسکل نے کہا تو شیکھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے روزی راسکل کی طرف بڑھا دیا۔

"اوکے ۔ اب میں جا رہی ہوں"....... روزی راسکل نے کارڈ ایک نظر دیکھ کر جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔

یورپی ملک کانڈا کی ایجنسی ریڈ اسٹار کا چیف گراہم اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ گراہم بول رہا ہوں"....... گراہم نے تیز لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ہنری کی کال ہے باس"....... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا ۔ کراؤ بات"....... گراہم نے چونک کر کہا۔

"ہیلو سر ۔ میں ہنری بول رہا ہوں پاکیشیا سے"....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ کچھ معلوم ہوا ہے یا نہیں"....... گراہم نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔ صورت حال خاصی واضح ہو گئی ہے ۔ ڈاکٹر شوائل کے

پاس جو فارمولا تھا وہ حکومت کافرستان نے خرید لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گراہم بے اختیار اچھل پڑا۔

"خرید لیا ہے۔ کیا مطلب۔ تمہارا مطلب اصل فارمولا سے ہے یا ایسے فارمولے سے ہے جیسا نقلی ہمارے پاس پہنچا تھا"۔ گراہم نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں باس۔ پھر آپ اس الجھے ہوئے مسئلے کو سمجھ سکیں گے۔ ڈاکٹر شوائل کو ہلاک کر کے اس سے فارمولا حاصل کیا گیا اور یہ کام ہمارے آدمی نے ایک پیشہ ور قاتل ڈاگ جانسن کے ذریعے کرایا لیکن اس کے پیچھے کافرستان کی کسی ایجنسی کا چیف کرنل جگدیش بھی تھا۔ اس کرنل جگدیش نے ڈبل گیم کھیلی۔ اس نے اصل فارمولا ڈاگ جانسن سے لے کر اسے بھاری دولت دینے کے ساتھ ہی ایک نقلی فارمولا بھی دے دیا تاکہ وہ یہ نقلی فارمولا ہمارے حوالے کر دے اور ایسے ہی ہوا۔ ڈاگ جانسن نے ہم سے بھی دولت حاصل کر لی اور کرنل جگدیش سے بھی۔ لیکن اسے یہ ڈبل کراس مہنگا پڑا کیونکہ کرنل جگدیش نے اس ڈاگ جانسن کو ہلاک کرا دیا اور اس طرح بھاری رقم اصل فارمولا کافرستان کے ڈیفنس سیکرٹری کو دے کر خود حاصل کر لی اور فارمولا بھی اس کے ملک میں رہ گیا۔ اب یہ فارمولا حکومت کافرستان کی تحویل میں ہے"...... ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تم نے انتہائی حیرت انگیز کہانی سنائی ہے۔ دوسروں کو تو

ڈاج دیا جاتا ہے لیکن ایک ایجنٹ اپنے ہی ملک کو ڈاج دے یہ نئی اور انوکھی بات ہے"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہ کافرستانی انتہائی لالچی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ اپنے ہی آدمیوں اور اپنی ہی حکومت کو بلیک میل کرنے سے بھی نہیں باز آتے"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے تمہیں یہ سب کچھ معلوم ہوا"...... گراہم نے پوچھا۔

"باس یہاں پاکیشیا میں انڈر ورلڈ میں ایک عورت ہے جس کا نام روزی راسکل ہے۔ بے حد لڑاکا عورت ہے۔ غنڈوں اور بدمعاشوں کی طرح ہر وقت لڑنے مرنے پر تیار رہتی ہے۔ اس کا ایک کلب بھی ہے۔ مجھے ایک روز اطلاع ملی کہ اس روزی راسکل کو کسی غیر ملکی میرا مطلب ہے ایسی پارٹی جس کا تعلق پاکیشیا سے نہیں تھا، ڈاگ جانسن کو تلاش کرنے کا ٹاسک دیا ہے۔ اس پارٹی کا مقصد یہ تھا کہ ڈاگ جانسن کو ٹریس کر کے اس سے معلوم کیا جائے کہ اسے کس پارٹی نے یہ ٹاسک دیا تھا میں نے اس روزی راسکل کی نگرانی شروع کر دی۔ میں نے اس کی نگرانی کے لئے ٹی ایس ون کا استعمال کیا۔ ٹی ایس ون کا میں نے اس روزی راسکل کی گردن کے عقبی حصے پر سپرے کر دیا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ انتہائی جدید ترین ایجاد ہے جو انسانی کھال پر لگ جائے تو ایک ماہ تک اپنے اثرات قائم رکھتا ہے۔ پانی اس پر کوئی اثر نہیں کرتا۔ یہ انسانی کھال میں جذب ہو جاتا ہے اور پھر اس میں موجود زیرو مائیکول اس

آدمی کی زبان سے نکلنے والے ہر لفظ کو رسیور پر ٹرانسمٹ کر دیتا ہے۔ اس طرح اس روزی راسکل کو علم بھی نہ ہو سکا اور میں پاکیشیا میں بیٹھ کر رسیور کی مدد سے یہ سب کچھ معلوم کرتا رہا۔ پھر روزی راسکل اس کرنل جگدیش کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے کافرستان چلی گئی۔ مجھے بھی اس کے پیچھے وہاں جانا پڑا تاکہ رسیور کی رینج قائم رہے۔ وہاں سے اسے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ کافرستان ملٹری انٹیلی جنس میں ایک سپیشل سیل قائم کیا گیا ہے جس کا سربراہ کرنل جگدیش ہے لیکن یہ کرنل جگدیش کسی پراسرار مشن پر اپنے سیل کے افراد سمیت کہیں گیا ہوا ہے اور نہ اس کی منزل کا کسی کو علم ہے اور نہ ہی اس کی واپسی کا۔ چنانچہ یہ روزی راسکل واپس پاکیشیا آ گئی۔ دوسری بات یہ کہ اس روزی راسکل نے اپنے ایک دوست ٹائیگر کو بھی ڈاگ جانسن کی تلاش پر لگایا لیکن اس نے روزی راسکل کو یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ چونکہ اس کا استاد اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران اس معاملے پر کام کر رہا ہے اس لئے وہ اب اس کے لئے کام کرے گا روزی راسکل کے لئے نہیں۔ جس پر روزی راسکل نے خود ہی اس پر کام شروع کر دیا اور کافرستان کا چکر بھی لگا آئی"...... ہنری نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اب یہ فارمولا کافرستان پہنچ چکا ہے"۔ گراہم نے کہا۔

" یس سر۔ یہ بات حتمی ہے اور کافرستان اس پر یقیناً کسی خفیہ لیبارٹری میں کام بھی شروع کر چکا ہو گا اور یقیناً اس کی حفاظت بھی ڈیفنس سیل ہی کر رہا ہو گا اس لئے وہ اچانک سکرین سے غائب ہو گیا ہے"...... ہنری نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی جو مرضی آئے کرتے رہیں۔ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں۔ ہمارا مشن وہ فارمولا ہے لیکن اب چونکہ وہ کافرستان کے پاس ہے اور اس نے اسے باقاعدہ خریدا ہے اس لئے مجھے حکومت سے بات کرنا پڑے گی۔ پھر ہی آئندہ کا کوئی لائحہ عمل بنایا جا سکتا ہے۔ تم واپس آ جاؤ۔ اب ہمارا پاکیشیا میں مزید کوئی کام نہیں ہے"...... گراہم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کافرستان میں ہمارا کوئی ایجنٹ موجود ہے"...... گراہم نے پوچھا۔

" یس سر۔ وہاں ہمارا ایک ایجنٹ موجود ہے۔ اس کا نام مرفی ہے لیکن وہ صرف ملٹری کے معاملات کے سلسلے میں کام کرتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس سے میری بات کراؤ"...... گراہم نے کہا اور رسیور رکھ دیا تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجنے پر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... گراہم نے کہا۔

"مرفی بول رہا ہوں چیف ۔ کافرستان سے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس میں کوئی ڈیفنس سیل قائم کیا گیا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"یس سر۔ یہ سیل چھ ماہ پہلے قائم کیا گیا ہے لیکن اس کی تمام تر کارکردگی کافرستان کی سائنسی دفاعی لیبارٹریوں کی حفاظت اور فارمولوں کے تحفظ تک ہی محدود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام ملٹری چھاؤنیوں میں بھی اس کے ایجنٹ موجود ہیں جو وہاں اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ کسی بھی سطح پر حکومت کے خلاف ملٹری میں کوئی بغاوت کی پلاننگ تو نہیں کی جا رہی"...... مرفی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا چیف کون ہے"...... گراہم نے پوچھا۔

"اس کا چیف کرنل جگدیش ہے سر۔ یہ ایکریمیا کا تربیت یافتہ ہے اور کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کا رشتہ دار ہے"...... مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اسے ذاتی طور پر جانتے ہو کہ یہ شخص کس قماش کا آدمی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ لالچی ہے یا نہیں"...... گراہم نے کہا۔

"چیف ۔ کافرستان کا ہر آدمی فطری طور پر لالچی ہے۔ ویسے مجھے کرنل جگدیش کے بارے میں ذاتی طور پر کوئی علم نہیں ہے"۔ مرفی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے علم میں لایا گیا ہے کہ ایک انتہائی اہم فارمولا حکومت کافرستان کے ڈیفنس سیکرٹری نے خرید کر حکومت کافرستان کے حوالے کیا ہے۔ یہ فارمولا خلائی میزائل کے سلسلے میں ہے اور اسے کسی خفیہ لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے اور کرنل جگدیش اور اس کے سیل کو اس کی حفاظت پر مامور کیا گیا ہے۔ کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ کیا واقعی یہ اطلاع درست ہے اور اگر درست ہے تو یہ فارمولا کس لیبارٹری میں بھجوایا گیا ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے"۔ گراہم نے کہا۔

"یس باس ۔ یہ کام تو آسانی سے ہو جائے گا"...... مرفی نے کہا تو گراہم بے اختیار چونک پڑا۔

"آسانی سے ۔ وہ کیسے"...... گراہم نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف ۔ جیسے میں نے پہلے کہا ہے یہاں کے لوگ انتہائی لالچی ہیں ۔ ان میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو رقم کے عوض وہ سب کچھ بیچنے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں جس کا دوسرے تصور بھی نہیں کر سکتے ۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کی سیکرٹری میڈم کرشانی میری دوست ہے ۔ میں اسے بڑی مالیت کا ایک چیک دے کر اس سے سب کچھ آسانی سے معلوم کر لوں گا"...... مرفی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ یہ کام کب تک ہو سکے گا ۔ جلدی سے

جلدی"...... گراہم نے کہا۔

" زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر چیف"...... مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا کیونکہ میں نے اس پوائنٹ پر اعلیٰ حکام سے ضروری ڈسکشن کرنی ہے"...... گراہم نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گراہم نے رسیور رکھ دیا ۔ وہ چاہتا تھا کہ مرفی جو معلومات مہیا کرے گا ان کی روشنی میں وہ حکومت کو اس معاملے میں مزید مشورے دے اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ہی مرفی کی کال آ گئی۔

" باس ۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں"...... مرفی نے کہا۔

" رپورٹ دو ۔ تمہید مت باندھا کرو"...... گراہم نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوری باس ۔ جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق ابھی حال ہی میں ڈیفنس سیکرٹری کافرستان کے ذریعے ورلڈ بلیک مارکیٹ سے خلائی میزائل کا ایک ایسا فارمولا خریدا گیا ہے جس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کا تعلق سلوایا سے ہے اور سلوایا سے ایک سائنس دان ڈاکٹر شوائل اسے شوگران کو فروخت کرنے کے لئے پاکیشیا لے آیا تھا لیکن شوگران حکومت نے سرد مہری کا مظاہرہ کیا تو ڈاکٹر شوائل نے اسے بلیک مارکیٹ میں فروخت کر دیا لیکن ڈاکٹر شوائل

کو یہ رقم لے کر واپس سلوایا جانا نصیب نہ ہوا اور اسے پاکیشیا میں ہی ہلاک کر دیا گیا ۔ اب اس فارمولے پر کافرستان میں کسی خفیہ لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے ۔ اس لیبارٹری کے بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو معلوم نہیں ہے کیونکہ اسے سپر ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے ۔ سوائے صدر، وزیر اعظم اور چند دیگر اعلیٰ حکام کے اور کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے"...... مرفی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کرنل جگدیش کے بارے میں کیا معلومات ہیں"...... گراہم نے پوچھا۔

"یہی بتایا گیا ہے کہ جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے اس کی حفاظت کے لئے کرنل جگدیش کام کر رہا ہے کیونکہ حکومت کافرستان کو خطرہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے حصول کے لئے کافرستان میں کام نہ شروع کر دے"...... مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... گراہم نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے کال ملواؤ"...... گراہم نے کہا اور

رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... گراہم نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری کی پی اے سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گراہم بول رہا ہوں"...... گراہم نے کہا۔

"جناب ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی بھاری آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں سر"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فارمولے کا حکومت کافرستان کی تحویل میں جانے سے لے کر اس کا کسی خفیہ لیبارٹری میں پہنچ جانے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"کافرستان سے ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے ہمیں اب اس معاملے میں کوئی تشویش نہیں ہے۔ ہمیں تشویش صرف پاکیشیا اور شوگران سے تھی۔ اب فارمولا محفوظ ہاتھوں میں ہے اس لئے اب اس سلسلے میں مزید کارروائی کی ضرورت نہیں رہی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے کہ اب وہ اس کے سوا اور کیا کر سکتا تھا۔

ٹائیگر ہوٹل کے کمرے سے باہر جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سموئیل بول رہا ہوں ٹائیگر۔ روز کلب سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"روزی راسکل رات کافرستان سے واپس آ گئی ہے اور تھوڑی دیر بعد اپنے آفس میں پہنچنے والی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ روزی راسکل کافرستان گئی ہوئی تھی اور ٹائیگر اس کی واپسی کا شدت سے منتظر تھا کیونکہ وہ اس سے تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ گو اس نے عمران سے اجازت لینے کی کوشش کی تھی کہ وہ روزی

راسکل سے جبراً معلومات حاصل کرے لیکن عمران نے اسے جبراً کی بجائے اس سے مخصوص انداز میں ڈیل سے معلومات حاصل کرنے کی ہدایت کر دی تھی جبکہ ٹائیگر اچھی طرح جانتا تھا کہ روزی راسکل ٹیڑھی کھیر ہے ۔ اس سے سیدھے طریقے سے معلومات حاصل کرنا ناممکن ہے لیکن چونکہ وہ عمران کی ہدایت کو نظرانداز نہ کر سکتا تھا اس لئے مجبوراً اس نے یہی سوچا تھا کہ روزی راسکل کی واپسی پر اسے عمران کی ہدایت کے مطابق ٹریٹ کر کے اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے اس نے روز کلب میں کام کرنے والے سپروائزر کے ذمے یہ کام لگا دیا تھا کہ جب بھی روزی راسکل کافرستان سے واپس آئے وہ اسے اطلاع دے اور اب سموئیل نے کال کر کے اسے اطلاع دے دی تھی ۔ چنانچہ ہوٹل سے نکل کر اس نے کار گیراج سے نکالی اور اس کا رخ روز کلب کی طرف موڑ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار روز کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ میں لا کر کھڑا کر دیا۔

" روزی راسکل آ گئی ہے"....... ٹائیگر نے کار سے اتر کر اسے لاک کرتے ہوئے پارکنگ بوائے سے پوچھا۔

" یس سر ۔ ابھی چند منٹ پہلے ان کی کار آئی ہے"....... لڑکے نے جواب دیا اور آگے بڑھ گیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا ۔ کاؤنٹر پر موجود نوجوان اسے دیکھ کر مسکرایا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

" کیسے ہو ہیری ۔ کام ٹھیک چل رہا ہے"....... ٹائیگر نے قریب پہنچ کر کہا۔

" یس سر"....... ہیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہاری میڈم آفس میں ہو گی ۔ اسے میری آمد کی اطلاع دے دو"....... ٹائیگر نے کہا۔

" آپ چلے جائیں ۔ میں اطلاع دے دوں گا"....... ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے روزی راسکل اور ٹائیگر کے درمیان تعلقات کی تمام جہتوں کا بخوبی علم تھا اور ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا جس میں روزی راسکل کا آفس تھا ۔ راہداری خالی پڑی تھی کیونکہ روزی راسکل نے اپنے آفس کے باہر کوئی دربان نہ رکھا ہوا تھا ۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کے دروازے پر پہنچ گیا ۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر باقاعدہ دستک دی کیونکہ بہرحال اس آفس میں بیٹھنے والی خاتون تھی اور وہ بغیر دستک دیئے اندر جانا معیوب سمجھتا تھا۔

" یس ۔ کم ان"....... اندر سے روزی راسکل کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے کھولا اور اندر داخل ہو گیا ۔ سامنے میز کے پیچھے روزی راسکل بیٹھی ہوئی تھی ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

" تم جیسے مصروف آدمی کو یہاں آنے کی فرصت کیسے مل گئی"....... روزی راسکل نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ تمہارا حال احوال معلوم کر لوں"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم اور صرف حال احوال پوچھنے آؤ گے۔ کیا آج سورج مغرب سے طلوع ہوا ہے"....... روزی راسکل نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"تو کیا میں نے کوئی غلطی کی ہے"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی ہدایات پر عمل کر رہا تھا۔

"اصل بات بتاؤ جس کے لئے تم یہاں آئے ہو۔ اس طرح فضول باتیں تمہارے جیسے خشک مزاج آدمی کے منہ سے اچھی نہیں لگتیں"....... روزی راسکل نے کہا۔

"میں خشک مزاج ہوں۔ حیرت ہے۔ بہرحال اچھی سی کافی پلاؤ"....... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ اس کے سامنے واقعی ٹائیگر بیٹھا ہوا ہے جو سیدھے منہ بات کرنا گناہ سمجھتا تھا اور اب ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے اس سے زیادہ ہمدرد ہی اس دنیا پیدا نہ ہوا ہو۔

"کیا بات ہے۔ تم ایسے کیوں دیکھ رہی ہو مجھے"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم وہی ٹائیگر ہو یا اس کے میک اپ

میں کوئی اور ہو"....... روزی راسکل نے کہا۔

"تم جس طرح چاہے یقین کر لو لیکن پہلے کافی منگوالو۔ میں نے تمہارے کلب کی کافی کی بڑی تعریف سنی ہے"....... ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی راسکل نے ایک طویل سانس لیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے کسی کو کافی لانے کا کہہ دیا۔

"کافی آرہی ہے۔ اب تم وہ اصل بات بتا دو جس کے لئے تم نے کھانے والے دانت چھپا کر دکھانے والے دانت نکال رکھے ہیں"....... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ روزی راسکل ہاتھی کے دانتوں والا محاورہ استعمال کر رہی ہے۔ مطلب ہے کہ ٹائیگر کسی خاص مقصد کے لئے نرمی پر اتر آیا ہے۔

"تم جو چاہو کہو میں برا نہیں مناؤں گا"....... ٹائیگر نے بڑی مشکل سے میز پر پڑے ہوئے قلمدان کو اٹھا کر روزی راسکل کے سر پر مارنے سے اپنے آپ کو روکتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کھوکھلا پن اور مصنوعی لہجہ صاف دکھائی دے رہا ہے۔ اندر سے تم دانت کچکچا رہے ہو اور اوپر سے ہنس رہے ہو۔ بہرحال ابھی اصل بات سامنے آجائے گی"....... روزی راسکل نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی ان دونوں کے سامنے رکھ دی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"میں نے پرسوں تمہاری خیریت پوچھنے کے لئے فون کیا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ تم کافرستان گئی ہوئی ہو"...... ٹائیگر نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میری خیریت پوچھنے کے لئے ۔ کیوں ۔ کیا میں ہسپتال میں داخل تھی یا تمہیں کسی نے بتایا تھا کہ میں مرنے والی ہوں"۔ روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اینٹی اسمگلنگ بیورو میں تمہاری گاڑی اور تمہارا ذکر ہو رہا تھا کہ تمہاری گاڑی اور تمہیں کافرستان کی سرحد میں جاتے اور پھر واپس آتے دیکھا گیا ہے ۔ وہ لوگ تمہاری نگرانی کرانے کا سوچ رہے تھے لیکن میں نے انہیں کہہ دیا کہ تم اور جو چاہے کر سکتی ہو لیکن غیر قانونی کام نہیں کر سکتی ۔ پھر میں نے تمہیں فون کیا تو پتہ چلا کہ تم چارٹرڈ طیارے پر کافرستان گئی ہوئی ہو"...... ٹائیگر نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھ پر احسان جتانے آئے ہو ۔ کیوں"...... روزی راسکل نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"احسان کس بات کا"...... ٹائیگر نے دانستہ چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ تم نے مجھے اینٹی اسمگلنگ بیورو سے بچایا ہے"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"ارے نہیں ۔ یہ بات سچ ہے تم واقعی کوئی غیر قانونی کام نہیں کر سکتی اور سچ بولنا کوئی احسان نہیں ہوتا"...... ٹائیگر نے جواب

دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم میری نگرانی کراتے رہتے ہو ۔ کیوں ۔ سچ بتاؤ ۔ کس نے تمہیں یہ ساری باتیں بتائی ہیں ۔ سچ بولو ۔ ورنہ"...... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو میں فون پر تمہاری بات انسپکٹر آصف سے کرا سکتا ہوں ۔ اس نے رپورٹ دی تھی تمہارے بارے میں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا رپورٹ دی تھی"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ تمہاری کار کو کافرستانی سرحد میں داخل ہوتے اور پھر واپس آتے ہوئے دیکھا گیا ہے ۔ ان لوگوں کے مخبر وہاں موجود ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں خود ان سے نمٹ لوں گی ۔ تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اوکے ۔ اب اجازت ۔ اللہ حافظ"...... ٹائیگر نے کافی کا آخری گھونٹ لے کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ٹھہرو ۔ واپس آجاؤ"...... روزی راسکل نے کہا۔

"سوری ۔ میرے پاس فضول وقت نہیں ہوتا جو یہاں بیٹھ کر ضائع کرتا رہوں"...... ٹائیگر نے مڑ کر کہا اور پھر واپس دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں کہہ رہی ہوں آجاؤ۔ ورنہ"...... روزی راسکل نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹائیگر مڑا۔ روزی راسکل کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آرہا تھا۔

"اوہ۔ تو اب تم اس قابل ہو گئی ہو کہ ٹائیگر پر پسٹل اٹھا سکو۔ تمہیں اپنے بارے میں بڑی غلط فہمی ہو گئی ہے"...... ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہاں آؤ۔ بیٹھو۔ میں کہہ رہی ہوں بیٹھ جاؤ"...... روزی راسکل نے پسٹل کو واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں البتہ تحکم موجود تھا اور ٹائیگر ہونٹ بھینچے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے۔ بولو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے استاد سے ملنا چاہتی ہوں۔ میرے پاس اس کے لئے ایک اہم خبر ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"یہی اہم خبر ہے کہ تم کار لے کر پہلے پاکیشیائی سرحدی گاؤں میں گئی اور جب تمہیں معلوم ہوا کہ ماجھو کافرستانی سرحدی گاؤں میں اسمگلر دلیر سنگھ سے ملنے گیا ہوا ہے تو تم کار لے کر وہاں پہنچ گئی۔ وہاں پہلے تم نے ان کا ایک آدمی ہلاک کر دیا پھر انہوں نے تمہیں بے ہوش کر کے ایک کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا۔ اس کے بعد تم نے وہاں جدوجہد کی اور پھر ماجھو، دلیر سنگھ اور اس کے بارہ آدمیوں کا قتل عام کر کے تم وہاں سے واپس آگئی اور یہاں آتے ہی

تم چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان چلی گئی اور اب تمہاری واپسی ہوئی ہے۔ یہی بتانا چاہتی ہو تم"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آج پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ تمہاری اور تمہارے استاد کی نظروں میں میری کیا اہمیت ہے کہ تم دونوں میرے پیچھے پیچھے خوار ہوتے رہتے ہو"...... روزی راسکل نے ہنستے ہوئے اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اہمیت۔ ہونہہ۔ کبھی آئینہ دیکھا ہے تم نے۔ اہمیت"۔ ٹائیگر نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو تم مجھے بدصورت کہہ رہے ہو۔ میں بدصورت ہوں تو تم کیا ہو۔ تم تو انسان ہی نہیں ہو۔ لگڑ بھگڑ بھی تم سے خوبصورت ہو گا"...... روزی راسکل نے بھی غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا لیکن پھر اس نے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا اس کی جیب سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا اور اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی فریکوئنسی شو کرنے والی پلیٹ پر نظر ڈال کر اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران کی آواز سنائی دی

تو روزی راسکل بھی بے اختیار اچھل پڑی۔

"یس باس ۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں ۔ اوور"...... ٹائیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور روزی راسکل اس کا لہجہ سنتے ہی حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"کہاں ہو تم ۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ روزی راسکل کافرستان سے واپس آ گئی ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یس باس ۔ میں روزی راسکل کے آفس میں موجود ہوں ۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق اس سے بات کی ہے لیکن وہ تو پٹھے پر ۔ مم ۔ مم میرا مطلب ہے کہ وہ سیدھے منہ بات ہی نہیں کر رہی ۔ اوور"...... ٹائیگر نے روزی راسکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور روزی راسکل کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔

"اچھا ہوا کہ تم نے اپنی زبان بروقت روک لی ۔ روزی راسکل شریف خاتون ہے اور خواتین کے بارے میں بات کرتے ہوئے محاوروں کا استعمال بھی سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے ۔ اس سے معلوم کرو کہ وہ کافرستان کیا کرنے گئی تھی ۔ اسے دلیر سنگھ اور ماجھو سے کیا معلوم ہوا تھا جس کی وجہ سے اسے فوراً کافرستان جانا پڑا ۔ اوور"...... عمران کی آواز سنائی دی تو روزی راسکل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"باس ۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے مل کر آپ کو کوئی اہم خبر

انا چاہتی ہے ۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں اس وقت بے حد مصروف ہوں اس لئے تم خود ہی یہ اہم بر اس سے معلوم کر لو ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب یں ڈال لیا ۔ اب اس کی نظریں روزی راسکل پر جمی ہوئی تھیں۔

"تمہارا استاد واقعی انتہائی شریف آدمی ہے ۔ عورتوں کی عزت رنا جانتا ہے جبکہ تم ۔ تم اس کے شاگرد ہونے کے باوجود احمق ہو"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر دوبارہ اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

"ہاں ۔ اب بتاؤ کہ کیا خبر ہے"...... ٹائیگر نے اتنے معصوم سے لہجے میں کہا کہ روزی راسکل بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑی۔

"مجھے تمہاری سعادت مندی پسند آئی ہے ٹائیگر ۔ جس طرح تم اپنے استاد کا ادب کرتے ہو اور اس کا کہا مانتے ہو ایسا تو شاید قدیم دور کے شاگرد بھی نہ کرتے ہوں گے اس لئے میں تمہیں تفصیل بتا دیتی ہوں"...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ماجھو اور دلیر سنگھ سے ہونے والی تمام گفتگو کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ وہ کرنل جگدیش کے بارے میں تفصیل معلوم کرنے کافرستان گئی تھی۔

"پھر کیا معلوم ہوا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کافرستان ملٹری انٹیلی جنس میں ایک سپیشل سیل قائم کیا گیا ہے جسے ڈیفنس سیل کہا جاتا ہے اور اس کا چیف کرنل جگدیش ہے۔ کرنل جگدیش اس وقت کہاں ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا"...... روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل جگدیش کے بارے میں تمہیں کس نے تفصیل بتائی تھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہاں ایک گینگسٹر ہے راشٹر کلب کا مالک اور جنرل مینجر شیکھر۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ میں نے اسے ایک لاکھ روپے دے کر یہ ساری تفصیل معلوم کی ہے"...... روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اصل بات تو درمیان میں ہی رہ گئی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کون سی اصل بات"...... روزی راسکل نے چونک کر پوچھا۔

"کرنل جگدیش نے اگر یہ ساری کارروائی کرائی ہے تو اس کا مقصد کیا تھا اور کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا یا نہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اب یہ بات تو کرنل جگدیش سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ میں نے وہاں ایک آدمی کے ذمے لگا دیا ہے جیسے ہی کرنل جگدیش واپس آئے گا وہ آدمی مجھے اطلاع دے دے گا اور میں کافرستان جا کر اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلوا لوں گی"...... روزی راسکل نے تیز لہجے

میں کہا۔

"لیکن یہ سب کچھ تم کیوں کر رہی ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"کیوں کر رہی ہوں۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سارے کھیل میں تمہارے لئے کیا دلچسپی ہے۔ تمہیں تو یہی ٹاسک دیا گیا تھا کہ تم یہ معلوم کرو کہ ڈاگ جانسن کو کس پارٹی نے ہائر کیا تھا۔ وہ تم نے معلوم کر لیا کہ اسے کرنل جگدیش نے ہائر کیا تھا لیکن پھر تم کرنل جگدیش کے پیچھے کافرستان کیوں پہنچ گئی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ صرف تم اور تمہارا استاد ہی محب وطن ہو اور کوئی نہیں ہو سکتا"...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس میں حب الوطنی کہاں سے گھس آئی۔ سائنس دان سلوایا کا، اسے ہلاک کرانے والا کافرستانی فارمولا ایسا جو پاکیشیا کے کسی کام کا نہیں۔ پھر تم کس لئے اس میں اتنی دلچسپی لے رہی ہو"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارا استاد کیا احمق ہے جو اس میں اتنی دلچسپی لے رہا ہے اور تم بھی میرے پیچھے دم ہلاتے پھر رہے ہو۔ بولو کیوں"۔ روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ بھی ہیں اور باس کے انکل

بھی ۔ان سے حکومت سلوایا نے درخواست کی ہے اور سر سلطان نے باس سے ذاتی طور پر اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کی درخواست کی ہے اس لئے باس اس معاملے میں دلچسپی لے رہے ہیں لیکن تمہارا اس معاملے میں دلچسپی لینا الٹا تمہیں مشکوک بنا رہا ہے اور تم جانتی ہو کہ مشکوک افراد کا کیا حشر ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں مشکوک ہوں ۔ کیوں ۔ میں روزی راسکل مشکوک ہوں تم نے یہی کہا ہے نا"...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ میں صاف بات کرنے کا عادی ہوں ۔ہاں ۔ میں نے یہی کہا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اب اگر تم نے اس معاملے میں دلچسپی لی تو ایک لمحے میں تمہاری گردن دس جگہوں سے ٹوٹ سکتی ہے"۔ ٹائیگر نے اٹھ کر تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آفس سے باہر آگیا۔اسے واقعی روزی راسکل پر غصہ آ رہا تھا جو خواہ مخواہ اپنی اہمیت بنانے کی غرض سے ایسے اہم بین الاقوامی معاملے میں کود پڑی تھی ۔ پارکنگ میں پہنچ کر اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر عمران کی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کیا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی ۔

"یس ۔ علی عمران اٹنڈنگ یو ۔اوور"...... تھوڑی دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی ۔

" باس ۔ میں آپ کو تفصیل سے رپورٹ دینا چاہتا ہوں ۔ آپ کہاں ہیں ۔اوور"...... ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اگر کوئی ٹوٹ پھوٹ ہو گئی ہو تو پہلے کسی ڈاکٹر سے مرہم پٹی کرا لو پھر فلیٹ پر آجانا ۔ میں وہیں ہوں ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔اسے اب عمران پر بھی غصہ آ رہا تھا جو خواہ مخواہ اس روزی راسکل کو اہمیت دے رہا تھا ورنہ ٹائیگر واقعی اب تک روزی راسکل کا کانٹا نکال چکا ہوتا لیکن وہ عمران کی وجہ سے مجبور تھا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ اچانک اسے خیال آیا کہ عمران صاحب نے پہلی ٹرانسمیٹر کال پر تو کہا تھا کہ وہ مصروف ہیں اس لئے روزی راسکل سے نہیں مل سکتے اور اب وہ اپنے فلیٹ میں موجود ہیں ۔ اس کا کیا مطلب ہوا اور پھر فوراً ہی اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا ۔ اسے خیال آیا تھا کہ عمران نے دانستہ روزی راسکل سے ملاقات کرنے سے گریز کیا تھا ۔اس کا مطلب یہی نکلتا تھا کہ وہ روزی راسکل کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا جبکہ اس کے مقابل وہ ٹائیگر کو اہمیت دے رہا تھا اور یہی بات اس کے لئے مسرت کا باعث بن رہی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار فلیٹ کے سامنے پہنچ گئی اور چند لمحوں بعد ٹائیگر عمران کے سامنے بیٹھا اسے ساری تفصیل بتا رہا تھا۔

"کمال ہے ۔ روزی راسکل نے بڑی اہم معلومات حاصل کی ہیں کرنل جگدیش، ڈیفنس سپیشل سیل، ویری گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ روزی راسکل میں سیکرٹ سروس کی مخصوص صلاحیتیں موجود ہیں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر کا منہ بن گیا۔

"باس ۔ وہ احمق عورت ہے ۔ آپ خواہ مخواہ اسے اہمیت نہ دیں"....... ٹائیگر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں ابھی شاگردی کے مزید گر بتانے پڑیں گے ۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ تم نے تمام گر سیکھ لئے ہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسے گر باس"....... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ دوسروں سے کام کیسے لیا جاتا ہے اور جس سے کام لینا ہو اس کو اس طرح اہمیت دو جیسے وہ دنیا کا سب سے بڑا عقل مند ہو اور خود احمق بن جاؤ ۔ مقصد کو ٹارگٹ میں رکھو اور تم مقصد کو ٹارگٹ میں رکھنے کی بجائے حسد میں مبتلا ہو جاتے ہو"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری باس ۔ میں سمجھ گیا ۔ آپ روزی راسکل سے صرف کام لینا چاہتے ہیں"....... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ بات تمہیں خود ہی سمجھ لینا چاہئے تھی ۔ تم نے مجھے مایوس کیا ہے"....... عمران کے لہجے میں ناراضگی تھی۔

"آئی ایم سوری باس ۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"....... ٹائیگر نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ کوشش کیا کرو کہ یہ لفظ سوری تمہیں کم سے کم استعمال کرنا پڑے"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم جاؤ ۔ میں اس کرنل جگدیش کا حدود اربعہ معلوم کر کے پھر اس سلسلے میں کسی آئندہ اقدام کا فیصلہ کروں گا"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے عمران کو سلام کیا اور پھر سٹنگ روم سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا فلیٹ سے باہر آ گیا۔

کرنل جگدیش ڈیفنس سیکرٹری کے آفس میں داخل ہوا اور اس نے ڈیفنس سیکرٹری کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے خشک لہجے میں کہا تو کرنل جگدیش میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ اپنے سیل کے ممبران سمیت پرتاب پورہ کے ویران پہاڑی علاقے میں پہنچ گیا تھا۔ وہاں اس نے وہاں کے ملٹری انچارج کرنل سکھ داس سے مل کر باقاعدہ لیبارٹری کے گرد حفاظتی حصار بھی قائم کر لیا تھا۔ کرنل سکھ داس چونکہ اس کا دوست تھا اس لئے اس نے کرنل جگدیش کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا تھا۔ کرنل جگدیش نے وہاں نہ صرف اپنے ممبران کو مختلف جگہوں پر تعینات کر دیا تھا بلکہ وہاں اس نے انتہائی جدید سائنسی آلات بھی

نصب کر دیئے تھے اور خود اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر ایک فراخ اور صاف ستھرے غار میں بنایا تھا جہاں ایسی مشین موجود تھی جو پرتاب پورہ میں اڑتی ہوئی مکھی کو بھی چیک کر کے سکرین پر پیش کر دیتی تھی۔ یہ مشین کرنل جگدیش نے خصوصی طور پر ایکریمیا سے منگوائی تھی۔ اس کو کوڈ میں زیرو ون کہا جاتا تھا۔ کرنل جگدیش نے اپنے غار کے ہیڈ کوارٹر میں سیٹلائٹ کے ذریعے فون بھی لگوا لیا تھا اس طرح اس کا رابطہ دارالحکومت میں اپنے ہیڈ کوارٹر سے بھی رہتا تھا اور دوسرے لوگوں سے بھی۔ یہ سارے انتظامات کر کے کرنل جگدیش پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ اب اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کسی اور ملک کی کوئی ایجنسی وہاں آئی تو وہ یقینی طور پر چیک ہو کر کرنل جگدیش کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گی۔ پرتاب پورہ میں ملٹری انچارج کرنل سکھ داس تھا جبکہ ایئر فورس اڈے کا انچارج کمانڈر رام دیال تھا۔ رام دیال نے بھی اس معاملے پر اس سے مکمل تعاون کیا تھا اور پھر جب وہ ہر طرف سے پوری طرح مطمئن ہو گیا تو اچانک اسے ڈیفنس سیکرٹری کا فون ملا اور اسے فوری طور پر آفس کال کیا گیا تھا اور وہ فون ملتے ہی وہاں سے روانہ ہو گیا تھا اور اب وہ آفس میں بیٹھا تھا۔

"تمہیں اس طرح اچانک اور فوری کال پر حیرت تو ہو رہی ہو گی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر۔ ظاہر ہے کوئی خاص معاملہ ہی ہو گا"۔ کرنل

جگدیش نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن پہلے تم بتاؤ کہ تم نے وہاں لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل جگدیش نے اسے تمام تفصیل بتا دی۔

"گڈ ۔ یہ واقعی بہترین انتظامات ہیں لیکن"...... ڈیفنس سیکرٹری لیکن کہہ کر خاموش ہو گیا تو کرنل جگدیش بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا سر"...... کرنل جگدیش نے بے اختیار پوچھا۔

"لیکن ابھی چونکہ فوری وہاں کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے تم ابھی یہاں دارالحکومت میں ہی کام کرو گے ۔ یہاں ایک خطرہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے اور تم نے ہی اس خطرے سے نجات حاصل کرنی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو حیرت کے مارے کرنل جگدیش کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"خطرہ میری طرف بڑھ رہا ہے ۔ کیا آپ وضاحت کریں گے سر"...... کرنل جگدیش نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں ہمارے خاص مخبروں نے جو اطلاعات دی ہیں ان کے مطابق راشٹر کلب کے مالک اور جنرل مینجر شنکر نے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور جب ہمارے حکم پر اس کا پس منظر ٹریس کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس شنکر کے پاس پاکیشیا سے انڈر ورلڈ

میں کام کرنے والی ایک عورت جسے روزی راسکل کہا جاتا ہے کافرستان آئی تھی اور اس نے شنکر کو ایک لاکھ روپے دے کر اس کے ذریعے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور روزی راسکل یہ معلومات حاصل کر کے واپس پاکیشیا چلی گئی ہے ورنہ ہم اسے گرفتار کرا لیتے ۔ شنکر کو ہم نے اس لئے نہیں چھیڑا کہ اس کی اطلاع لامحالہ پاکیشیا میں اس روزی راسکل تک پہنچ جاتی اور وہ لوگ چھپ جاتے جبکہ تم اپنے مخصوص پیشہ وارانہ انداز میں اس بات کا سراغ لگاؤ کہ یہ روزی راسکل تمہارے بارے میں کیوں معلومات حاصل کر رہی ہے اور پھر مجھے تفصیلی رپورٹ دو ۔ اس کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ تمہیں دوبارہ پرتاب پورہ بھجوایا جائے یا نہیں کیونکہ حکومت اس فارمولے کو تیار کرنے سے پہلے کسی صورت اوپن نہیں کرنا چاہتی اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ذریعے یہ فارمولا اوپن ہو جائے اور یہ بھی سن لو کہ ہمارے لئے یہ انتہائی آسان بات تھی کہ فارمولے کو اوپن ہونے سے بچانے کے لئے تمہیں کسی بھی روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کرا دیا جاتا ۔ اس طرح تمہاری ہلاکت کے بعد معاملات خود بخود زیرو ہو جاتے لیکن تمہاری خدمات کے پیش نظر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ تمہیں موقع دیا جا رہا ہے کہ تم اس معاملے کو اس انداز میں ہینڈل کرو کہ سب کچھ حکومت کے سامنے بھی آ جائے اور فارمولا بھی اوپن نہ ہو سکے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل جگدیش نے بے اختیار جھرجھری سی لی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری کی دھمکی

صرف دھمکی ہی نہ تھی بلکہ حکومت اس پر عمل درآمد بھی کرا سکتی تھی۔

"میں آپ کا اور حکومت کا شکر گزار ہوں جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے آپ کے سامنے رکھ دوں گا"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں تم سے یہی امید ہے اور اس امید پر ہی تمہیں یہ ٹاسک دیا جا رہا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جناب۔ پرتاب پورہ میں میرے آدمی موجود ہیں اور وہاں میں نے جو انتظامات کئے ہیں کیا انہیں رہنے دیا جائے یا سب کچھ واپس لے لیا جائے۔ جیسے آپ حکم دیں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"آپ اکیلے یہاں کیا کریں گے۔ ظاہر ہے آپ کے آدمی ہی سب کچھ کریں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میرے سیل کے خاص آدمی پاکیشیا میں بھی موجود ہیں اور یہ روزی راسکل بھی پاکیشیا کی ہی عورت ہے اس لئے اس معاملے کی چابی کافرستان میں نہیں ہے بلکہ پاکیشیا میں ہے اور میں یہ سارا کام بغیر اپنے آدمیوں کے آسانی سے کر لوں گا"۔ کرنل جگدیش نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہاری وجہ سے پرتاب پورہ اور اس کی لیبارٹری کسی بھی طرح سامنے آئے۔ تمہارے آدمی وہاں رہے تو ظاہر ہے تمہارا رابطہ بھی اپنے آدمیوں کے ساتھ رہے گا اور اس طرح

وہ سپاٹ اور لیبارٹری بھی اوپن ہو سکتی ہے۔ تم تمام انتظامات آف کر دو اور اپنے آدمیوں سمیت فوری واپس آجاؤ اور دوبارہ تم نے اس وقت تک ادھر کا رخ نہیں کرنا جب تک حکومت تمہیں اس کی باقاعدہ اجازت نہ دے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے صاف اور واضح انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی سر"...... کرنل جگدیش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں یقین ہے کرنل جگدیش کہ اس معاملے میں تم ہماری امیدوں پر پورے اترو گے۔ ہمیں تمہاری رپورٹ کا انتظار رہے گا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل جگدیش اٹھا اور اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس میں پہنچ چکا تھا۔ اس کا ذہن گھوم رہا تھا۔ جو کچھ ڈیفنس سیکرٹری نے اسے کہا تھا اس کے لئے انتہائی توہین آمیز تھا لیکن وہ اس بات پر ڈیفنس سیکرٹری کا دل ہی دل میں شکریہ ادا کر رہا تھا کہ اسے ہلاک کرنے کا فیصلہ نہیں کر لیا گیا۔ بہرحال اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس روزی راسکل سے اصل بات معلوم کر کے ہی چھوڑے گا۔ روزی راسکل کے بارے میں پہلے ہی اسے اطلاع مل چکی تھی کہ روزی راسکل کا تعلق انڈر ورلڈ کے ایک آدمی ٹائیگر سے ہے اور ٹائیگر کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خطرناک ایجنٹ عمران سے ہے لیکن اس نے پرتاب پورہ جانے کی وجہ سے اس پر

توجہ نہ دی تھی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور اپنے نمبر ٹو کو اس نے پرتاب پورہ کا تمام سیٹ اپ ختم کر کے سب ممبران کی واپسی کا حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ شنکر سے معلومات حاصل کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ شنکر اسے زیادہ سے زیادہ روزی راسکل کے بارے میں بتا سکتا تھا جبکہ وہ اس بارے میں پہلے ہی جانتا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ اسے اس روزی راسکل سے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ وہ اسے کیوں ٹریس کر رہی ہے۔ اس کا کیا مقصد ہے اور وہ اسے ٹریس کر کے کیا معلوم کرنا چاہتی ہے اس کے لئے اس کے ذہن کے مطابق دو طریقے تھے ایک تو یہ کہ وہ خود وہاں جاتا اور اس روزی راسکل سے سب کچھ معلوم کر لیتا۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ وہ اس روزی راسکل کو پاکیشیا سے اغوا کرا کر یہاں منگواتا اور پھر اطمینان سے سب کچھ معلوم کر لیتا اور پھر کافی سوچ بچار کے بعد اس نے دوسرا طریقہ اختیار کرنے کا سوچا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ راجر کے ذریعے یہ کام کرائے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ راجر کا وہاں زیر زمین دنیا میں خاصا اثر و رسوخ ہے اور ایسا نہ ہو کہ اس پر شک پڑ جائے اور پھر راجر کے ذریعے وہ ٹارگٹ بن جائے اس لئے اس نے ایک اور ذریعہ استعمال کرنے کا سوچا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور

پاکیشیائی دارالحکومت کا رابطہ نمبر اسے معلوم تھا اس لئے وہ مسلسل نمبر پریس کرتا جا رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ماسٹر قاسم بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل جگدیش بول رہا ہوں قاسم"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ کیسے یاد کیا آج قاسم کو جناب"...... دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارا دعویٰ ہے کہ معقول معاوضے پر تم دنیا کا ہر کام انتہائی بے داغ طریقے سے کر لیتے ہو"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ہاں۔ سوائے خودکشی کے باقی ہر کام"...... ماسٹر قاسم نے جواب دیا تو کرنل جگدیش بے اختیار ہنس پڑا۔

"پاکیشیا کی ایک عورت کو اغوا کر کے کافرستان پہنچانا ہے۔ اس انداز میں کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس عورت کو کس نے اغوا کیا ہے اور کہاں پہنچایا ہے۔ اب بولو۔ کیا یہ کام کر سکتے ہو"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"عورت کون ہے"...... ماسٹر قاسم نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عورت کا تعلق پاکیشیائی انڈر ورلڈ سے ہے۔ یہ تفصیل اس وقت بتاؤں گا جب تم حامی بھرو گے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ہو جائے گا آپ کا کام"...... ماسٹر قاسم نے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ اس عورت کا نام روزی راسکل ہے۔ روز کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اسے کون نہیں جانتا کرنل صاحب"...... ماسٹر قاسم نے جواب دیا۔

"تو اب بتاؤ۔ کیا یہ کام تم بے داغ انداز میں کر سکتے ہو یا نہیں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"دس لاکھ روپے معاوضہ ہو گا۔ اگر آپ کو منظور ہو تو آپ کا کام ہو جائے گا اور اس انداز میں ہو گا کہ قیامت تک کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ روزی راسکل اچانک اس دنیا سے کہاں غائب ہو گئی ہے"...... ماسٹر قاسم نے کہا۔

"میں نے اسے ہلاک کرانے کا نہیں اغوا کرنے کا کہا ہے"۔ کرنل جگدیش نے کہا۔

"پاکیشیا سے تو وہ غائب ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ کا کام ہے کہ آپ اسے ہلاک کرتے ہیں یا زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ اسے اغوا میں نے کرایا ہے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"کتنے دنوں میں یہ کام کر لو گے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اسے اغوا کر کے پہنچانا کہاں ہے"...... ماسٹر قاسم نے کہا۔

"کافرستان بذریعہ لانچ۔ یہاں میرے آدمی اسے وصول کر لیں

گے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اس کا معاوضہ ایک لاکھ علیحدہ ہو گا"...... ماسٹر قاسم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"اوکے۔ ڈن۔ آپ آدھی رقم کافرستان میں میرے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرا دیں۔ آپ کا کام چند گھنٹوں میں ہو جائے گا"...... ماسٹر قاسم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینک اکاؤنٹ اور دوسری تفصیلات بتا دیں۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"کس گھاٹ پر اسے پہنچایا جائے"...... ماسٹر قاسم نے پوچھا۔

"سوناری گھاٹ پر۔ لیکن پہلے مجھے اطلاع دے کر"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ باقی آدھی رقم آپ کو اسے وصول کرتے ہوئے دینا ہو گی"...... ماسٹر قاسم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ڈن۔ لیکن خیال رکھنا اس کا تعلق خطرناک لوگوں سے ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس کے پیچھے تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچ جائیں"...... کرنل جگدیش نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس کا تعلق ٹائیگر سے ہے اور ٹائیگر کا تعلق عمران سے۔ لیکن آپ بے فکر رہیں۔ کام اس انداز میں ہو گا کہ ٹائیگر کے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا۔ میں ایسے کاموں

میں مہارت رکھتا ہوں"....... ماسٹر قاسم نے کہا۔

"او کے ۔ پھر کام شروع کر دو اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کر ڈالو"....... کرنل جگدیش نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے اپنے نمبر ٹو کو کال کر کے ماسٹر قاسم کا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں تفصیل بتا کر طے شدہ معاوضے کی آدھی رقم جمع کرانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ وہ ماسٹر قاسم سے بہت اچھی طرح واقف تھا اس لئے اسے سو فیصد یقین تھا کہ ماسٹر قاسم اس انداز میں کام کرے گا کہ کسی کو معلوم تک نہ ہو سکے گا کہ روزی راسکل کو زمین کھا گئی یا آسمان اور پھر وہ روزی راسکل سے ساری معلومات حاصل کر لے گا کہ وہ کیوں اس کے پیچھے کافرستان آئی تھی اور کس نے اسے ہائر کیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"....... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے تو اب دانش منزل کا رخ کرنا ہی چھوڑ دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا کروں ۔ یہاں آؤ تو تم صرف چائے کے ایک کپ پر ٹرخا دیتے ہو ۔ یہ نہیں کہ کبھی کسی اچھے سے ہوٹل میں کھانے کی دعوت ہی دے دو"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ دعوت قبول کریں گے"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ۔ تم دعوت دے کر تو دیکھو ۔ میں بمع لاؤ لشکر پہنچتا ہوں یا نہیں"....... عمران نے کہا۔

"لاؤ لشکر ۔ کیا مطلب ۔ یہ لاؤ لشکر کہاں سے آجائے گا ۔ آپ کا مطلب سیکرٹ سروس کے ممبران سے تو نہیں ہے"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ۔ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران ہیں جبکہ میں تو بس کرائے کا سپاہی ہوں ۔ وہ میرے ساتھ کیوں آئیں گے ۔ ان سے ہٹ کر بھی تو میرے دوست ہیں ۔ جوزف ہے، جوانا ہے اور ٹائیگر ۔ ٹائیگر کی نصف برتر روزی راسکل اور سب سے اہم آغا سلیمان پاشا ہے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے منظور ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اور اگر تم لاؤ لشکر میں مزید وسعت چاہتے ہو تو سر سلطان ہیں ۔ سرداور ہیں اور بھی ایسے بہت سے سرکاری سر آجائیں گے" ۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو مجھے ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا رہنا پڑے گا کیونکہ ظاہر ہے سر سلطان کے سامنے میں صرف طاہر ہوں گا اور سرداور تو شاید مجھے سرے سے نہ جانتے ہوں ۔ ارے ہاں ۔ یہ آپ نے کیا کہا تھا ٹائیگر کی نصف برتر روزی راسکل ۔ اس کا کیا مطلب ہوا ۔ کیا ٹائیگر نے روزی راسکل سے شادی کر لی ہے"....... بلیک زیرو نے بات کرتے کرتے اس انداز میں کہا جیسے باتیں کرتے ہوئے اچانک

اسے اس بات کا خیال آگیا ہو۔

"جس روز شادی ہوئی روزی کی لاش ہی حجلہ عروسی سے برآمد ہو گی اس لئے بہتر ہے کہ یہ شادی نہ ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے نصف برتر کیوں کہا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لئے کہ بیگم کو نصف بہتر کہا جاتا ہے اور روزی راسکل جس انداز کی خاتون ہے اس لئے اسے نصف برتر ہی کہا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا ۔ عمران نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے چونکہ اس فون میں لاؤڈر کا بٹن مستقل پریسڈ رہتا تھا اس لئے دوسری طرف سے بجنے والی گھنٹی کی آواز میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بخوبی سن رہا تھا۔

"ناٹران بول رہا ہوں"....... رسیور اٹھتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"تمہاری کارکردگی روز بروز بدتر ہوتی جا رہی ہے ۔ کیوں" ۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا اور اس کی بات اور لہجہ سن کر بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آئی ایم سوری سر ۔ آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہو گی"....... ناٹران

نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"میرے نزدیک سوری سب سے ناپسندیدہ لفظ ہے۔ سوری کہنے کا موقع آئندہ نہ آنے دینا ورنہ سوری کہنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی"....... عمران کا لہجہ پہلے سے زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"یس سر"....... ناٹران نے قدرے لرزتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس میں ایک سپیشل سیل بنایا گیا ہے جسے ڈیفنس سیل کہتے ہیں۔ اس کا چیف کرنل جگدیش ہے جو ایکریمیا کا تربیت یافتہ ہے لیکن تم نے آج تک اس بارے میں کوئی رپورٹ ہی نہیں دی جبکہ تمہاری وہاں موجودگی کا مقصد ہی یہی ہے کہ تم ایسے معاملات کو ٹریس کر کے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہو"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میں ابھی اس بارے میں تمام معلومات کر کے رپورٹ کرتا ہوں سر۔ آئندہ کوتاہی نہ ہو گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس بارے میں معلومات حاصل کرو گے"....... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈیفنس سیل اور کرنل جگدیش کے بارے میں سر"....... ناٹران نے جواب دیا۔

"اس بارے میں جو رپورٹ تھی وہ پہلے ہی میرے پاس پہنچ چکی ہے اسی لئے تو میں نے تمہیں وارننگ دی ہے کیونکہ ایسی رپورٹ

تمہاری طرف سے ملنی چاہئے تھی۔ بہرحال اصل معاملہ یہ ہے کہ سلوایا کا ایک سائنس دان ڈاکٹر شوائل خلائی میزائل کا ایک اہم فارمولا لے کر پاکیشیا پہنچا۔ وہ اسے شوگران حکومت کو فروخت کرنا چاہتا تھا لیکن پھر ایک پیشہ ور قاتل ڈاگ جانسن نے اسے ہلاک کیا اور فارمولا اس سے حاصل کر لیا۔ پھر ڈاگ جانسن بھی غائب ہو گیا۔ حکومت سلوایا نے اس سلسلے میں حکومت پاکیشیا سے سرکاری طور پر رابطہ کیا۔ یہ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیس نہ تھا اس لئے میں نے عمران کے ذمے لگا دیا۔ عمران کے شاگرد ٹائیگر نے جب اس ڈاگ جانسن کو ٹریس کرنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور ڈاگ جانسن کو یہ کام یہاں کے ایک کلب کے سپروائزر کارلیف نے دیا تھا۔ کارلیف سے اسے معلوم ہوا کہ یہ کام اسے ایک اسمگلر ماجھو نے دیا تھا۔ ماجھو کا تعلق کافرستانی اسمگلر دلیر سنگھ سے تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس ماجھو اور دلیر سنگھ تک پہنچتا یہاں کے ایک کلب کی مالکہ لڑکی روزی راسکل جو محب وطن ہے اور ٹائیگر کی دوست ہے وہ ان دونوں تک پہنچ گئی۔ اس روزی راسکل نے بتایا ہے کہ دلیر سنگھ اور ماجھو کو یہ کام کافرستان کے کرنل جگدیش نے دیا تھا۔ پھر روزی راسکل اس کرنل جگدیش کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کافرستان چلی گئی اور وہاں راشٹر کلب کے مالک اور جنرل مینجر شیکھر کے ذریعے اس نے کرنل جگدیش کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور شیکھر نے جو معلومات دیں

وہ ٹائیگر نے روزی راسکل سے معلوم کر کے مجھے پہنچائیں اور وہی میں نے تمہیں بتائی ہیں۔ مجھے یہ محسوس کر کے بے حد افسوس ہوا کہ ایک عام سی عورت کافرستان جا کر یہ سب کچھ معلوم کر کے آجاتی ہے اور تم وہاں موجود رہ کر بھی کچھ معلوم نہیں کر سکے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں خود شرمندہ ہوں سر۔ اب آپ جو حکم دیں"...... ناٹران نے کہا۔

"یہ فارمولا یقیناً کرنل جگدیش تک پہنچا ہو گا۔ تم نے معلوم کرنا ہے کہ اب یہ فارمولا کہاں ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

"یہ واقعی سیکرٹ سروس کا کیس تو نہیں بنتا کیونکہ پاکیشیا تو خلائی میزائل سازی میں داخل ہی نہیں ہوا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر یہ فارمولا کافرستان لے جایا گیا اور وہاں اس پر کام ہو رہا ہے تو پھر ہمیں ہر صورت میں یہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہے کیونکہ سرداور کے مطابق خلائی میزائل سازی پر پاکیشیا خاموشی سے کام کر رہا ہے لیکن یہ عام میزائل نہیں ہے بلکہ ایڈوانس خلائی میزائل ہے۔ ایسا میزائل تو سپر پاورز کے پاس بھی نہیں ہے اس لئے اگر کافرستان

اس میزائل کو تیار کر لیتا ہے تو پھر ہمارے خلاء میں موجود سیٹلائٹ بھی خطرے میں آ جائیں گے اور ہمارے دوست ممالک کے بھی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"روزی راسکل اس معاملے میں کیوں دلچسپی لے رہی ہے"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔

"پہلے تو حکومت سلوایا کے ایجنٹوں نے روزی راسکل کو اس ڈاگ جانسن کو ٹریس کرنے کا ٹاسک دیا تھا لیکن پھر شاید روزی راسکل کی حب الوطنی نے جوش مارا اور وہ کرنل جگدیش کو ٹریس کرنے کافرستان پہنچ گئی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس نے زیادہ اس سلسلے میں کام کیا تو اسے ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ تو بہرحال نہیں ہے۔ عام عورت ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن وہ جس فطرت کی خاتون ہے اسے جبراً کسی کام سے روکا بھی نہیں جا سکتا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"....... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"روزی راسکل اس وقت کہاں موجود ہو گی ۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"اپنے کلب میں ہو گی باس ۔ وہ زیادہ تر وہیں رہتی ہے ۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ ۔ اوور"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے فون نمبر بتا دیا۔

"تم وہاں پہنچو ۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں کہ وہ تم سے مکمل تعاون کرے ۔ تم اس سے کرنل جگدیش کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کرو کیونکہ روزی راسکل آسانی سے مطمئن ہونے والی خاتون نہیں ہے ۔ وہ لازماً اس کرنل جگدیش کے بارے میں سب کچھ معلوم کر کے ہی واپس آئی ہو گی ۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ مجھے وہاں پہنچنے میں نصف گھنٹہ لگ جائے گا ۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طرف کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا لیا اور ٹائیگر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روز کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی

لہجہ بے حد مہذب تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ۔ روزی راسکل سے بات کراؤ"....... عمران نے کہا۔

"سر ۔ میں آپ کو اور ٹائیگر صاحب کو جانتی ہوں ۔ میڈم ابھی تک آفس ہی نہیں آئیں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا وہ کہیں گئی ہوئی ہے"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے سر ۔ وہ صحیح وقت پر آفس آ جایا کرتی ہیں لیکن ابھی تک نہیں پہنچیں ۔ میں نے ان کے رہائشی حصے میں فون کیا تھا لیکن وہاں کوئی فون ہی اٹنڈ نہیں کر رہا اس لئے میں خاموش ہو گئی کیونکہ میڈم اپنی مرضی کے خلاف بات ہو جانے پر بہت غصے میں آ جاتی ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا ۔ ٹائیگر کلب آ رہا ہے ۔ اسے کہو کہ وہ مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات کرے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر اپنی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"آپ ٹائیگر کو کیا ہدایات دینا چاہتے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی کہ وہ اس روزی راسکل سے ہر صورت میں ملاقات کرے ورنہ وہ آفس سے ہی معلوم ہونے پر کہ روزی راسکل موجود نہیں

ہے واپس چلا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا وہ اس سے ملاقات کرنے سے کتراتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ان دونوں کی آپس میں نہیں بنتی۔ روزی راسکل عام عورتوں سے ہٹ کر منفرد فطرت کی مالک ہے اور زود رنج بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دل کی بھی صاف ہے۔ جو دل میں آتا ہے فوراً ہی کہہ دیتی ہے اور ٹائیگر کو اس کی ایسی باتوں پر غصہ آ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ کہ وہ دونوں کھٹنی بلیوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے آپ روزی راسکل کو کچھ زیادہ اہمیت نہیں دے رہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو کام کرتا ہے اسے اہمیت دی جاتی ہے۔ تمہارا ناٹران کافرستان میں رہتے ہوئے غافل رہا جبکہ روزی راسکل نے نہ صرف کرنل جگدیش کے بارے میں ابتدائی معلومات، اسمگلروں ماجھو اور دلیر سنگھ سے حاصل کیں اور پھر خود کافرستان جا کر بھی اس بارے میں اہم معلومات حاصل کر لیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے جو کچھ ٹائیگر کو بتایا ہے یہ ادھورا ہے ورنہ وہ مجھ سے ملاقات کرنے کی بات نہ کرتی"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ جیسے آپ نے بتایا ہے یہ دونوں اتنی بات کے بعد ہی آپس میں لڑ پڑے ہوں گے اس لئے باقی باتیں اس

نے نہیں بتائی ہوں گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ بہت دیر لگا دی تم نے کال کرنے میں۔ اوور"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"روزی راسکل کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ روزی راسکل اپنی رہائش گاہ سے آفس نہیں آئی تھی۔ چنانچہ میں اس کی رہائش گاہ پر گیا جو کلب سے ملحقہ ہے۔ وہاں دربان کی لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ روزی راسکل غائب تھی۔ میں نے اس کا بیڈ روم چیک کیا تو وہاں ابھی تک ہلکی سی نامانوس سی بو پھیلی ہوئی تھی اور بیڈ کے نیچے اس کے نائٹ سلیپر بھی پڑے ہوئے تھے جس سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ دربان کو ہلاک کر کے اغوا کرنے والوں نے بیڈ روم میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر بے ہوش روزی راسکل کو اٹھا کر نکل گئے۔ یہ معلوم ہونے پر میں نے ادھر ادھر سے معلومات حاصل کیں تو صرف اتنا پتہ چل سکا ہے کہ سیاہ

رنگ کی بڑی میٹرو کار اس گلی میں جاتی اور پھر واپس آتی دیکھی گئی ہے ۔ اس میں دو آدمی موجود تھے اور ان کے بھی صرف سرسری سے حلیئے معلوم ہو سکے ہیں ۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر اسے اغوا کیا گیا ہے تو پھر لامحالہ یہ کام کافرستان کے اس کرنل جگدیش نے کرایا ہو گا اور ان حالات میں اسے سمندر کے راستے ہی کافرستان پہنچایا جا سکتا ہے ۔ تم سارے معاملے کو چیک کرو اور پھر رپورٹ دو ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں ۔ ناٹران کی طرف سے کوئی اطلاع آئے تو مجھے فون پر بتا دینا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے کار ایک کلب کی پارکنگ میں لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ کلب کی پارکنگ اس وقت تقریباً خالی تھی ۔ اکا دکا کاریں وہاں کھڑی نظر آ رہی تھیں ۔ اس طرح کلب میں آنے جانے والے افراد بھی خال خال ہی نظر آ رہے تھے کیونکہ اس ٹائپ کے کلب راتوں کو ہی آباد ہوتے تھے ۔ دن کو تو یہاں صرف وہ لوگ آتے تھے جو کسی بھی وجہ سے رات کو نہ آ سکتے تھے یا کسی بزنس ٹاک کے لئے انہیں کسی ایسے خالی کلب کی ضرورت ہو ۔ ٹائیگر مین گیٹ سے اندر داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر صرف ایک آدمی موجود تھا ۔ وہ ٹائیگر کو دیکھ کر چونک پڑا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ اور یہاں اس وقت"...... کاؤنٹر مین نے ٹائیگر کے کاؤنٹر

کے قریب پہنچتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جارج سے ملنا ہے۔ سنا ہے کہ وہ اس وقت قدرے فارغ ہوتا ہے"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کاؤنٹرمین کو کافی عرصہ سے اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ لوگ مختلف کلبوں میں ملازمت کرتے تھے۔ کبھی کسی کلب میں اور کبھی کسی کلب میں اس لئے کسی نہ کسی کلب میں ان سے ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔

"وہ تو اس وقت سو رہا ہو گا"....... کاؤنٹرمین نے کہا۔

"کمرہ نمبر بتاؤ۔ سوتے ہوؤں کو اٹھانا مجھے آتا ہے"....... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمرہ نمبر ایک سو اٹھارہ۔ لیکن اسے یہ نہ بتائیں کہ میں نے آپ کو کمرہ نمبر بتایا ہے ورنہ وہ مجھے گولی بھی مار سکتا ہے"....... کاؤنٹرمین نے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر راہداری اس حصے کی طرف جاتی تھی جہاں رہائشی کمرے تھے۔ یہ کلب تین منزلہ تھا اور ایک سو اٹھارہ نمبر کا مطلب تھا کہ پہلی منزل پر اٹھارہ نمبر کمرہ۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اٹھارہ نمبر کمرے کے سامنے موجود تھا۔ سائیڈ پلیٹ پر جارج کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ جارج اسلحے کی اسمگلنگ کے ساتھ ساتھ انتہائی مہنگی کاروں کا بھی ڈیلر تھا۔ اس کے پاس خود بھی رولز وائس کار تھی جو کسی مخصوص گیراج میں بند تھی۔ جارج کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ پاکیشیا تو ایک طرف کافرستان میں بھی جتنی مہنگی اور جدید ماڈل

کی کاریں ہوں گی ان سب کی تفصیل جارج کے ذہن پر نقش ہو گی اور ٹائیگر کو چونکہ اس کار میٹرو کی تلاش تھی جس میں روزی راسکل کو اس کے خیال کے مطابق اغوا کر کے لے جایا گیا تھا۔ گو اس کار کا نمبر وغیرہ تو معلوم نہ ہو سکا تھا لیکن اس کی چند ایسی نشانیاں سامنے آ گئی تھیں جن کی مدد سے اسے ٹریس کیا جا سکتا تھا۔ ویسے بھی میٹرو بے حد مہنگی کاروں میں سے ایک تھی اور دارالحکومت میں ان کی تعداد یقیناً بیس پچیس سے زیادہ نہیں ہو گی اس لئے ٹائیگر کو یقین تھا کہ جارج کو اس بارے میں علم ہو گا۔ جارج ٹائیگر کا خاص دوست بھی تھا اور اس سے اکثر ٹائیگر کی ملاقات بھی رہتی تھی اس لئے ٹائیگر نے اس کے سونے کی پرواہ نہ کی تھی۔ اس نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی۔ چند لمحوں بعد کٹک کی آواز سنائی دی۔

"کون پاگل ہے۔ کون بجا رہا ہے بیل"....... جارج کی نیند میں ڈوبی لیکن چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے گھنٹی کے بٹن سے انگلی اٹھا لی۔

"تم خود پاگل ہو جارج جو اس وقت تک گھوڑے بیچ کر اوہ سوری۔ مہنگی کاریں بیچ کر سو رہے ہو۔ میں ٹائیگر ہوں"....... ٹائیگر نے کہا۔

"تم۔ تم نانسنس۔ یہ طریقہ ہے گھنٹی بجانے کا۔ نجانے کس جنگل سے نکل کر سیدھے یہاں آ گئے ہو"....... جارج کی پھنکارتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اس نے ٹائیگر کے نام کی وجہ سے جنگل کا

لفظ کہا تھا اور ٹائیگر اس کی جھلاہٹ پر بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو سوجی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سلیپنگ سوٹ پہنے دیو زاد جارج سامنے کھڑا اس طرح آنکھیں جھپک رہا تھا جیسے کسی الو کو دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔

" کیا مصیبت آ گئی ہے تم پر"....... جارج نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" مصیبت تو تم پر ٹوٹی ہو گی جس کی وجہ سے ساری رات بیٹھے شراب پیتے رہے ہو"....... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہوئے اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔

" وہ تو میری عادت ہے۔ تم بکو۔ کیسے آنا ہوا۔ جلدی بتاؤ تاکہ میں دوبارہ سو سکوں"....... جارج نے کہا۔

"پہلے جا کر باتھ روم میں منہ دھو لو بلکہ بہتر ہے کہ شاور لے لو تاکہ ایک لاکھ ڈالر نقد کا تمہیں ٹاسک بتایا جا سکے"....... ٹائیگر نے کہا۔

" ایک لاکھ ڈالر۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"....... جارج نے اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے ایک لاکھ ڈالر کے الفاظ نے اسے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگا دیا ہو۔

" ہاں۔ جاؤ اور جا کر فریش ہو کر آؤ۔ یہ میری مہربانی سمجھو کہ ایک لاکھ ڈالر کسی اور کو دینے کی بجائے میں نے تمہارے کمرے کا رخ کیا ہے"....... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ ارے۔ تم تو میرے بہترین دوست ہو۔ میں ابھی آتا ہوں"....... جارج نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے انداز میں ایسی تیزی تھی جیسے وہ زندگی بھر کبھی سویا ہی نہ ہو۔ ٹائیگر کرسی پر بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اب جارج فریش ہونے میں چند منٹ ہی لگائے گا کیونکہ جارج کو دولت پرست کہا جاتا تھا۔ ویسے بھی وہ نسلاً یہودی تھا اس لئے دولت پرستی اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جارج واپس آ گیا۔ وہ واقعی فریش نظر آ رہا تھا۔ اس نے بیٹھنے سے پہلے فون کر کے کلب سروس کو دو بلیک کافی بھیجنے کا آرڈر دے دیا۔

" ہاں۔ اب بتاؤ۔ کہاں ہیں ایک لاکھ ڈالر اور وہ مجھے کیسے مل سکتے ہیں"....... جارج نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے۔ ایک لاکھ ڈالر سڑک پر پڑے ہوں گے"....... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سڑک پر پڑے ہوئے ہوتے تو پھر ان کی اہمیت ہی کیا تھی لیکن تم نے کہا ہے کہ مجھے ایک لاکھ ڈالر دلوانے کے لئے تم آئے ہو اور اب تم سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتے"....... جارج کے لہجے میں غصہ عود کر آیا تھا۔ شاید وہ یہ سمجھا تھا کہ ٹائیگر نے اس سے مذاق کیا ہے۔

" سنو جارج۔ میٹرو کی نئے ماڈل کی ایک کار کو ٹریس کرنا ہے۔ کار تم نے درست طور پر ٹریس کر لی تو تمہیں ایک لاکھ ڈالر بھی مل

سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" میٹرو کار ۔ نئے ماڈل کی ۔ لیکن اس کا ایک لاکھ ڈالروں سے کیا تعلق ہے"...... جارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا کال بیل کی آواز سنائی دی تو جارج اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں بلیک کافی کے دو بڑے مگ رکھے ہوئے تھے ۔ اس نے ایک مگ ٹائیگر کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ کر اس نے خالی ٹرے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

" تعلق ہے تو کہہ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے کہا۔

" اچھا ۔ کس طرح ٹریس کرنا ہے اس کار کو ۔ کیا تفصیل ہے"...... جارج نے بھی ٹائیگر کی بات سمجھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اسے وہ تمام نشانیاں وضاحت سے بتا دیں جو اس نے معلوم کی تھیں۔

" اب اصل بات بتا دو کہ کیا واقعی ایک لاکھ ڈالر مل سکتے ہیں اور کون دے گا"...... جارج نے کہا۔

" یہ کار تم خرید لو ۔ اس کی ایک لاکھ ڈالر کی انشورنس کراؤ ۔ میں اسے میزائل سے تباہ کر دوں گا اور تمہیں انشورنس کمپنی سے ایک لاکھ ڈالر مل جائیں گے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جارج بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تم نے واقعی مجھے فریش کرنے کے لئے بہترین نسخہ آزمایا ہے اور جو طریقہ ایک لاکھ ڈالر کمانے کا بتایا ہے وہ بھی بہترین ہے ۔ میں واقعی ایک لاکھ ڈالر کما سکتا ہوں لیکن"...... جارج نے کہا اور پھر لیکن کہہ کر خاموش ہو گیا۔

" لیکن کیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" لیکن یہ کار برائے فروخت نہیں ہے"...... جارج نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم اس کار کو پہچانتے ہو ۔ ویری گڈ"۔ ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا ویری گڈ اپنی جگہ لیکن میں تو ویری گڈ سمیت قبر میں پہنچ جاؤں گا اس لئے سوری ۔ تم کوئی اور دروازہ دیکھو"...... جارج نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو مجھے نہ بتا کر تم زندہ رہ جاؤ گے ۔ یہ سوچا ہے تم نے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر تو معاملہ واقعی خراب ہے ۔ لیکن پہلے بتاؤ کہ اس کار کے ساتھ ایسا کیا ہوا ہے کہ تم اسے ٹریس کرتے پھر رہے ہو"۔ جارج نے کہا۔

" ایک لڑکی کو اس کار میں اغوا کیا گیا ہے اور میں نے اسے ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم حلف دیتے ہو کہ میرے نام درمیان میں نہیں آئے گا"۔

جارج نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا تمہیں واقعی مجھ سے حلف لینے کی ضرورت ہے"...... ٹائیگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ واقعی تم سے حلف لینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ بہرحال سنو ۔ یہ کار معروف بحری اسمگلر ماسٹر قاسم کی ہے جو اسمگلر ہونے کے ساتھ ساتھ معروف گینگسٹر بھی ہے انتہائی بے رحم اور سفاک آدمی ہے"...... جارج نے کہا۔

"ماسٹر قاسم ۔ تمہارا مطلب ہے ریڈ ہوٹل کا مالک ۔ ریڈ ہوٹل جو بندرگاہ پر ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔ وہی ماسٹر قاسم ۔ یہ کار اس کی ملکیت ہے اور وہ خاص خاص مواقع پر اسے استعمال کرتا ہے ۔ کار کا ڈرائیور موجی ہے ۔ وہ بڑی بڑی مونچھوں والا موجی جو انتہائی خطرناک قاتل بھی رہا ہے"۔ جارج نے کہا۔

"یہ ماسٹر قاسم رہتا کہاں ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اسی ہوٹل کی چوتھی منزل پر ایک پورشن اس نے اپنی رہائش کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے لیکن وہاں انتہائی سخت پہرہ ہوتا ہے ۔ بغیر ماسٹر قاسم کی اجازت کے وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا"۔ جارج نے جواب دیا۔

"اگر اس لڑکی کو ماسٹر قاسم نے کافرستان بھجوانا ہو تو کیسے بھجوائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کے لئے یہ کام بے حد آسان ہے ۔ اس کی ایک بڑی خصوصی لانچ ہے جس کا نام وائٹ فلاور ہے ۔ اس لانچ کو نہ پاکیشیا کا کوئی کوسٹ گارڈ چیک کرتا ہے اور نہ ہی کافرستان کا"...... جارج نے کہا۔

"اس لانچ کا کیپٹن کون ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جیری ۔ ماسٹر قاسم کا خاص آدمی"...... جارج نے کہا۔

"اوکے ۔ بلیک کافی کا بے حد شکریہ ۔ اب سب کچھ بھول کر سو جاؤ ۔ گڈ بائی"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میری ایک بات سن لو ٹائیگر ۔ یہ درست ہے کہ تم اچھے لڑاکے ہو ۔ انڈر ورلڈ میں تمہارا نام عزت سے لیا جاتا ہے لیکن ماسٹر قاسم تمہارے تصور سے بھی زیادہ خطرناک آدمی ہے اس لئے جو کچھ کرنا اچھی طرح سوچ سمجھ کر کرنا"...... جارج نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ۔ تم اچھے دوست ہو ۔ میں تمہاری بات کو سنجیدگی سے لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے بندرگاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی ۔ ریڈ ہوٹل بندرگاہ کا معروف اور انتہائی بدنام ہوٹل تھا ۔ ٹائیگر بے شمار بار وہاں جا چکا تھا اور ماسٹر قاسم سے بھی وہ اچھی واقف تھا ۔ اب اسے خیال آ رہا تھا کہ ماسٹر قاسم کے بارے میں تو اب معلوم ہوا ہے لیکن باس عمران نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ روزی راسکل کو کافرستان بحری راستے سے اسمگل کیا جائے گا ۔

اس کے ساتھ ساتھ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے ماسٹر قاسم کے پیچھے بھاگنے کی بجائے پہلے کسی طرح روزی راسکل کا پتہ چلانا چاہئے کہ کیا وہ ابھی تک یہاں ہے یا کافرستان پہنچ چکی ہے ۔ اگر وہ یہاں موجود ہے تو اسے چھڑانے کی کوشش کی جائے اور اگر وہ کافرستان پہنچ چکی ہے تو پھر یہ معلوم کیا جائے کہ کافرستان میں اسے کہاں پہنچایا گیا ہے ۔ یہی باتیں سوچتا ہوا وہ بندرگاہ کے ایریئے میں داخل ہو گیا ۔ چونکہ وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے اسے یہاں کے بارے میں بہت کچھ معلوم تھا حتیٰ کہ ماسٹر قاسم کے بارے میں بھی وہ اچھی طرح جانتا تھا ماسٹر قاسم کا خاص آدمی رالف اس کا بہت بے تکلف دوست تھا ۔ رالف بندرگاہ میں واقع لائٹ ٹاور کلب کا سربراہ تھا ۔ یہ کلب ہر قسم کے اسمگلروں کی آماجگاہ تھا ۔ خاص طور پر بحری اسمگلروں کا اس لئے اسے یقین تھا کہ رالف سے اسے تازہ ترین صورت حال معلوم ہو جائے گی ۔ یہ سوچتے ہی اس نے کار کا رخ لائٹ ٹاور کلب کی طرف موڑ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ لمبے قد اور بھاری جسم کے ادھیڑ عمر آدمی رالف کے سامنے بیٹھا ہوا تھا ۔

"تم ٹائیگر ۔ اس وقت اچانک ۔ کوئی خاص بات لگتی ہے" ۔ رالف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ایک سو ایک فیصد خاص بات ہے" ...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو رالف چونک پڑا ۔

"ماسٹر قاسم تمہارا باس ہے نا" ...... ٹائیگر نے کہا ۔

"ہاں ہے ۔ کیوں" ...... رالف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"اس نے میری عورت کو اغوا کر لیا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ وہ اسے کافرستان منتقل کر رہا ہے ۔ اب تم بتاؤ کہ کیا تم اپنے باس کو زندہ بچانے میں دلچسپی لو گے یا نہیں" ...... ٹائیگر نے کہا ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ تمہاری عورت ۔ تم نے بھی کوئی عورت رکھی ہوئی ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ ایسی رپورٹ تو مجھے آج تک نہیں ملی" ...... رالف نے کہا ۔

"اس عورت نے مجھے رکھا ہوا ہے ۔ میرا مطلب ہے کہ وہ مجھ میں دلچسپی لیتی ہے میں نہیں اور اس کا نام روزی راسکل ہے" ۔ ٹائیگر نے کہا تو رالف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ روزی راسکل کا نام سن کر اس کا حیرت بھرا چہرہ خود بخود نارمل ہو گیا تھا کیونکہ پاکیشیائی انڈر ورلڈ میں ٹائیگر اور روزی راسکل کے درمیان جھگڑوں اور تعلقات کی وجہ سے دونوں خاصے معروف تھے اور ہر جگہ مزے لے لے کر ان کی باتوں کو دوہرایا جاتا تھا ۔ ویسے بھی انڈر ورلڈ کے لوگ روزی راسکل اور اس کی مخصوص فطرت سے بخوبی واقف تھے ۔

"تو روزی راسکل کو اغوا کیا گیا ہے اور تمہارا مطلب ہے کہ یہ کام باس نے کیا ہے ۔ نہیں ۔ میں نہیں مانتا" ...... رالف نے کہا ۔

"یہ بات تو حتمی ہے رالف ۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو ۔ تم میرے دوست ہو اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں تاکہ کل کو تم

مجھ سے کوئی گلہ نہ کر سکو"...... ٹائیگر نے بے حد سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... رالف نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات حتمی ہے کہ ماسٹر قاسم نے روزی راسکل کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کرایا ہے اور یہ بات بھی طے ہے کہ وہ اسے کافرستان اپنی خصوصی لانچ میں بھجوانا چاہتا ہے یا بھجوا چکا ہے۔ اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر روزی راسکل یہاں موجود ہے تو اسے یہاں سے واپس حاصل کیا جائے اور اگر وہ پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان ہے تو اسے وہاں سے واپس لایا جائے اور اگر وہ کافرستان پہنچ گئی ہے تو پھر یہ معلوم کیا جائے کہ وہاں اسے کہاں پہنچایا گیا ہے تاکہ وہاں سے اسے واپس لایا جا سکے اور یہ کام تم نے کرنا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں باس کے خلاف کیسے کام کر سکتا ہوں"...... رالف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے کام کرنے کے لئے نہیں کہا معلومات مہیا کرنے کا کہا ہے۔ کام تو میں خود کروں گا۔ اس طرح تمہارے باس ماسٹر قاسم کی جان بھی بچ جائے گی ورنہ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ میں جب اپنی ضد پر اتر آؤں تو پھر ماسٹر قاسم تو ایک طرف ایکریمیا اور روسیاہ جیسی سپر پاورز بھی میرے مقابلے پر آنے سے کتراتی ہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں تمہیں۔ لیکن میں ایک شرط پر تمہیں معلومات مہیا کر سکتا ہوں کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے ورنہ باس مجھے میرے خاندان سمیت جلا کر راکھ کر دے گا"...... رالف نے کہا۔

"تمہیں میرے بارے میں ایسی بات نہیں سوچنی چاہئے تھی"...... ٹائیگر نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اب بولو۔ کیا معاوضہ دو گے"۔ رالف نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک روپیہ بھی نہیں دوں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو رالف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت ابھر آئی تھی۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ میں تمہارے لئے مفت کام کیوں کروں"...... رالف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم میرے دوست ہو رالف اور میں دوستوں کو معاوضہ نہیں دیا کرتا۔ معاوضہ نچلے درجے کے ملازموں کو دیا جاتا ہے۔ دوستو کو تحفہ دیا جاتا ہے اور تحفہ بھی دوست کے اعلیٰ معیار کو سامنے رکھ کر دیا جاتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی دوسروں کو حیران کر دیتے ہو۔ بہرحال تم نے دوستی کی بات کی ہے تو ٹھیک ہے۔ میں اس معاملے میں دوستی کا حق ادا کروں گا۔ ویسے تو شاید میں ایک لاکھ روپے لیتا لیکن تم سے پچاس ہزار روپے لوں گا۔ بولو"...... رالف نے کہا۔

"تمہارا معیار ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے اس لئے میں تمہیں دو لاکھ روپے تحفے میں دوں گا اور دوستی کا حق یہ ہے کہ معلومات فوراً اور حتمی ہونی چاہئیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ تمہارے سامنے معلوم کر لیتا ہوں"...... رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی پھر تیسری گھنٹی بجنے کے بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہاشم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"رالف بول رہا ہوں ہاشم"...... رالف نے کہا۔

"اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"معمولی سی بات بتانے پر دس ہزار روپے کمانا چاہتے ہو یا نہیں"...... رالف نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ کیا پوچھنا ہے"...... ہاشم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید دس ہزار روپے اسے مفت میں آتے دکھائی دے رہے تھے۔

"ماسٹر نے ایک عورت روزی راسکل کو اس کی رہائش گاہ سے

اغوا کرایا ہے۔ وہ عورت اس وقت کہاں ہے اور کس حال میں ہے"...... رالف نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا بات ہے۔ کیا ماسٹر کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا ہے تم نے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس میں ماسٹر کے خلاف کون سی بات ہے۔ سب کو اس بات کا علم ہے اور صرف اتنا بتا دینے پر دس ہزار روپے تمہیں مل جائیں اور دس ہزار روپے مفت میں ملیں تو کیا حرج ہے۔ اس سے ماسٹر کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے"...... رالف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تو پھر سن لو۔ ماسٹر نے اس عورت کو اپنی خصوصی لانچ میں کافرستان بھجوا دیا ہے اور وہ شاید اب پہنچنے ہی والی ہو گی اور ماسٹر نے اس کا انتظام کر لیا تھا کہ وہ کافرستان پہنچنے تک بے ہوش ہی رہے"...... ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خصوصی لانچ وائٹ فلاور یا کوئی اور ہے"...... رالف نے کہا۔

"وائٹ فلاور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کون کون ساتھ گیا ہے اور وہاں کس کے حوالے اس عورت کو کیا جائے گا"...... رالف نے پوچھا۔

"وائٹ فلاور کا کیپٹن جیری اور اس کے دو ساتھی گئے ہیں اور وہاں کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جس وقت جی چاہے آ کر مجھ سے رقم لے جانا"۔ رالف

نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کیپٹن کا حلیہ کیا ہے"...... ٹائیگر نے رالف سے پوچھا تو رالف نے حلیہ بتا دیا۔

"کافرستان کی بندرگاہ رانجی کے کس گھاٹ پر ماسٹر قاسم کی لانچیں جا کر لگتی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سٹار پیڈ گھاٹ"...... رالف نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رالف خاموش بیٹھا اسے ایسا کرتے دیکھتا رہا۔

"بلیک روز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے ٹائیگر بول رہا ہوں۔ یہاں سپروائزر گورو سنگھ ہو گا۔ اس سے میری بات کراؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گورو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا گورو۔ کوئی محفوظ فون نمبر دو اور خود بھی فوری طور پر اس نمبر پر پہنچ جاؤ۔ بڑی رقم کمانے کے لئے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ نوٹ کرو نمبر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر نمبر بتا دیا گیا۔

"پانچ منٹ بعد فون کرنا اس نمبر پر"...... گورو نے نمبر بتانے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کمرے میں خاموشی طاری تھی۔ پانچ منٹ بعد ٹائیگر نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا۔ فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے چونکہ پاکیشیا سے کافرستان کا رابطہ نمبر اور کافرستان دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم تھا اس لئے وہ مسلسل نمبر پریس کئے جا رہا تھا۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور اٹھا لیا گیا۔

"گورو بول رہا ہوں"...... رسیور اٹھتے ہی گورو سنگھ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا کے ماسٹر قاسم نے یہاں انڈر ورلڈ کی ایک عورت روزی راسکل کو اغوا کر کے بے ہوشی کے عالم میں اپنی خصوصی لانچ جس کا نام وائٹ فلاور ہے اور جس کا کیپٹن جیری ہے، کافرستان بھجوایا اور یہاں کے آدمیوں کے اندازے کے مطابق یہ لانچ رانجی گھاٹ پر پہنچنے ہی والی ہو گی۔ میں اس عورت کو زندہ اور صحیح سلامت واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ تم جو معاوضہ کہو گے وہ مل جائے گا لیکن وقت ضائع کرنے کی بجائے فوری حرکت میں آ جاؤ۔

میری ٹرانسمیٹر فریکونسی تمہارے پاس ہے ۔ تم مجھے اس پر اطلاع دے سکتے ہو ۔ اٹ از ایمرجنسی ۔ پلیز"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ تم بے فکر رہو ۔ میں فوری حرکت میں آجاتا ہوں ۔ تمہیں اطلاع مل جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور جیکٹ کی جیب سے چیک بک نکال کر اس نے ایک چیک پر دو لاکھ روپے لکھ کر دستخط کئے اور چیک بک سے چیک علیحدہ کر کے اس نے رالف کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ گارینٹڈ چیک ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوکے ۔ زبان بہرحال بند رکھنا"...... رالف نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" بے فکر رہو"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آگیا ۔ وہاں سے باہر نکل کر ٹائیگر نے کار ایک اور ہوٹل کی طرف موڑ دی ۔ یہ ہوٹل اس کے بے تکلف دوست راگو کا تھا ۔ راگو بھی بحری اسمگلنگ میں ملوث تھا لیکن اس کا کاروباری گروہ ماسٹر قاسم سے بہت کم تھا ۔ ماسٹر قاسم پاکیشیا اور کافرستان میں بحری اسمگلنگ کا بہت بڑا نام تھا لیکن راگو بہرحال نامور اسمگلروں میں شمار ضرور کیا جاتا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اس کے آفس میں موجود تھا ۔ راگو اکہرے جسم اور درمیانے قد کا آدمی تھا ۔ چہرے پر سخت گیری ہر

وقت نمایاں رہتی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں ذہانت کی مخصوص چمک موجود تھی۔

" آؤ ۔ آؤ ٹائیگر ۔ آج اچانک کیسے ٹپک پڑے"...... راگو نے انتہائی بے تکلفانہ انداز میں اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

" میں ایک اہم رپورٹ کے انتظار میں ہوں اور میں یہ رپورٹ تمہارے آفس میں بیٹھ کر سننا چاہتا ہوں ۔ تم میرے لئے ہاٹ کافی منگوا لو"...... ٹائیگر نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" رپورٹ ۔ کیسی رپورٹ ۔ کیا کوئی خاص مسئلہ ہے"...... راگو نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں ۔ ماسٹر قاسم نے ایک واردات کی ہے ۔ اس بارے میں رپورٹ آنی ہے ۔ تم کافی منگواؤ پھر بات ہو گی"...... ٹائیگر نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"پہلے مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے ۔ پھر کافی بھی منگوا لوں گا ۔ تم نے ماسٹر قاسم اور واردات کے الفاظ کہہ کر مجھے چونکا دیا ہے"...... راگو نے کہا تو ٹائیگر نے اسے تفصیل بتا دی۔

" تمہارے اندر یہی صلاحیت تمہاری کامیابی کی بنیادی وجہ ہے کہ تم صحیح آدمی کا انتخاب کرتے ہو ۔ ماسٹر قاسم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے رالف کا انتخاب اور کافرستان میں کارروائی کے لئے گورو سنگھ کا انتخاب واقعی لاجواب ہے لیکن یہ بتا دوں کہ وائٹ فلاور بے حد تیز رفتار لانچ ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ

گورو کے گھاٹ پر پہنچنے سے پہلے لانچ وہاں پہنچ چکی ہو"....... راگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ہاٹ کافی لانے کا حکم دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایک بات ہے ٹائیگر ۔ ماسٹر قاسم نے یہ واردات کر کے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری ہے"....... کافی آنے کے بعد اس کی ایک پیالی راگو نے ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"....... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"روزی راسکل بے حد خطرناک عورت ہے ۔ اگر وہ بچ کر واپس آ گئی تو ماسٹر قاسم یقیناً اس کے ہاتھوں مارا جائے گا"....... راگو نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہی ہو گا ۔ اسی لئے تو میں نے ماسٹر قاسم کو کچھ نہیں کہا ورنہ وہ اب تک میرے ہی ہاتھوں مارا جا چکا ہوتا"....... ٹائیگر نے کہا تو راگو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم دونوں کے درمیان آخر یہ کیسی دوستی ہے ۔ سب یہی کہتے ہیں کہ تم دونوں خوفناک دشمنوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہو اور پھر ملتے بھی رہتے ہو"....... راگو نے ہنستے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمارے درمیان کوئی دوستی نہیں ہے اور پھر میں تو عورتوں سے دوستی کا قائل ہی نہیں ہوں ۔ تم میرے باس کو جانتے ہو ۔ عمران صاحب کو ۔ وہ روزی راسکل کو محب وطن سمجھتے ہیں اس لئے

ان کا حکم ہے کہ روزی راسکل کو برداشت کروں اس لئے برداشت کرتا ہوں ۔ اب بھی ان کے حکم کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ کر رہا ہوں"....... ٹائیگر نے کافی پیتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور چھوٹے سائز کا جدید ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ گورو سنگھ کالنگ ۔ اوور"....... بٹن آن ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

"مسٹر ٹائیگر ۔ ہمارے گھاٹ پر پہنچنے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے وائٹ فلاور لانچ گھاٹ پر پہنچ کر واپس بھی چلی گئی ہے ۔ وہاں سے ایک اسٹیشن ویگن میں کسی بے ہوش عورت کو لاد کر لے جایا گیا ہے لیکن اس اسٹیشن ویگن کا جو نمبر معلوم ہوا ہے وہ جعلی ہے ۔ یہ نمبر کسی ٹرک کا ہے ۔ مزید تفصیل معلوم نہیں ہو سکی ۔ اوور"۔ گورو نے کہا۔

"جس سے تمہیں اسٹیشن ویگن کا نمبر معلوم ہوا ہے اس سے اس کے ڈرائیور اور دوسرے افراد کے حلیئے بھی تو معلوم ہوئے ہوں گے اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

"وہاں موقع پر کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔ البتہ وہاں سے ہٹ کر لائٹ ٹاور پر ایک آدمی موجود تھا جس نے دوربین کی مدد سے یہ سب

کچھ دیکھا ہے۔ اس کے مطابق تین آدمی تھے اور ان تینوں نے چہروں پر رومال باندھ رکھے تھے۔ اوور"...... گورو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال معاوضہ پہنچ جائے گا اور شاید میں خود وہاں آؤں تم کوشش کرتے رہو۔ اگر کوئی خاص بات معلوم ہو جائے تو مجھے کال کر لینا۔ اوور اینڈ آل"...... ٹائیگر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رالف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رالف کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں رالف"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کوئی خاص بات"...... رالف نے چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر قاسم اس وقت کہاں ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اگر وہ پاکیشیا میں ہے تو یہ وقت اس کا سارو گا کلب میں بیٹھنے کا ہے۔ وہ اس وقت اپنے مخصوص حساب کتاب چیک کرتا ہے"۔ رالف نے جواب دیا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ ماسٹر قاسم اس وقت کہاں موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"سوری۔ میں وہاں فون نہیں کر سکتا۔ ماسٹر قاسم بے حد وہمی اور شکی آدمی ہے۔ اسے کوئی شک پڑ گیا تو اس نے مجھے ایک لمحے میں ہلاک کر دینا ہے"...... رالف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا۔

"مجھے دو فون۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ اس کلب کا خاص آدمی گریگ ہے اور وہ میرا دوست ہے اور خاص آدمی ہے"...... راگو نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راگو نے رسیور لے کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ سارو گا کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریگ سے بات کراؤ۔ میں راگو بول رہا ہوں"...... راگو نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گریگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راگو بول رہا ہوں گریگ"...... راگو نے کہا۔

"کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا فون محفوظ ہے"...... راگو نے پوچھا۔

"ہاں۔ کھل کر بات کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماسٹر قاسم سے ایک ضروری ٹپ لینی ہے۔ وہ اس وقت کہاں دستیاب ہو گا"...... راگو نے کہا۔

"وہ تو آج صبح گریٹ لینڈ چلا گیا ہے اور اب اس کی واپسی ایک

ہفتے بعد ہو گی ۔ وہاں کا فون نمبر کہو تو شام کو مل جائے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ نہیں ۔ وہاں فون کر کے میں نے کیا کرنا ہے ۔ ٹھیک ہے ایک ہفتے بعد ہی ۔ تھینک یو ۔ گڈ بائی "....... راگو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کیا یہ بات درست ہو گی "....... ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ سو فیصد "....... راگو نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوکے ۔ شکریہ ۔ اب اجازت ۔ گڈ بائی "....... ٹائیگر نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راگو کے آفس سے باہر آ گیا ۔ پہلے اس کا خیال تھا کہ ماسٹر قاسم کو گھیر کر اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ روزی راسکل کو کافرستان میں کس کے حوالے کیا گیا ہے لیکن اب جبکہ ماسٹر قاسم موجود نہیں تھا تو ٹائیگر نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ تفصیلی رپورٹ عمران کو دے دے ۔ پھر جو حکم عمران دے اس پر عمل کیا جائے ۔ یہ فیصلہ کر کے وہ مطمئن ہو کر کار آگے بڑھائے لے گیا۔

حصہ اول ختم شد

روزی راسکل مشن حصہ دوم شائع ہو گیا ہے